مقدمہ فتاوی محمودیہ

از

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہٗ

مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ، یوپی ۲۴۵۲۰۶

انتباہ

تفصیلات

نام کتاب	:	فتاویٰ محمودیہ......۲
صاحب فتاویٰ	:	فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ (مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند)
مرتب	:	محمد فاروق غفرلہٗ
کمپوزنگ	:	مجیب الرحمٰن قاسمی جامعہ محمودیہ علی پور 7895786325
سن اشاعت	:	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
صفحات	:	۳۲۳
قیمت	:	

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) پن کوڈ: ۲۴۵۲۰۶

اجمالی فہرست

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱	**باب اول** اسلام اور ایمان	۱۸
۲	**فصل اول** : کفر واعمال کفر	۸۱
۳	**فصل دوم** : کلمات کفر	۱۴۸
۴	**فصل سوم** : تکفیر مسلم	۱۸۸
۵	**فصل چهارم** : خدا اور رسول کی توہین	۲۰۸
۶	**فصل پنجم** : علماءِ دین کی توہین	۲۳۵
۷	**فصل ششم** : احکام شرع وشعائر دین کی توہین	۲۵۳
۸	**فصل هفتم** : موجباتِ کفر کے متفرق مسائل	۳۱۹

تفصیلی فہرست

مضامین فتاویٰ محمودیہ جلد...... ۲

نمبر شمار | مضامین | نمبر صفحہ

کتاب الایمان والکفر

﴿ایمان وکفر کا بیان﴾

☆............باب اوّل............☆

اسلام اور ایمان کا بیان

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱	اسلام کیا ہے	۱۸
۲	کیا اپنے ایمان واسلام کا اعتقاد لازم ہے	۱۹
۳	مسلمان آپس کے اختلاف کے بعد بھی مسلمان ہیں	۲۰
۴	ایمان کی بنیاد	۲۱
۵	ایمان میں کمی زیادتی	۲۳
۶	ایمان باللہ مقدم ہے یا نماز	۲۶

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۷	قرآن پر ایمان کا مطلب........	۲۹
۸	صرف کلمہ پڑھنے سے دخول جنت........	۲۹
۹	کیا محض ایمان پر جنت کی بشارت ہے........	۳۱
۱۰	احکام پر عمل کرنا اعلیٰ درجہ کے مسلمانوں کا کام ہے........	۳۲
۲۱	انکار قرآن وحدیث کے ساتھ ایمان نہیں........	۳۳
۱۲	کیا غیر مسلم نیکی کر کے جنتی ہے........	۳۸
۱۳	شہر بانو بنت یزدجرد کا ایمان........	۳۹
۱۴	وسوسہ شیطانی سے ایمان ضائع نہیں ہوتا........	۴۰
۱۵	ایمان میں وسوسہ کا علاج........	۴۱
۱۶	تجدید ایمان کا طریقہ........	۴۳
۱۷	تجدید ایمان کا طریقہ........	۴۴
۱۸	ارتداد کے بعد دوبارہ اسلام قبول کرنے سے روکنا........	۴۵
۱۹	مسلمان ہونے والے کو فورا مسلمان کرنا چاہئے........	۴۶
۲۰	غیر مسلم کس طرح مسلمان ہوتا ہے........	۴۷
۲۱	کیا حنفی مسلک قبول اسلام سے مانع ہے........	۵۱
۲۲	شیعہ کے سنی ہونے کا طریقہ........	۵۲
۲۳	کیا یہود ونصاریٰ مسلم ہیں........	۵۳
۲۴	ہندو، یہود ونصاریٰ، جنات کس کی امت میں ہیں........	۵۴
۲۵	امت دعوت واجابت........	۵۴
۲۶	ضروریات دین کی تفصیل........	۵۶

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۲۷	فطرت کی تشریح	۵۶
۲۸	مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت کی ضرورت	۵۷
۲۹	نجات کس ایمان پر ہے	۵۸
۳۰	ایمان بالرسول اجمالاً کافی ہے یا اوصاف کے ساتھ	۵۹
۳۱	مجبوراً خنزیر کا گوشت کھانے سے ایمان نہیں جاتا	۶۰
۳۲	اہل بیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت	۶۰
۳۳	اہل بیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے دشمنی	۶۱
۳۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا ایمان لانا	۶۵
۳۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی نجات سے بحث	۶۸
۳۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا بعد وفات زندہ ہونا اور کلمہ پڑھنا	۶۹
۳۷	مرثیہ شیخ الہندؒ کے ایک شعر کا مفہوم	۷۰
۳۸	جملہ خبریہ کی تعریف اور کلمۂ توحید	۷۲
۳۹	یہود و نصاریٰ اہل کتاب ہیں یا نہیں نیز انکی عورتوں سے نکاح اور انکا ذبیحہ	۷۳
۴۰	مسلمان بھنگی کا حکم	۷۵
۴۱	دین اسلام ملائکہ کے ذریعہ کیوں نہیں پھیلایا جاتا	۷۷
۴۲	اخیر وقت کا اسلام	۷۸
۴۳	خاتمہ بالخیر	۷۹
۴۴	ایمان کے شکر میں ختم	۷۹

☆......☆......☆

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

☆............ فصل اوّل ....☆

کفر واعمال کفر

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۴۵	کفر کی تعریف	۸۱
۴۶	منافق کی تعریف	۸۲
۴۷	التزام کفر اور لزوم کفر کی تعریف	۸۳
۴۸	موجبات کفر اور تجدید ایمان	۸۴
۴۹	کفر ابوجہل اور کفر منافقین میں فرق	۸۶
۵۰	حکم شرع کا انکار	۸۹
۵۱	جو شخص نماز کے لئے اٹھنے سے انکار کرے اس کا حکم	۹۱
۵۲	تارک صلوۃ کا حکم	۹۲
۵۳	منکر نماز کا حکم	۹۳
۵۴	کیا نماز دل ہی دل میں اللہ کو یاد کرنا ہے	۹۴
۵۵	منکر نماز جنازہ	۹۶
۵۶	نماز کے عبادت ہونے سے انکار کا حکم	۹۸
۵۷	غیبت کے غیبت ہونے سے انکار	۹۹
۵۸	کسی پر الزام لگا کر انکار کرنا	۱۰۰
۵۹	احیاء موتی معجزۂ عیسیٰ علیہ السلام ہے اس کا انکار کفر ہے	۱۰۱

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۶۰	سید ہونے کی وجہ سے حرام کو حلال سمجھنا	۱۰۲
۶۱	حرام کو حلال سمجھنا	۱۰۳
۶۲	حرام کو حلال سمجھنا	۱۰۴
۶۳	حلال کو حرام سمجھنا	۱۰۶
۶۴	ابلیس کا انکار سجدہ کرنے سے	۱۰۷
۶۵	جوشخص قرآن وحدیث کو غلط بتائے اس کا حکم	۱۰۹
۶۶	جوشخص قرآن وحدیث کو ناقابل عمل بتائے اس کا حکم	۱۱۰
۶۷	حفظ قرآن کو مکروہ کہنا	۱۱۰
۶۸	ماں کو گالی اوراس کی قبر پر پیشاب	۱۱۱
۶۹	دعا قبول نہ ہونے سے خدا کے وجود کے انکار کا حکم	۱۱۳
۷۰	حلال حرام مخلوط مال پر بسم اللہ	۱۱۴
۷۱	حرام مال سے دعوت اوراس پر بسم اللہ	۱۱۴
۷۲	انکار مذہب	۱۱۶
۷۳	دین کو ماننے سے انکار	۱۱۷
۷۴	جوشخص ہندو ہونے کا اقرار کرے اس کے لئے فتویٰ	۱۱۸
۷۵	جان بچانے کے لئے کفر کا اقرار	۱۱۹
۷۶	کسی غرض کے لئے ظاہرا کفر اختیار کرنا	۱۲۱
۷۷	کیا ہر دین حق ہے؟	۱۲۲
۷۸	بھگوان سے مدد مانگنا	۱۲۴
۷۹	تناسخ کے قائل کا حکم	۱۲۵

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۸۰	عیسائی کتابیں فروخت کرنا کیا کفر ہے..	۱۲۶
۸۱	غیر مذہب کی کتابیں دیکھنا اور اپنے کفر کا اقرار کرنا..	۱۲۸
۸۲	اپنی بیوی کو بغیر کپڑے کے نچوانا..	۱۲۹
۸۳	خود کو غیر مسلم کہہ کر غیر مسلم لڑکی سے بطریقۂ غیر مسلم نکاح کرنا..	۱۳۰
۸۴	افتتاحِ دوکان پرست نارائن کی پوجا..	۱۳۱
۸۵	اسکول میں پوجا کیلئے چندہ دینا اور پوجا کا کھانا کھانا..	۱۳۲
۸۶	مشرکانہ طریقہ پر کنویں کے افتتاح میں شرکت..	۱۳۴
۸۷	غیر اللہ کے نام پر ذبح مشرکانہ عمل ہے..	۱۳۶
۸۸	سحر سیکھنا دفعِ سحر کے لئے..	۱۳۸
۸۹	سحر کا حکم..	۱۴۰
۹۰	قرآن پاک میں تحریف کرنے کا اقرار..	۱۴۱
۹۱	کیا کسی بات کا یقین نہ کرنا کفر ہے..	۱۴۲
۹۲	مخالف اجماع کا حکم..	۱۴۴
۹۳	پیر کو حاجت رَوا سمجھنا..	۱۴۵
۹۴	جو شخص غیر کے سامنے سر جھکائے اور خدا کے سامنے نہ جھکائے اسکا حال..	۱۴۶
	☆............ **فصل دوم** ....☆	
	کلمات کفر کا بیان	
۹۵	یہ لفظ کہنا کہ ہم نہیں جانتے مسئلہ کیا ہے..	۱۴۸

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۹۶	استنجے کے لئے کلوخ لینا اور اس کو سنیما فلم کہنا	۱۴۹
۹۷	امام اور استاذ کو خنزیر اور منافق کہنا	۱۵۰
۹۸	الم کے شعر میں لفظ حریف کی تحقیق	۱۵۱
۹۹	نور نامہ کا ایک شعر	۱۵۲
۱۰۰	شاعر امام کے بعض اشعار	۱۵۳
۱۰۱	دعوۃ الحق کو دعوۃ الکفر کہنا	۱۵۵
۱۰۲	اللہ میاں کا اپنی تعریف کرنا	۱۵۶
۱۰۳	کسی کو یہ کہنا کہ اس کے دل میں کفر بھرا ہو ہے	۱۵۶
۱۰۴	بے دین فقیروں کا حال اور دعویٰ	۱۵۷
۱۰۵	یہ دعویٰ کہ میں جب چاہوں بارش کرادوں	۱۵۹
۱۰۶	خدائی کا دعویٰ	۱۶۰
۱۰۷	کسی پیر کا اپنے آپ کو اللہ کہنا اور کچھ لغویات	۱۶۱
۱۰۸	اگر میں نے فلاں کام کیا تو مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو	۱۶۳
۱۰۹	اگر فلاں کام کروں تو امت سے خارج	۱۶۴
۱۱۰	بت خانہ کی قسم کھانا	۱۶۶
۱۱۱	یہ کہنا کہ رزق ہم دیں گے	۱۶۷
۱۱۲	''ایمانداری کوئی چیز نہیں'' کا مفہوم اور حکم	۱۶۷
۱۱۳	زوجہ کا ایک کفریہ خط زوج کے نام	۱۶۸
۱۱۴	بدری صحابی رضی اللہ عنہ کو وہابی اور منافق کہنا	۱۷۰
۱۱۵	مجھ کو جہنم کا نچلا طبقہ منظور ہے اللہ تعالیٰ کی ایسی تیسی (نعوذ باللہ)	۱۷۲

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱۱۶	نیند کو نماز سے بہتر کہنے پر کیا حکم ہے..........	۱۷۳
۱۱۷	مناظرہ سکھانے کے لئے کفریات بولنا کیسا ہے..........	۱۷۴
۱۱۸	داڑھی کو زیرِ ناف کے بالوں سے تشبیہ دینا..........	۱۷۶
۱۱۹	اگر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھی ایک بات کہیں گے تو نہیں مانوں گا..........	۱۷۷
۱۲۰	جو شخص یہ کہے کہ میں نماز نہیں پڑھتا..........	۱۷۸
۱۲۱	انکار نماز کی توجیہ..........	۱۸۰
۱۲۲	سخت کلمہ اور اس کا جواب..........	۱۸۱
۱۲۳	نحن عباد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب..........	۱۸۲
۱۲۴	غصہ میں کلمۂ کفر..........	۱۸۳
۱۲۵	رکوع میں سبحان ربی الاجیم پڑھنا کفر ہے؟..........	۱۸۴
۱۲۶	کلا سوف تعلمون کو کلا صاف کرنے کی تائید میں پڑھنا کفر ہے..........	۱۸۵
۱۲۷	وندے ماترم..........	۱۸۵
۱۲۸	اسکول میں ترانہ..........	۱۸۶
۱۲۹	جو مسئلہ پیش آئے اس کا جواب دریافت کیا جائے مثلاً مثلاً سے نہیں..........	۱۸۷

☆............فصل سوم............☆

تکفیر مسلم

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱۳۰	تکفیر مسلم..........	۱۸۸
۱۳۱	کسی مسلمان کو سردار جی کہنا..........	۱۸۹

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱۳۲	اپنے سوا سب کو کافر کہنا	۱۹۰
۱۳۳	مسلمان کو کافر کہنا	۱۹۱
۱۳۴	کلمہ گو کو کافر کہنا	۱۹۲
۱۳۵	ایک دوسرے کو کافر کہنا	۱۹۴
۱۳۶	دیوبندی علماء کو کافر کہنا	۱۹۶
۱۳۷	علمائے دیوبند کو کافر کہنے والا کیا حکم رکھتا ہے	۱۹۷
۱۳۸	شاگرد کو کافر کہنے والے کا حکم	۱۹۸
۱۳۹	اپنے مسلمان ہونے کا انکار	۱۹۹
۱۴۰	علامہ فضل حق خیرآبادی اور مولانا اسماعیل شہید رحمہما اللہ	۲۰۰
۱۴۱	کیا عبدالوہاب نجدی پر فتویٰ کفر ہے	۲۰۲
۱۴۲	سخت گناہوں کی وجہ سے کافر کہنا	۲۰۵
۱۴۳	خدا اور رسول کو منظور ہو تو کہنا کیسا ہے	۲۰۶
۱۴۴	جاہل بدعقیدہ کی اصلاح کا طریقہ	۲۰۷

☆............فصل چہارم............☆

خدا اور رسول کی توہین

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱۴۵	اللہ کی شان میں گستاخی	۲۰۸
۱۴۶	اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی	۲۰۹
۱۴۷	اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینا اور رمضان کے روزہ کی توہین کرنا	۲۱۰

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱۴۸	اللہ پاک کو گالی دینا	۲۱۱
۱۴۹	کیا خدا ظالم ہے (نعوذ باللہ)	۲۱۳
۱۵۰	خدا کو بے انصاف کہنا خود کو کافر کہنا	۲۱۴
۱۵۱	اللہ تعالیٰ بے انصاف ہے کہنا	۲۱۶
۱۵۲	خدائے پاک کو بے انصاف کہنا	۲۱۷
۱۵۳	''میں اللہ اور رسول کو نہیں جانتا'' کہنے کا حکم مع فتویٰ سنبھل	۲۱۸
۱۵۴	ذات وصفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تنقید	۲۲۰
۱۵۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کا حکم	۲۲۲
۱۵۶	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے الفاظ کہنا	۲۲۳
۱۵۷	شان انبیاء علیہم السلام میں گستاخی	۲۲۴
۱۵۸	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ ملا کہنا	۲۲۶
۱۵۹	نعت نبی ﷺ کو ساز پر سننا	۲۲۷
۱۶۰	امی کی تشریح	۲۲۷
۱۶۱	نماز قضاء ہونے پر یہ کہنا کہ نماز تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی قضا ہوئی ہے	۲۲۹
۱۶۲	''اگر نبی اس زمانہ میں ہوتا وہ بھی ٹیری کاٹ پہنتا'' کہنا	۲۳۱
۱۶۳	ایک امام کی گمراہی خدا اور رسول کے متعلق	۲۳۱
۱۶۴	خدا اور رسول کے حکم کے خلاف کرنے کا کسی کو حق نہیں	۲۳۳
۱۶۵	جو شخص خدا اور رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرے وہ کیسا ہے	۲۳۴

☆.....☆.....☆

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

☆............ **فصل پنجم** ....☆

علماءِ دین کی توہین کا حکم

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱۶۶	توہین علماء	۲۳۵
۱۶۷	مقرر عالم کی توہین	۲۳۶
۱۶۸	علماء دین کی توہین	۲۳۷
۱۶۹	اہانت علماء	۲۳۸
۱۷۰	کسی مسئلہ پر اہل علم کی توہین کرنا	۲۳۹
۱۷۱	استخفاف علماء	۲۴۰
۱۷۲	علماء کو برا کہنا	۲۴۱
۱۷۳	کسی مستند عالم کو برا کہنا	۲۴۲
۱۷۴	علماء دین کو گالی دینا	۲۴۳
۱۷۵	طالب علم کو گالی دینا	۲۴۳
۱۷۶	عالم سے بغض رکھنا	۲۴۵
۱۷۷	عالم دین کی گستاخی	۲۴۷
۱۷۸	کیا استاذ کی توہین کفر ہے	۲۴۸
۱۷۹	استاذ کی گستاخی اور توہین	۲۵۰
۱۸۰	دینی کتب کے مترجمین کو برا کہنا	۲۵۲

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

☆............فصل ششم............☆

احکام شرع وشعائر دین کی توہین

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱۸۱	فتوے کی توہین	۲۵۳
۱۸۲	مسئلہ شرعیہ کی توہین	۲۵۴
۱۸۳	اذان پر ہنسنا	۲۵۶
۱۸۴	گدھے کے بولنے کو اذان کہنا	۲۵۷
۱۸۵	نماز وغیرہ کا استہزاء	۲۵۷
۱۶	نماز کے لئے تحقیر کا لفظ بولنا	۲۵۹
۱۸۷	ریا کاری کی نماز کو گالی دینا	۲۶۰
۱۸۸	نمازی کو گالی دینا	۲۶۵
۱۸۹	نماز پڑھنا کسی کے کہنے پر موقوف نہیں	۲۶۷
۱۹۰	نماز کے انکار سے کیا نکاح ٹوٹ جاتا ہے	۲۶۷
۱۹۱	روزہ کے منکر کا حکم	۲۶۹
۱۹۲	تبلیغ اسلام کا منکر	۲۷۰
۱۹۳	حالت حمل میں نکاح کا منکر	۲۷۱
۱۹۴	نکاح بیوہ کا منکر	۲۷۲
۱۹۵	حلالہ کے منکر کا حکم	۲۷۴
۱۹۶	پگڑی کی اہانت	۲۷۴

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۱۹۷	داڑھی کی توہین	۲۷۷
۱۹۸	داڑھی کے بال اکھاڑ کر پیشاب کروں گی کہنے والی عورت کی سزا	۲۷۸
۱۹۹	تعویذ کی توہین	۲۷۹
۲۰۰	قرآن کی شان میں گستاخی	۲۷۹
۲۰۱	قرآن پاک کی شان میں گستاخی کرنے کا حکم	۲۸۰
۲۰۲	قرآن کریم کا احترام اس میں مخلوق کا ذکر ہونے کے باوجود	۲۸۲
۲۰۳	باہمی لڑائی میں قرآن پاک کو پیروں سے روندنا	۲۸۳
۲۰۴	کیا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پیر قرآن کریم پر رکھا تھا	۲۸۴
۲۰۵	حضرت امیر معاویہؓ کو سخت کلمہ کہنا	۲۸۶
۲۰۶	حضرت امیر معاویہؓ کی توہین کے بعد توبہ	۲۸۸
۲۰۷	یزید بن معاویہ کو کافر یا ملعون کہنے والے کا حکم	۲۹۰
۲۰۸	قانون شریعت کو نہ ماننے والے کا حکم	۲۹۱
۲۰۹	رسم ورواج کی وجہ سے حکم شریعت کو نہ ماننا	۲۹۲
۲۱۰	''شرع کے پابند نہیں قانون کے پابند ہیں'' کہنے کا حکم	۲۹۲
۲۱۱	حکم عدالت کو حکم شرع پر ترجیح دینا	۲۹۴
۲۱۲	''شریعت کا برادری کے معاملات سے کوئی تعلق نہیں'' کہنے والوں کا حکم	۲۹۶
۲۱۳	نبوت اور وحی کا مذاق بنانا	۲۹۷
۲۱۴	جو شخص زکوۃ کو فرض نہ مانے	۲۹۸
۲۱۵	منکر زکوۃ کی تقریب میں شرکت	۲۹۹
۲۱۶	مرتکب منکرات کی تقریب میں شرکت	۳۰۰

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۲۱۷	دینی مسائل کا مذاق اڑانا	۳۰۱
۲۱۸	خلاف شرع کلمات سے رجوع کرنا	۳۰۲
۲۱۹	جو شخص شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے	۳۰۴
۲۲۰	میں شریعت کو نہیں مانتا	۳۰۵
۲۲۱	غیر عالم باپ کا بیٹوں کو گالیاں دینا	۳۰۷
۲۲۲	علم اور علماء سے متعلق ایک ڈرامہ	۳۰۹
۲۲۳	قرآن کریم کو جلا دینا	۳۱۴
۲۲۴	متولی کا مؤذن کو نمک حرام کہنا	۳۱۵
۲۲۵	مسجد کے متعلق سخت لفظ	۳۱۶
۲۲۶	مسجد کا مذاق اڑانا	۳۱۶
۲۲۷	غلامی کو ناپسند کرنا	۳۱۷
۲۲۸	سنتِ مسواک کا منکر	۳۱۸

☆............فصل ہفتم............☆

موجبات کفر کے متفرق مسائل

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۲۲۹	آنتیں قل ہو اللہ پڑھتی ہیں	۳۱۹
۲۳۰	لاعلمی کی وجہ سے آیت قرآن کا انکار کرنا	۳۲۰
۲۳۱	ہندو کو کافر کہنا	۳۲۰

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
۲۳۳۲	کسی کافر کو مرنے کے بعد برا کہنا......	۳۲۱
۲۳۳۳	صحاح ستہ پر اعتماد نہ کرنا......	۳۲۲

تمت وبالفضل عمت

باب اوّل

﴿اسلام اور ایمان کا بیان﴾

اسلام کیا ہے؟

سوال:۔ اسلام کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے رسول بنا کر بھیجا اور آپ کی اطاعت کو لازم قرار دیکر نجات کو اسی میں منحصر کر دیا[1] یہ تو ہر انسان کو حق ہے کہ اللہ پاک کا واجب الاطاعت ہونا اور اللہ پاک کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کا واجب الاطاعت ہونا پہلے خوب تحقیق کر لے، لیکن جب اسکا قلب توحید ورسالت کو قبول کر لے تو پھر اللہ اور اسکے رسول کا کوئی حکم ثابت ہو جانے کے بعد اس کی علت معلوم ہونے پر تعمیل ارشاد کو معلق رکھنے کا حق نہیں رہتا،

[1] **قال الله تعالیٰ "قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم" سورۂ آل عمران آیت: ۳۱،** **ترجمہ**:- آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خداتعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو خداتعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے، اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے۔

وقال تعالیٰ "من یطع الرسول فقد اطاع الله" سورۂ نساء آیت: ۸۰.

ترجمہ:- جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خداتعالیٰ کی اطاعت کی (از بیان القرآن)

جیسے ایک شخص فوج میں بھرتی ہوجائے، اور ایک افسر کے ماتحت اس کو کردیا جائے تو ہر نقل وحرکت کے متعلق حکم کی تعمیل کرنا اس کا فرض ہے، ہر ہر جزئی کی وجہ دریافت کرنے پر حکم کی تعمیل کو موقوف رکھنے کا حق نہیں، فوج میں بھرتی ہونے سے پہلے جس جس طرح اپنا اطمینان کرنا چاہے کرسکتا ہے، اس تمہید کے بعد جواب عرض ہے:۔

حضرت نبی اکرم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تھا کہ اسلام کیا ہے؟

تو ارشاد فرمایا کہ توحید ورسالت کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان شریف کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا جبکہ استطاعت ہو، یہ چیزیں اسلام کے ارکان ہیں[۱]، لغت[۲] میں اسلام کے معنی ہیں، گردن نہادن برطاعت، یعنی خداپاک کے ہر حکم کی اطاعت کرنا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

کیا اپنے ایمان واسلام کا اعتقاد لازم ہے

سوال:۔کیا شریعت نے مسلمان پر لازم کیا ہے کہ وہ اپنے مسلمان ہونے کا مدعی نہ

---

۱ قال (جبرئیل) یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشهد ان لااله الا اللّٰه وان محمداً رسول اللّٰه وتقیم الصلوٰة وتؤتی الزکوٰة وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیه سبیلا الحدیث متفق علیه عن عمرؓ. مشکوة شریف ص ۱۱، کتاب الایمان، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، مسلم شریف ص۲۷/۱، کتاب الایمان، طبع سعد بکڈپو دیوبند،

ترجمہ:-حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا اے محمد (ﷺ) مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھواور بیت اللہ کا حج کرو اگر وہاں پہنچنے کی طاقت ہو۔

۲ غیاث اللغات ص ۱۲. مطبوعه نول کشور لکهنئو، مرقات الفاتیح ص۴۵/۱، کتاب الایمان، مطبوعه بمبئی، شرح فقه اکبر ص۱۰۸، الفرق بین الایمان والاسلام، کتبخانه رحیمیه دیوبند.

ہو کیا ایسا عقیدہ رکھنا جائز ہے جو اسلام کے عقیدہ کے خلاف ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ تو لازم نہیں کہ بلاضرورت اور بلاوجہ ہر جگہ ہر شخص سے کہتا اور اعلان کرتا پھرے کہ میں مسلمان ہوں البتہ جہاں ضرورت پیش آئے تو اس کا اظہار واعلان لازم ہے اپنے دل[1] میں اپنے ایمان واسلام کا اعتقاد ہر حال میں لازم ہے[2]، اور کوئی ایسا عقیدہ رکھنا جو اسلام کے خلاف ہو یا ایسا عمل کرنا جو شعار کفر ہو ہرگز جائز نہیں اس سے ایمان جاتا رہتا ہے۔[3]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۴/۴/۹۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۴/۴/۹۷ھ

مسلمان آپس کے اختلاف کے بعد بھی مسلمان ہیں

سوال:۔ ہندوستان یا کسی بھی ملک میں کافی تعداد میں مسلمان آباد ہیں اور آپس میں بوجہ پارٹی بندی سب مختلف الخیال ہیں جس کی وجہ سے آئے دن ان پر حملہ ہوتا رہتا ہے، اور ان کی جان و مال، عزت وعصمت سب غیر محفوظ ہیں، ایسی صورت میں وہ مسلمان ہیں، یا نہیں؟ اگر ہیں تو اس کی کیا صورت ہے اور کس طرح ہے؟

۱؎ فیہ دلیل علی ان الرکن اللازم ھو التصدیق بالقلب ،تفسیر مظھری ، ج۵/ص ۳۷۷/ سورۃ النحل آیت ۱۰۶ / مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ.

۲؎ من اعتقدان الایمان والکفر واحد فھو کافر الخ عالمگیری کوئٹہ ، ج۲/ص ۲۵۷/ الباب التاسع فی احکام المرتدین منھا مایتعلق بالایمان والاسلام .

۳؎ یکفر بوضع قلنسوۃ المجوس علی الصحیح الی قولہ وبشدالزنار فی وسطہ الخ عالمگیری کوئٹہ ، ج۲/ص ۲۷۶/الباب التاسع فی احکام المرتدین ،منھا مایتعلق بتلقین الکفر الخ .

الجواب حامداًومصلیاً

نفسانی اغراض اور ذاتی اقتدار کی بناء پر اختلاف اور پارٹی بندی سخت مذموم ہے، اس کے نتائج نہایت خراب ہیں، جیسا کہ مشاہدہ ہے لیکن پھر بھی ان کو کافر نہیں کہا جائیگا وہ مسلمان ہی ہیں ان کو اپنی حرکتوں سے باز آنا اور توبہ کرنا لازم ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ایمان کی بنیاد

سوال:۔ کیا مکمل مسلمان بننے کے لئے صرف کلمہ طیبہ کا زبان سے پڑھ لینا کافی ہے؟ یا پھر ساتوں کلموں کا پڑھنا ہوگا؟ جو بھی صورت ہو اس پر جسمانی اعضاء مثلاً ہاتھ پاؤں، دل و دماغ آنکھ، کان سے عمل کرنا ہوگا یا نہیں؟

نیز ساتوں کلمے میں یہی ساتوں کلمہ طیبہ، کلمہ شہادت، کلمہ تمجید، کلمۂ توحید، کلمہ رد کفر ایمان مفصل ہیں یا کوئی اور؟

الجواب حامداًومصلیاً

حدیث شریف میں ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ان میں سے ایک توحید و رسالت کی شہادت صرف زبان سے پڑھ لینا کافی نہیں، جب تک دل میں تصدیق نہ ہو، دوسری چیز نماز کا قائم کرنا ہے، تیسری چیز زکوٰۃ دینا ہے، چوتھی چیز رمضان کے روزے رکھنا

---

[1] ان البغی لایزیل اسم الایمان (تفسیر مظھری ص ۴۹/ ج ۹، سورۃ حجرات، ان الکبیرۃ لاتسلب اسم الایمان (عمدۃ القاری ص ۸/ ج ۲۲، کتاب اللباس، کرمانی ص ۷۸/ ج ۲۱، ان اھل الکبائر لایسلب عنھم اسم الایمان (مرقاۃ، ص ۸۲/ ج ۱، کتاب الایمان) شرح فقہ اکبر، ص ۸۶/ شرح عقائد نسفی ص ۱۱۶/

ہے، پانچویں چیز حج کرنا ہے۔[۱]

ان پانچوں میں جس قدر استحکام و مضبوطی ہوگی، اسی قدر بنیاد اسلام کامل ہوگی، اس کے علاوہ بہت سی چیزیں تکمیل ایمان کے لئے بیان کی گئی ہیں مثلاً[۲]: المسلمون من سلم المسلمون (الحدیث)

نظام اسلام انسان کے تمام اعضاء کان، آنکھ، دل، وغیرہ کے لئے احکام رکھتا ہے، اس لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے "اِن السَمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولاً"،[۳] (القرآن)

اگر کسی میں کوتاہی ہو تو اس کو تکمیل کے لئے آمادہ کیا جائے، اس کا رشتہ اسلام سے

---

[۱] وَعَن ابن عُمَر رَضِی اللّٰه عنهُ قَالَ قَالَ رَسول اللّٰه ﷺ بُنِیَ الْاِسْلامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَااِلٰـه اِلاالـلّٰـه وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاِقَامِ الصَّلاة وَاِيْتَاءِ الزَكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. متفق علیه . (مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۴، ص ۱۲، کتاب الایمان، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، مسلم شریف ص ۳۲/۱، باب بیان ارکان الاسلام، مطبوعه رشیدیه دهلی، بخاری شریف ص ۶/۱، اول کتاب الایمان، مطبوعه اشرفی دیوبند)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

[۲] عَنْ اَبِی هُرِیرةَ قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰه ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ. اَلْحَدِيْث وَالتِّرْمِذِیُ وَالنَّسَائی. (مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۲۳ ص ۱۵، کتاب الایمان، بخاری شریف ص ۶/۱، باب المسلم من سلم المسلمون الخ، مطبوعه اشرفی دیوبند)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (کامل) مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

[۳] سورۃ اسراء الایۃ ۳۶/

ترجمہ:۔ کان اور آنکھ اور دل ہر شخص سے ان سب کی پوچھ ہوگی (بیان القرآن)

منقطع نہ کر دیا جائے، ساتوں کلمے یا اس کے علاوہ آیات و روایات میں اس قسم کی جو چیزیں موجود ہیں وہ یقین کی پختگی کے لئے بطور اقرار کے ہیں، تا کہ وقتاً فوقتاً اس کا تکرار ہوتا رہے اور انکے مقتضی پر عمل سے غفلت نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ایمان میں کمی زیادتی

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ ایمان اور تصدیق و یقین سب کا ایک ہی مطلب ہے، بکر کہتا ہے کہ ایمان و تصدیق و یقین میں فرق ہے، ایمان جزو عمل ہے، گھٹتا بڑھتا ہے، نبی علیہ السلام کے مقدار ایمان اور آج معمولی مسلمان تارک صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ وغیرہ کے ایمان میں مساوات نہیں، ارکان اسلام کی پابندی سے ایمان بڑھتا ہے، نہ کرنے سے گھٹتا ہے، کم از کم قرآن مجید کی ایک درجن آیتوں سے زیادتی ایمان ثابت ہے حدیث میں کچھ اوپر ستر ایمان کی شاخ آئی ہیں متعدد مقام پر ہے کہ ایمان کم و بیش ہوتا ہے، بڑی شاخ ''لاالٰہ الا اللہ'' ہے، چھوٹی شاخ راستہ سے نقصان دہ چیز کو دور کرنا ہے، اگر ایمان کم نہ ہو تو کوئی ایماندار دوزخ میں ہرگز نہ جائیگا، اس لئے کہ ایماندار کے لئے تو بہشت ہے، وہ کیا چیز ہے، جو آدمی دوزخ میں جائیگا، کیا آدمی ایماندار دوزخ میں جل سکتا ہے؟

زید کہتا ہے کہ ایمان نہیں گھٹتا بڑھتا، نور گھٹتا بڑھتا ہے، بکر کہتا ہے کہ اپنے اس قول کی دلیل کسی غیر معصوم کے کلام (رائے و قیاس سے نہیں) بلکہ قرآن شریف یا نبی معصوم کے کلام سے پیش کرو، اسلئے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ ایسی صاف اور روشن شریعت چھوڑ چلا ہوں جس میں کوئی الجھن یا مشکل نہیں، اور اپنے استدلال میں سورۂ مائدہ کی آیت اور یہ قول پیش کرتا ہے کہ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکل جائے گا، جس سے ثابت ہوا

کہ ایمان اعمال سے گھٹتا بڑھتا ہے، اور ایمان عمل کا جز ہے، زید کہتا ہے، کہ اگر ایمان عمل کا جز ہے تو تارک صوم وصلوٰۃ حج وزکوٰۃ وغیرہ مسلمان ہی نہیں، حالانکہ وہ سب باتوں پر یقین رکھتا ہے گو بوجہ غفلت وسستی عمل نہیں کرتا۔

بکر کہتا ہے کہ ایسے شخص کے واسطے خداوند کریم خود فیصلہ کرے گا ہم تو اس کا ظاہر دیکھ کر فتویٰ دیں گے، مہربانی فرما کر قرآن مجید سنت نبی معصوم سے فیصلہ ارسال فرمائیں حق تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیا

مقلد کے ذمہ ضروری ہے کہ امام نے جو کچھ قرآن وحدیث کا مطلب سمجھا ہے اور اس سے مسائل کا استنباط کیا ہے اسکو مانے اور ان مسائل پر عمل کرے اور اسکے خلاف قیاس آرائی کرنا اور اٹکل کے تیر چلانا منصب مقلد کے خلاف ہے، خصوصاً جبکہ جمیع علوم شرعیہ میں پوری مہارت نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ اپنے امام کے بیان کردہ مسائل میں تردد اور رائے زنی کرے، اسی طرح دلائل دریافت کرنے کا بھی اس کو حق نہیں بلکہ صرف مسائل معلوم کرکے ان پر عمل کرنا ضروری ہے، نیز مجیب کے ذمہ صرف نقل مسائل ضروری ہے دلائل بیان کرنے کا مکلّف نہیں[1] اس کے ذمہ دار امام اعظمؒ ہیں کہ انہوں نے یہ مسائل کہاں سے استنباط کئے ہیں، اور ہر شخص اس بات کی اہلیت بھی نہیں رکھتا کہ قرآن وحدیث کے جملہ طرق بیان اور طرز استنباط اور استدلال سمجھ سکے، اس تمہید کے بعد جوابات سنئے:۔

---

[1] وینبغی للعامی ان لا یطالب المفتی بالدلیل ولایقل لم قلت (شرح مهذب فصل فی آداب المستفتی، ص ۱۹، ج ۱) کل من لم یبلغ درجة المفتی فهو فیما یسئل عنه من الاحکام الشرعیة مستفت مقلد من یفتیه والمختار فی التقلید انه قبول قول من یجوز علیه الاصرار علی الخطاء بغیر حجة علی عین ماقبل قوله فیه. (شرح مهذب ص ۸۶/ ج ۱) ولم تجر العادة ان یذکر فی فتواه طریق الاجتهاد وجهة القیاس والاستدلال (شرح مهذب ص ۸۵/ ج ۱)

ایمان کی تعریف میں تقریباً ایک درجن اقوال ہیں[۱]، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایمان نام ہے تصدیق قلبی، کا اور اقرار باللسان، بھی ایمان کے لئے ضروری ہے کیونکہ ''قلبی تصدیق'' کا علم خدا کے سوا اور کسی کو نہیں ہوتا لہٰذا اجراء احکام دنیویہ کے لئے اقرار بھی ضروری ہے اور اعمال ایمان کا جز نہیں بلکہ حقیقت ایمان سے اعمال خارج ہیں اور ایمان میں مومن بہ کے اعتبار سے کمی زیادتی نہیں بلکہ نفس ایمان میں انسان، جن، ملائکہ سب مساوی ہیں، کیونکہ جس نے توحید و رسالت اور خدا کے جمیع احکام کی دل سے تصدیق کی اور زبان سے اقرار کیا وہ مومن ہے اس تصدیق اور اقرار میں سب مومن برابر ہیں کوئی فرق نہیں جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اس انکار میں بھی سب مساوی ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے ایمان میں اسی وجہ سے فرق ہوتا رہتا تھا، کہ جس قدر آیات کلام اللہ نازل ہوئیں ان پر ایمان لائے اسکے بعد اور آیات نازل ہوئیں ان پر ایمان لائے پہلے ایمان میں کمی تھی، بعد کو زیادتی ہوگئی، قرآن کریم میں زیادتی اور کمی جو ایمان کے متعلق مذکور ہے اس کا یہی مطلب ہے اور تمام کلام اللہ نازل ہونے کے بعد کمی زیادتی کا احتمال نہیں رہا، البتہ اعمال میں کمی زیادتی ضرور ہوتی ہے، اور اس سے ایمان کے ثمرات میں کمی روشن اور واضح ہے، مگر میں پوچھتا ہوں کہ آفتاب اس قدر روشن اور واضح ہے، آپ نے کبھی اس کی طرف دیکھ کر اس کی ماہیت کا ادراک بالبصر کیا ہے؟ ایسے مسائل میں گفتگو کرنا ہر شخص کو مناسب نہیں، پہلے اعلیٰ درجہ کا کمال علوم میں حاصل کرے اس کے بعد مضائقہ نہیں۔

''والایمان ھو التصدیق بما جاء بہ من عند اللّٰہ تعالیٰ والاقرار بہ فاما الاعمال فھی تتزاید والایمان لایزید ولاینقص اھ (عقائد نسفی[۲] ص ۸۹)

---

[۱] ملاحظہ ہو عمدۃ القاری ص ۱۰۲/۱، جزء: ۱، باب الایمان وقول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمسٍ، مطبوعہ دارالفکر بیروت.

[۲] شرح عقائد ص ۱۲۳-۱۱۹، مبحث الایمان، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالجنان والعمل بالشرائع لامن الایمان قالت الشافعیة العمل من الایمان وعن ھذا قالت بزیادة الایمان ونقصانه واحتجت بقوله تعالیٰ فاماالذین اٰمنوافزادتھم ایماناً الاانا نقول معنی الایمان ھٰھنا ھوالتصدیق ایماناً ای تصدیقا اذ الایمان بجمیع القرآن واجبٌ والقرآن کان ینزل علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلّم اٰیة فاٰیة وسورة فسورةً وکلما نزلت آیة وجب التصدیق بھا فمن لم یصدق باٰیة من القرآن فقد کفر کمالولم یصدق بجمیع القرآن فھٰذا تاویل الاٰیة علی مابیناه شرح فقه اکبر[1] ص۱۰. للامام ابی المنصور الماتریدی، ایمان الملائکة وایمان الانس والجن لایزیدولاینقص فی الدنیا والاٰخرة من جھة المومن به الخ شرح فقه اکبر[2] ص ۲۴ للشیخ ابی المنتھیٰ وشرح فقه اکبر[3]، ص ۱۲۶/لعلی القاری وجوھرة[4] منیفة، ص۴ ومسامرة[5]، ص۱۵۳ وغیرذٰلک من کتب الکلام من شاء التفصیل فلیرجع الیھا.

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ایمان باللہ مقدم ہے یا نماز

سوال: ـ(۱) مسلمانوں کو سب سے پہلے عقیدہ کی ضرورت ہے، یا پہلے نماز کی اور

---

[1] شرح فقه اکبر للامام ابو منصور الماتریدی ص۱۶، مسألة الخلاف فی ان العمل من الایمان الخ، مطبوعه مجلس دائرة المعارف النظامیه.

[2] شرح فقه اکبر للشیخ ابی المنتھیٰ ص ۳۰، الایمان لا یزید ولا ینقص، مطبوعه دائرة المعارف النظامیه.

[3] شرح فقه اکبر لملا علی القاری ص۱۲۶، طبع رحیمیه دیوبند، حدیث الایمان یزید وینقص.

[4] جوھرة المنیفة ص۵۵، فصل المؤمنون مسئول فی درجة الایمان، طبع دائرة المعارف النظامیة.

[5] المسامرة شرح المسایرة ص ۳۷۱، مطبوعه المحمودیه بیروت.

بعد میں عقیدے کی؟ اور مسلمانوں کو عقیدہ میں کن کن باتوں کی ضرورت ہے، اگر ہمارا عقیدہ صحیح نہیں ہے، اور ہم نماز پر یقین رکھتے ہیں، کہ اللہ ہمیں اس نماز سے جنت نصیب فرمائیگا، تو ایسا ہوسکتا ہے، مثال کے طور پر اہل تشیع، اہل حدیث، اہل رفض جنت کے حقدار ہیں، یا نہیں اگر نہیں تو کیسے؟

ہمارے گاؤں موضع سافی ضلع بھاگلپور میں اسلام میں چلنے والے دوطرح کے لوگ ہیں اور یہاں کی مسجد میں شروع سے اہل سنت والجماعت کے امام ہیں اب وہ اپنی ضعیفی کی بنا پر استعفیٰ دینا چاہتے ہیں، لفظ استعفیٰ سنکر اہل دیوبند (تبلیغی جماعت والے) کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب کا امام ہوگا، اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ امام بنوگے تو ہم آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے، کیونکہ ہماری نماز تم لوگوں کے پیچھے نہیں ہوتی، ایسی صورت میں امام کس کو بنایا جائے، اور یہ بھی لکھیں کہ انکی نماز ہمارے پیچھے کیوں نہیں ہوتی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کی شہادت سب سے مقدم ہے، پھر نماز، روزہ زکوٰۃ حج کا نمبر ہے، جیسا کہ حدیث شریف[1] میں صاف مذکور ہے عقائد میں "اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ

[1] عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لاالہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان، مشکوٰۃ شریف، ۱۲/ مطبوعہ یاسرندیم دیوبند، کتاب الایمان الفصل الاول. مسلم شریف ص ۳۲/ ۱، باب بیان ارکان الاسلام، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، بخاری شریف ص ۶/ ۱، اول کتاب الایمان، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

ترجمہ: . حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الآخر وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہ تعالیٰ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ[1]، کو اہمیت حاصل ہے، یہی مدار نجات ہے اسی کسوٹی پر سب کو پرکھا جائیگا۔

کچھ غلط باتیں علمائے دیوبند کی طرف منسوب کر کے ان کو بدنام کیا گیا، اور ان کی عبارتوں کا ایسا غلط اور کفریہ مطلب بیان کیا گیا، جس سے عوام میں ان کے خلاف غیظ وغضب کے جذبات پیدا ہوں، اور ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف اور دشمن سمجھیں اور ان سے پوری نفرت کریں، یہ سب انگریز نے اپنی حکومت کے وقت کرایا تھا، تاکہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں اور علماء دیوبند کا ساتھ نہ دیں، اور جہاد میں زیادہ مسلمان مجاہد نہ ملیں، کیونکہ علماء دیوبند نے ۱۸۵۷ء میں انگریز سے جہاد کیا اور بہت سے حضرات شہید ہوئے، بہت سے گرفتار ہوئے، اور بھی مختلف قسم کی سزائیں ان کو دی گئیں، اس اسکیم کے تحت بریلی کے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب نے ایک رسالہ تصنیف کیا، جس میں ہندوستان کو دارالاسلام ثابت کیا، علماء دیوبند کی جن عبارتوں کا کفریہ مطلب بیان کر کے عوام کو بھڑکایا گیا تھا، ان عبارتوں کا صحیح مطلب علماء دیوبند نے بیان کر کے کفریہ مطلب سے اپنی پوری براءت کر دی، اور چھاپ کر شائع کر دیا، مگر اعلیٰ حضرت اور ان کے متبعین برابر وہی غلط کفریہ مطلب بتا کر گمراہ کرتے رہے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ان کے پیچھے نماز درست نہیں ہے، ان کا ایسا سمجھنا اور کہنا غلط ہے، علماء دیوبند کا مسلک بالکل قرآن کریم وحدیث شریف اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مطابق ہے ان کی امامت درست ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] شرح فقہ اکبر ص ۱۳-۱۵ / مکتبہ مجتبائی دھلی، ترمذی شریف ص ۲/۵۰، ابواب الفتن، باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد، مطبوعہ بلال دیوبند)

[2] المھند علی المفند ص ۲۶-۲۸ / مطبوعہ جمال دھلی.

قرآن پر ایمان کا مطلب

سوال:۔ جب قرآن شریف پر میرا ایمان ہے، تو پھر پورے قرآن مجید کو مکمل یا جزوی طور سے انکار کرنے سے یا قرآن شریف کے جزوی حصے کو مکمل طور پر یا جزوی طور سے انکار کرنے پر کیا فتویٰ ہوگا، خواہ وہ انکار زبان سے ہو یا دیگر اعضاء سے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

قرآن پاک کی مکمل طور پر تصدیق لازم ہے، اگر پورے قرآن یا اس کے کسی جزء (آیت) کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نہیں ہے تو ایمان باقی نہیں رہے گا[1] اور اگر عملی کوتاہی ہوگی تو اس سے کفر کا حکم نہیں ہوگا، نفس ایمان اس سے مضمحل اور کمزور تو ہو جاتا ہے مگر تصدیق قلبی جب تک باقی ہے، ختم نہیں ہوتا[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

صرف کلمہ پڑھنے سے دخول جنت

سوال:۔ زید کہتا ہے اگرچہ مسلمان لوگ دنیا میں گناہ کھلم کھلا کرتے ہیں اور فسق وفجور کے کام بھی کرتے ہیں ایسے لوگ نماز بھی چند وقت کی پڑھتے ہیں اور رمضان شریف کے چند

---

[1] ومن جحد القرآن ای کله اوسورة منه اوآية قلت وكذاكلمة اوقراءةً متواترة اوزعم انها ليست من كلام اللّٰه تعالىٰ كفر. (شرح فقه اكبر، ص ۲۰۵، كتبخانه رحيميه ديوبند)

[2] وينقص(اى الايمان)بارتكاب اعماله السيئة(وفيه) ثم الطاعة والعبادة ثمرة الايمان ونتيجة الايقان وتنورالقلب بنور العرفان بخلاف المعصية فانهاتسود القلب وتضعف محبة الرب وربمايجرهٗ مداومة العصيان الىٰ ظلمات الكفران(شرح فقه اكبر ،ص ۱۰۲، كتبخانيه رحيميه ديوبند)

روزے بھی رکھتے ہیں وعظ ونصیحت بھی سنتے ہیں اور حقوق العباد سے غافل رہتے ہیں وراثت کے حق بھی ادا نہیں کرتے اللہ اور رسول کے حکم کوٹالتے ہیں تو کیا ایسے لوگ موت کے وقت کلمہ پڑھ کر یا کلمہ نصیب ہو تو فوراً بغیر عذاب پائے جنت میں چلے جائیں گے کیونکہ زید کہتا ہے کہ کلمہ نصیب ہونے سے تمام گناہ معاف ہوکر وہ فوراً جنت میں داخل ہو جاتے ہیں بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

زید کا یہ کہنا کلیۃً صحیح نہیں ورنہ بے شمار نصوص کا انکار لازم آئیگا، البتہ جو شخص ابھی ایمان لایا ہو اور کسی عبادت کا وقت اس پر نہیں آیا کوئی گناہ ایمان لانے کے بعد اس نے نہیں کیا تو اس کے حق میں زید کا یہ قول صحیح ہے قرآن پاک میں ہے ''فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَّرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاًيَّرَهُ''[۱]، یعنی جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے وہ اس کو دیکھے گا، اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے وہ اس کو دیکھے گا، اگر کسی نے دنیا کی زندگی میں گناہ کئے ہوں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد اس کے ذمہ واجب ہوں تو محض مرتے وقت کلمہ طیبہ پڑھنے سے وہ حقوق ختم نہیں ہو جاتے ہیں، زید کو اپنے اس قول سے توبہ لازم ہے کیونکہ اس کا یہ قول قرآن پاک اور حدیث شریف اور اجماع امت کے خلاف ہے[۲]، باقی اتنی بات ضرور ثابت ہے کہ جس نے اخیر وقت میں کلمہ طیبہ پڑھا یعنی ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا اس کیلئے جنت کا وعدہ ہے[۳]، وہ

---

[۱] سورة الزلزال آیت ،۷-۸/.

[۲] وهذه الآية حجة لاهل السنة على المرجئة فی قولهم ان الله لايعذب المؤمن وان كان فاسقاً وان المؤمن لايضره سيئة وقد ورد فی تعذيب المؤمنين على الصغائر والكبائر آيات واحاديث كثيرة لايحصٰى الخ، تفسير مظهری ج۱۰/ ص۳۲۵/ سورة الزلزال تحت آيت :۸/ (مطبوعه رشيديه كوئٹه)

[۳] قال رسول الله ﷺ من كان آخر كلامه لااله الا الله دخل الجنة، مشكوة شريف ص۱۴۰، باب مايقال عند من حضره الموت، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، ابوداؤد شريف ص۴۴۴/۲، كتاب الجنائز، باب فی التلقين، مطبوعه سعد ديوبند.

ترجمہ:-جس شخص کا آخری کلام ''لااله الا الله'' ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ضرور جنت میں جائیگا، لیکن فوراً بلاحساب ہر شخص جنت میں چلا جائے تو نہ اسکا وعدہ ہے نہ کسی جگہ سے ثابت ہے، بلکہ بعض آدمی بلاحساب بھی جنت میں جائیں گے، بعض آدمی اپنے گناہوں کی سزا پوری کر کے جائیں گے، بعض آدمی شفاعت کے ذریعہ سے جائیں گے، بعض کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کی اجازت سے جہنم سے نکالیں گے، بعض کو اللہ تعالیٰ خود نکالیں گے بعض کو اسی حالت میں جہنم سے نکالا جائیگا کہ وہ جل کر بالکل سیاہ کوئلہ بن چکے ہونگے، اور یہ سب وہی ہونگے جنکا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے، بخاری شریف[1] اور حدیث شریف کی دوسری بہت سی کتابوں میں یہ سب مذکور ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۶/۵/۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۶/۵/۳ھ

کیا محض ایمان پر جنت کی بشارت ہے

سوال:۔ آیت "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ الخ" میں ایک عالم نے اکثر مفسرین کا یہ مذہب بتلایا ہے کہ محض ایماندار بغیر اعمالِ صالحہ نماز، روزہ وغیرہ کے

[1] یقولون ربنا اخواننا کانوا یصلون معنا ویصومون معنا ویعملون معنا فیقول اللّٰہ اذھبوا فمن وجدتم فی قلبہٖ مثقال دینار من ایمان فاخرجوہ ویحرم اللّٰہ صورھم علی النار وبعضھم قدغاب فی النار الی قدمیہ والی انصاف ساقیہ فیخرجون من عرفوا الی قولہ فیقول الجبار بقیت شفاعتی فیقبض قبضۃ من النار فیخرج اقواماً قد امتحشوا فیلقون فی نھر بافواہ الجنۃ الحدیث وفی روایۃ اخری قال قتادۃ وقدسمعتہ یقول واخرج فاخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ حتی مایبقی فی النار الا من حبسہ القرآن ای وجب علیہ الخلود، بخاری شریف ج۲/ ص۱۱۰۷–۱۱۰۸/ کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ، حدیث نمبر: ۷۴۳۹–۷۴۴۰/ (مطبوعہ اشرفی دیوبند)

بھی اس بشارت کے مستحق ہیں کیونکہ شی نہیں عطف کی جاتی ہے اپنے نفس پر یہ کیونکر ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کوئی شخص ایمان لاتے ہی مر جاوے اور اعمال صالحہ کی اس کو نوبت نہ آئی ہو تو وہ بھی قانونِ خداوندی میں مذہب حق کی بنا پر اس بشارت میں داخل ہے اور جس کو ایمان لانے کے بعد وقت ملا لیکن اس نے اعمال صالحہ نہیں کئے بلکہ معاصی میں مبتلا رہا اسکے لئے قانوناً دخول اوّلی نہیں البتہ سزا کے بعد مستحق جنت ہوگا[1] ان عالم کے استدلال کا حاصل ہوا کہ ایمان اور اعمال صالحہ جدا جدا ہیں، لہٰذا دونوں کے مجموعہ پر بشارت ہوگی، نہ صرف ایمان پر تو پھر محض ایمان دار ہونے پر استحقاق بشارت کیلئے یہ دلیل پیش کرنا غلط ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفاء اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/۱/۵۲ھ

احکام پر عمل کرنا اعلیٰ درجہ کے مسلمانوں کا کام ہے

سوال:۔ کچھ مسلمانوں کا یہ کہنا ہے کہ نماز نہ پڑھنا، زکوۃ نہ دینا، روزہ نہ رکھنا، جھوٹ بولنا، سینما دیکھنا، رشوت لینے سے معمولی مسلمان کو کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ سب عمل تو اول درجہ کے مسلمانوں کے کرنے کے ہیں، ہمارے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ ہم تو معمولی مسلمان ہیں، اللہ تعالیٰ تو غفور الرحیم ہے، ہمیں تو پورا یقین ہے کہ ہمیں ضرور بخش دے گا، اور ہم ضرور جنت میں جائینگے، کیا یہ صحیح ہے؟ اور ایسا کہنے والوں کیلئے کیا حکم ہے؟

---

[1] من مات وهو يعلم انه لااله الا الله دخل الجنة رواه مسلم امادخولا اولياً ان لم يصدر عنه ذنب بعد الايمان اواذنب وتاب اوعفا الله عنه اودخولا اخروياً (مرقاة المفاتيح ص ۹۴، ج ۱) كتاب الايمان. مطبوعه اصح المطابع بمبئی.

ترجمہ:۔ جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ جانتا ہیکہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں جنت میں داخل ہوگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

حق تعالیٰ غفور رحیم بھی ہے[1]، اور قہار و منتقم بھی ہے، جنت بھی اسی نے بنائی ہے، دوزخ بھی اسی نے بنائی ہے[2] احکام بھی اس نے نازل کئے، اطاعت کرنے والوں کے لئے جنت تجویز کی ہے[3] اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو ماننا اور کسی صفت کو نہ ماننا ایمان کی بات نہیں ہے، جن چیزوں کو منع فرما دیا ہے، ان سے باز رہنا لازم ہے، جس طرح یہ خیال کرتے ہیں کہ احکام تو اول درجہ کے مسلمانوں کے کرنے کے ہیں، اور ہم تو معمولی مسلمان ہیں، تو ان کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ جنت بھی اول درجہ کے مسلمانوں کیلئے ہو اور جو لوگ عمل نہ کریں، ان کیلئے دوزخ ہو، اس لئے ایسی بات اور ایسے عقیدہ اور ایسے عمل سے پورا پرہیز لازم ہے، ورنہ آہستہ آہستہ ایمان و اسلام سب ہی چیزیں ختم ہو جاتی ہیں[4]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

انکار قرآن وحدیث کے ساتھ ایمان نہیں

سوال: ۔قرآن پاک کا منکر کافر ہے یا نہیں؟ نیز احادیث نبویہ کا منکر کافر ہے یا نہیں؟

---

[1] واللّٰہ غفور رحیم سورہ آل عمران، آیت ۱۲۹/.
ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تو بڑے مغفرت کرنے والے بڑی رحمت والے ہیں۔ (از بیان القرآن)
[2] اللّٰہ خالق کل شی وھو علی کل شئی وکیل. سورہ زمر آیت ۶۲/.
ترجمہ:- اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ (از بیان القرآن)
[3] وجنةٍ عرضھا السمٰوات والارض اعدت للمتقین. سورہ آل عمران آیت ۱۳۳/
ترجمہ:- اور طرف جنت کے جس کی وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمان اور زمین وہ تیار کی گئی خدا سے ڈرنے والوں کے واسطے۔ (از بیان القرآن)
[4] یکفر اذا وصف اللّٰہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او بامر من او امرہ او انکر وعدہ ووعیدہ او نسبہ الیٰ الجھل او العجز او النقص الخ عالمگیری کوئٹہ، ج۲/ص۲۵۸/ الباب التاسع احکام المرتدین، ومنھا مایتعلق بذات اللّٰہ تعالیٰ وصفاتہ.

قرآن پاک میں ہے ”مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا“تو کیا اگر احادیث کا انکار کردیا تو اس آیت کے خلاف ہوگا یا نہیں؟ پھر قرآن کریم میں ہے ”وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُوْحیٰ“ کا مصداق کہا جائیگا، نیز کیسے معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں ہے، جب کہ احادیث کا انکار کردیا ہے، حالانکہ حدیث میں ہے ”عَنْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئاً عَلیٰ اَرِیْکَتِہٖ یَاتِیْہِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّا اَمَرْتُ بِہٖ اَوْنَھَیْتُ عَنْہُ فَیَقُوْل لَا اَدْرِیَ مَاوَجَدْنَافِی کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَاہُ رَوَاہُ اَحْمَد وَغَیْرہ نیز عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ مَعْدِی کَرَبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّی اُوْتِیْتُ الْقُرآن ومِثْلَہُ مَعَہٗ اَلَا یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلیٰ اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِھٰذا الْقُرْآنِ فَمَاوَجَدتُمْ فِیْہِ مِنْ حَلالٍ فَاَحِلُّوْہُ وَمَاوَجَدْتُمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَمَاحَرَّمَ اللّٰہُ اَلَا لَایَحِلُّ لَکُمْ اَلْحِمَارُ الْاَھلِی وَلَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِبَاعِ الخ“ لہٰذا اس کا مطلب کیا ہوگا؟ مشکوٰۃ،ص ۲۹۔

اور مالا بدمنہ کے اندر موجود ہے کہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم راعیب کرد یا موئے مبارکش رامویک گفت کافر شود، ص ۱۳۴/ نیز علاّمہ نورالہدیٰ در بحرالمحیط گفتہ کہ ہر ملعون کہ در جناب پاک سرور کائنات ﷺ دشنام وہد یا اہانت کند یا در امرے از امور دین او یا صورت مبارک او یا در وصف از اوصافِ شریفہ او عیب کند خواہ مسلمان بود یا ذمی یا حربی اگرچہ از راہ ہزل کردہ باشد آں کافر است واجب القتل توبہ او مقبول نیست واجماع امت بران ست کے بے ادبی واستخفاف ہر کس از انبیاء کفر است خواہ فاعل او حلال دانستہ مرتکب شود یا حرام دانستہ۔

اگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر عیب لگایا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کو ”مویک“ کہا (جو کہ تحقیر کا لفظ ہے) کافر ہو گیا، نیز علاّمہ نورالہدیٰ نے ”بحرمحیط“ میں تحریر فرمایا ہے کہ ہر وہ ملعون شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارکہ میں گالی گلوچ کی یا آپ کی توہین کی، یا آپ کے دینی امور میں سے کسی امر میں، یا آپ

کی صورت مبارکہ میں، یا آپ کے اوصاف عالیہ میں سے کسی وصف میں عیب نکالا وہ شخص چاہے مسلمان ہو، یا ذمّی ہو یا، حربی ہوا گر چہ اس نے مذاق کے طور پر کیا ہو، وہ کافر ہے واجب القتل ہے اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔

اور اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ کسی بھی نبی کی بے ادبی اور استخفاف کفر ہے چاہے اس کے کرنے والے نے حلال سمجھ کر کیا ہو حرام۔ (ص ۱۴۳؍)

پھر یہ کہ نماز کی رکعتیں قرآن کریم سے ثابت نہیں، اسی طرح سے زکوٰۃ کی تفصیل نہیں ہے، اور بہت سے احکام ہیں جن کی تفصیل قرآن میں نہیں ہے، تو اس کا منکر گویا کافر نہیں ہے، اور کمالین میں ہے چونکہ بیت المقدس تک آنحضرت ﷺ کا تشریف لے جانا نص قطعی سے ثابت ہے، اس لئے اس کا منکر کافر ہے، اور اس میں تاویل کرنا بدعت ہے، اور مؤوّل مبتدع ہوگا، البتہ آسمانوں پر جانے کا انکار کرنا یا اس کی تاویل کرنا کفر تو نہیں ہے، مگر ایسا شخص مبتدع سمجھا جائیگا، کیونکہ سورۂ نجم کے الفاظ "عند سدرۃ المنتھی" آپ ﷺ کے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنے میں نص نہیں ہے، بلکہ دونوں معنی کا احتمال ہے، اگر آنحضرت ﷺ کا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہونا مراد ہو تب تو جسمانی معراج کا ثبوت نص قرآنی سے ہو جائیگا لیکن اگر جبرئیل علیہ السلام کا سدرہ کے پاس ہونا مراد ہو تو مدعا ثابت نہیں ہوگا، غرضیکہ کعبہ سے مسجد اقصیٰ تک جانے کا انکار تو کفر ہوگا، لیکن مسجد اقصیٰ سے آسمان تک جانے کا انکار بدعت ہے اور وہاں سے اوپر دوزخ وجنت کی سیر کا انکار فسق ہوگا (کمالین ج ۱۵؍ص ۱۷؍) بعض نے کہا ہے کہ حدیث کے انکار سے نہ گناہ گار ہوگا اور نہ ہی کافر، جواب مفصل ومدلل تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حدیث قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں، فعل اور تقریر پر بھی حدیث کا اطلاق ہوتا ہے۔[1]

---

[1] ان الحدیث فی اصطلاح جمھور المحدثین ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں میرے پاس فرشتہ وحی لیکر آیا قرآن پاک اللہ کی کتاب ہے، نماز قائم کرنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اسلام کے ارکان ہیں وغیرہ وغیرہ یہ سب چیزیں حدیث کہلاتی ہیں، جو شخص مطلق حدیث کو تسلیم نہیں کرتا وہ ان میں سے کسی چیز کو تسلیم نہیں کرتا، قرآن پاک میں اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے "یایھاالذین اٰمنوااطیعو اللّٰہ واطیعو االرسول "اس کے بعد "واولی الامر منکم[۱]"بھی ہے، ایک جگہ ارشاد ہے "ومآارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ[۲] رسول کی اطاعت اللہ جل شانہٗ کی ہی اطاعت ہے"ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ"[۳] جو شخص اطاعت سے پیٹھ پھیرے اس کو اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔

"قل اطیعوا اللّٰہ والرسول فان تولّوا فان اللّٰہ لایحب الکافرین[۴]"

ایمان کی بنیادیں ذات وصفات اور عالم آخرت، حشر ونشر، وزنِ اعمال، جنت و دوزخ جو کچھ بھی قرآن کریم میں مذکور ہے وہ سب کا سب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............یطلق علی قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وفعلہ وتقریرہ (مقدمہ شیخ عبدالحق، ص ۳، رسالہ فی فن اصول الحدیث للجرجانی علی الترمذی ص ۱، مقدمہ نخب الافکار ص ۲/۱، مطبوعہ خیری دیوبند، فواتح الرحموت ص ۱۱۷/۱، الاصل الثانی السنۃ، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] سورہ نساء آیت: ۵۹ **ترجمہ**:-اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو، اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں ان کا بھی (بیان القرآن)

[۲] سورہ نساء آیت: ۶۴ **ترجمہ**:-اور ہم نے تمام پیغمبروں کو خاص اسی واسطے مبعوث فرمایا ہے کہ بحکم خداوندی ان کی اطاعت کی جاوے۔

[۳] سورۂ نساء آیت: ۸۰ **ترجمہ**:-جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی (بیان القرآن)

[۴] سورۂ اٰل عمران آیت: ۳۲ (**ترجمہ**) آپ فرما دیجئے کہ تم اطاعت کیا کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں سو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتے۔(بیان القرآن)

معلوم ہوا، اور آپ کا فرمانا حدیث ہے تو جو شخص حدیث کو نہیں مانتا وہ آپ کی فرمائی ہوئی کسی بات کو بھی نہیں مانتا، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ احادیث بیان فرما رہے تھے، ایک شخص نے کہا کہ آپ یہ احادیث بیان نہ کریں، ہمارے سامنے قرآن کریم بیان کریں، اس پر انہوں نے فرمایا کہ تم قریب کو آجاؤ اور بتلاؤ کہ تم کو اور جو تمہارے ہم خیال ہوں، ان کو قرآن کریم دیدیا جائے کیا اس میں صاف صاف پانچ وقت کی نماز کا تذکرہ پاؤ گے، یہ کہ فجر کی، ظہر کی، عصر کی، مغرب کی، عشاء کی، کتنی کتنی رکعتیں ہیں، اور ان کے اوقات کیا ہیں، اور یہ کہ زکوٰۃ کتنے مال پر کتنی مقدار پر واجب ہوتی ہے، چاندی کا نصاب کیا ہے، سونے کا کیا ہے، گائے کا کیا، بکری کا کیا، اونٹ کا کیا ہے، اور یہ کہ حج میں طواف کے کتنے اشواط ہیں، صفا اور مروہ کے درمیان کتنے چکر ہیں، اور یہ کہ چور کا ہاتھ گٹے سے کاٹا جائے، یا کہنی سے یا کندھے سے وغیرہ وغیرہ، اللہ کے رسول ﷺ پر قرآن کریم نازل ہوا، اور انہوں نے اس کی تشریح وتفصیل ہمارے سامنے بیان کی اور ہم کو اس کی اشاعت وتبلیغ کا حکم دیا، تم اس کو تسلیم کرو تو صحیح راستہ پر رہو گے، ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے، کفایہ میں خطیب نے اس کو تفصیل سے بیان کیا ہے[1] پہلے ایک دو آدمی

---

[1] عن الحسن ان عمران بن حصين كان جالساً ومعه اصحابه فقال رجل من القوم لاتحدثونا الابالقرآن قال فقال له ادنه فدنافقال ارأيت لووكلت انت واصحابك الى القرآن اكنت تجدفيه صلاة الظهر اربعاً وصلاة العصر اربعاً والمغرب ثلاثا تقر أفي اثنتين ارأيت لووكلت انت واصحابك الى القرآن اكنت تجد الطواف بالبيت سبعاً والطواف بالصفاوالمروة ثم قال اى قوم خذوا عنا فإنكم والله ان لاتفعلوا التضلن. (كفاية للخطيب، ص ١٣، ابوداؤد ص٢١٧/١، باب ماتجب فيه الزكوة، مطبوعه سعد ديوبند)

ترجمہ:. حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین ؓ بیٹھے ہوئے تھے، ان کے ساتھ ان کے اصحاب بھی تھے، قوم میں سے ایک شخص نے کہا قرآن کے علاوہ ہم سے کچھ اور نہ بیان کرو، اس سے فرمایا قریب آ ؤ !وہ قریب آیا، فرمایا اگر تیرے اور تیرے ساتھیوں کے قرآن حوالہ کر دیا جائے تو کیا تم اس میں ظہر کی چار رکعات، عصر کی چار رکعات، مغرب کی تین رکعات پاؤ گے، اور یہ کہ دو رکعت میں قراءت کی جائیگی، اور اگر قرآن تمہارے حوالہ کر دیا جائے، کیا تم اس میں طواف کے سات چکر اور صفا، مروہ کے درمیان طواف (سعی) کے سات چکر) پاؤ گے، پھر فرمایا لوگو ہم سے (احادیث کو) لیلو قسم بخدا اگر تم ایسا نہ کروگے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

اس خیال کے پیدا ہوئے جس کی تسلی وتشفی کردی گئی اور اس کا فتنہ نہیں پھیلا، کچھ مدت سے چکڑالوی نے اس کی فرقہ کی حیثیت اختیار کی، مناظرے ہوئے کتابیں لکھی گئیں، گاہے گاہے، اس قسم کے لوگ اپنے خیالات کو مجلس گفتگو اور تحریرات میں پھیلاتے رہے ہیں، کفر کا فتویٰ ان پر لگادینے سے ان کی اصلاح نہیں ہوگی، بلکہ دلائل کی روشنی میں ان کی تفہیم اور تردید کی ضرورت ہے، کہ تمہارے اس نظریہ (انکارِ حدیث) کا انجام انکارِ قرآن، انکار خدا، انکار رسول ﷺ کو مستلزم ہے اور کسی ایک آیت کا انکار بھی درست نہیں، اس سے ایمان سلامت نہیں رہتا، کیونکہ ایمان تو پورے قرآن پر ضروری ہے، جب انکارِ حدیث کیا تو جن آیات میں اطاعت واتباع رسول کا حکم ہے ان کا بھی انکار ہوگیا، تو پھر قرآن پر ایمان کہاں رہا، قرآن کا قرآن ہونا بھی تو رسول کے فرمانے سے معلوم ہوا، انکارِ رسول اور انکار قرآن کے ساتھ ساتھ ایمان کیسے جمع ہوسکتا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۵/۱۳۹۹ھ

کیا غیر مسلم نیکی کر کے جنتی ہے؟

سوال:۔ ایک مسلمان جس کا نام ظہور خاں ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذہب کا اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو وہ بھی جنتی ہے، اور قرآن پاک کا حوالہ دیتا ہے برائے مہربانی تحریر فرماویں کہ اس کا جواب کیا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو شخص شرک وکفر کی حالت میں مرا ہو اس کی نجات نہیں ہوگی، وہ ہمیشہ ہمیش دوزخ میں رہے گا "من یشرک باللّٰہ فقد حرم اللّٰہ علیہ الجنة ومأوٰہ النار"[1] قرآن کریم میں

[1] سورہ مائدہ آیت ۷۲/ **ترجمہ**:- بےشک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دے گا سو اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کردیگا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (بیان القرآن) ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء، سورۂ النساء آیت: ۴۸، ۱۱۶.

صریح آیات اس کے متعلق موجود ہیں۔فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۷؍۷؍۹۴ھ

شہر بانو بنت یزدجرد کا ایمان

سوال:۔ نوشیرواں عادل بادشاہ کے لڑکے کا کیا نام تھا، لڑکے کا حضور ﷺ پر ایمان لانا ثابت ہے یا نہیں؟ نوشیرواں کی پوتی شہر بانو کے والدین کا ایمان لانا ثابت ہے یا نہیں، جو حضرت امام حسینؓ کی زوجہ تھیں اور شہر بانو کے والدین یعنی حضرت امام حسینؓ کے خسر وساس کس مذہب پر تھے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جنگ قادسیہ میں شاہ فارس یزدجرد کی تین بیٹیاں گرفتار ہوکر آئی تھیں ایک حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے کو ملی جس سے حضرت قاسم پیدا ہوئے دوسری حضرت عمرؓ کے بیٹے کو ملی جس سے حضرت سالم پیدا ہوئے، تیسری حضرت علیؓ کے بیٹے، حضرت حسینؓ کو ملی جس سے حضرت زین العابدین پیدا ہوئے، نکاح کہاں ثابت ہے، اور کیا ضرورت تھی اسلئے کہ وہ تو باندی تھیں، یزدجرد یا اس کی بیوی کا ایمان لانا کسی کتاب میں نہیں دیکھا، ان تینوں لڑکیوں کا حال حیات الحیوان اور تاریخ الخمیس میں درج ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود حسن گنگوہی غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1] ذکر الزمخشری فی ربیع الابرار ان یزدجرد کان له ثلاث بنات سبین فی زمن عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه فحصلت واحدة منهن لعبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنهما فاولدها سالماً والاخریٰ لمحمد بن ابی بکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما فاولدها قاسماً والاخری للحسین بن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما .... (باقی حاشیہ اگلے صحہ پر)

وسوسہ شیطانی سے ایمان ضائع نہیں ہوتا

سوال:۔ ایک شخص پابند شرع ہے، ایک روز ایک کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے اسکے دل میں شیطانی وسوسہ آیا کہ میں مسلمان نہیں ہوں اور یہ کہ میں مرتد ہوگیا ہوں، لیکن نہ اس سے کوئی انکار اور نہ ہی کوئی گناہ پایا گیا جو دال **علی الکفر** ہو، اور اسکو بے حد پریشانی ہوئی اور ڈر کی وجہ سے بہت پریشان ہوا کہ میں قیامت کے روز اللہ پاک اور اسکے رسول ﷺ کو کیا منہ دکھلاؤنگا، اسکے بعد اس نے کلمہ طیبہ اور لاحول اور استغفار کا ورد کرنا شروع کردیا، اور اپنے دل

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)...........فاولد علیاً زین العابدین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم فکلھم بنو خالة.
(حیاۃالحیوان ص ۱۳۹/ج ۱، تاریخ الخمیس ص ۳۱۹/ ج ۲، ذکر الائمة الاثنی عشر)

فوائد:-(الف) نوشیروان عادل (متوفی ۵۷۹ء) کے بیٹے کا نام ہرمز ہے جو ولی عہد بنا (المنتظم)

(ب) ہرمز بن نوشیروان (مقتول ۵۹۱ء) بعثت نبوی ۶۱۱ء سے پہلے قتل کیا گیا اور زمانہ اسلام سے پہلے رخصت ہوا (ایضاً)

(ج) نوشیرواں کا پوتا پرویز بن ہرمز بن نوشیروان (مقتول ۶۲۱ء مطابق ۷ھ) ہے اس نے نامہ مبارک چاک کیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اللّٰھم مزق ملکهٗ** اور ایسا ہی ہوا (فتح، زاد)

(د) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی عصمت میں جو شہزادی تھی وہ سلافہ (غزالہ) بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرین ہے نوشیروان عادل، یزدجرد (مقتول ۳۱ھ) کے اجداد میں ہے (کامل) یزدجرد مذہباً آتش پرست تھا اس کا ایمان لانا کتب تاریخ سے معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ جواب میں مذکور ہے بلکہ عہد فاروقی میں اہل اسلام سے برسر پیکار رہنا اور ۳۱ھ میں ناکام ہوکر فرار ہونا پھر قتل کیا جانا مذکور ہے۔

مذکورہ تفصیل کیلئے دیکھیں **المنتظم ص ۱۴/ج ۵، الکامل فی التاریخ ص ۱۱۹ ج ۳، وفیات الاعیان، ص ۲۶۷/ ج ۳، زادالمعاد، ص ۱۱۸/ج ۱، فتح الباری، ص ۹۶/ج ۸ دائرہ معارف اسلامیہ، ص ۴۹۸/ ۳، تاریخ اسلام، ص ۳۹۴/ج ۱، وکان ملک یزدجرد عشرین سنة منها اربع سنین فی رعة وباقی ذٰلک هارباً من بلد الی بلدٍ خوفاً من الاسلام واهله وهو اٰخر ملوک الفرس فی الدنیا علی الاطلاق (البدایة والنهایة ص ۱۵۰/ج ۷، سنة احدی وثلاثین، مطبوعه تجاریة مکة المکرمه، مرقاة المفاتیح ص ۲۲۴/ج ۴، کتاب الجهاد، مطبوعه بمبئی)**

میں اس وسوسہ کو دور کرنے کیلئے اسنے یہ کہا کہ اے شیطان ابتک ہم مسلمان تھے یا نہیں؟ لیکن اب ہم مسلمان ہو گئے ہیں، چاہے تو کتنے ہی وسوسہ ڈال اور وہ یہ سمجھ گیا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے، اب دریافت طلب امر یہ ہیکہ اسمیں کوئی خطرناک بات تو نہیں ہے، جو کہ ایمان کے منافی ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس شیطانی وسوسہ سے اسکا ایمان زائل نہیں ہوا، الحمد للہ ایمان موجود ہے[۱] کلمہ طیبہ اور لاحول کثرت سے پڑھا کرے اور ہر روز اپنے مومن ہونے پر خدائے پاک کا شکر ادا کیا کرے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۲۷/۵/۸۹ھ

ایمان میں وسوسہ کا علاج

سوال:۔ قریب تین ماہ ہوئے ہیں، میرے دل ودماغ میں ایک شبہ پڑ گیا ہے، مجھے ہر وقت یہ خیالات پریشان کرتے ہیں، کہ حضور ﷺ نبی تھے یا نہیں تھے؟ قرآن پاک آسمانی کتاب ہے یا نہیں؟ اسلام سچا مذہب ہے یا نہیں؟ ان خیالات کی وجہ سے مجھے بڑی بے چینی رہتی ہے، اور کسی کام میں دل نہیں لگتا ہے، میں اس سوال کو سلجھانے کی ہر چند کوشش کرتا رہتا ہوں مگر میرے دل ودماغ سے یہ خیال جاتا ہی نہیں ہے، اگر قرآن پاک پڑھوں تو یہ خیال آتا ہے کہ یہ سب یوں ہی تو نہیں ہے، اور اگر حدیث شریف پڑھوں تو بھی یہی خیال

---

[۱] قالوا انا نجد فی انفسنا مایتعاظم احد نا ان یتکلم به قال اوقد وجدتموه قالوا نعم قال ذالک صریح الایمان ان الو سوسة امارة الایمان لان اللص لایدخل البیت الخالی (مرقاة ص ۱۱۴ / ج ۱، باب الوسوسة، مطبوعه بمبئی، اذا خطر بباله اشیاء توجب الکفر به لکنه لا یتکلم به فذالک محض الایمان الخ، مجمع الانهر ص ۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت)

آتا ہے، اب بتائیں کہ میں کیا کروں؟

الجواب حامداًومصلیاً

آپ رات کو عشاء کے بعد تازہ غسل کر کے دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھیں[۱]، پھر درود شریف ۵۰۰/دفعہ، پھر **استغفر اللّٰہ ربی مِن کل ذنب واتوب الیہ** ۵۰۰/دفعہ پڑھ کر خدائے پاک کے سامنے دعا کریں، یا اللہ میرے ہر گناہ کو معاف کرا ور اپنی ذات پر اور اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اپنے قرآن پاک پر یقین نصیب فرما، جیسا کہ یقین کا حق ہے، اور میرے گناہوں کی نحوست سے اس دولت کو ضائع نہ فرما، یہ عمل سات روز تک کریں[۲] اور چلتے پھرتے درود شریف کثرت سے پڑھا کریں[۳] کسی صاحب نسبت متبع سنت بزرگ سے اپنا اصلاحی تعلق قائم کرلیں، خدائے پاک آپ کی مدد فرمائے سورہ حٰم سجدہ روزانہ ایک مرتبہ پڑھ کر دعا مانگنا بھی دفع وسوسہ و شبہ کے لئے اکسیر ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۷/۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۴/۷/۹۲ھ

---

[۱] **ما من رجل یذنب ذنباثم یقوم فیتطهر والغسل افضل ثم یصلی رکعتین ثم یستغفر اللّٰہ الاغفر اللّٰہ له الحدیث(ترمذی عن ابی بکر) (مرقاۃ ،ص۱۸۷/ ج۲ ،باب التطوع)**

ترجمہ:-جس شخص سے کوئی گناہ ہوجائے پھر وہ کھڑا ہوکر پاکی حاصل کرے اور غسل کرنا افضل ہے، پھر دو رکعت پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

[۲] **وخص السبع تبرکا بهذاالعدد لان له دخولا فی کثیر من امور الشریعة واصل الخلقة.(فتح الباری ص۲۶۲/ج۱/ باب الوضو والغسل فی المخضب، مکتبه یوسفی دیوبند، فیض الباری ،ص۲۹۷/ج۱، مطبوعه خضر راه دیوبند)**

ترجمہ:-میرے اوپر درود شریف کثرت سے پڑھا کرو اسلئے کہ وہ بلاشبہ پاکیزگی کا وظیفہ ہے۔

[۳] **اکثر وامن الصلوٰۃ علی فانها زکاۃ (کتاب الترغیب والترهیب ص:۶۸۲/ ج:۲، باب الترغیب فی الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، مطبوعه بیروت لبنان)**

تجدید ایمان کا طریقہ

سوال:۔ احقر کے عریضہ کے جواب میں حضرت والا نے تحریر فرمایا کہ کسی قول یا فعل کی وجہ سے اگر آدمی اسلام سے خارج ہو جائے تو ایسے شخص کو تجدید ایمان کیساتھ موجبات کفر سے براءت بھی ضروری ہے، اسکی تشریح مطلوب ہے

(۱) تجدید ایمان کا کیا مطلب ہے اور کیا طریقہ ہے؟

(۲) موجبات کفر سے کیا مراد ہے اور وہ کیا کیا ہیں؟

(۳) اگر زکوٰۃ ادا کر چکا ہے تو کیا دوبارہ ادا کرنا ہوگا، جبکہ استطاعت ہو؟

الجواب حامداًومصلیاً

(۱) کلمۂ شہادت زبان سے ادا کرے اور دل سے اس کی تصدیق کرے جس چیز سے انکار کی بناء پر ایمان سے خارج ہوگیا تھا اس کا اقرار کرے اگر اسلام سے خارج ہوکر مثلاً عیسائیت کو اختیار کرلیا تھا تو اس سے بیزاری اور براءت کرے[۱]

(۲) وہ بہت ہیں، خدائے پاک کی ذات وصفات کا انکار اس کی شان میں گستاخی، کسی رسول کا انکار اور اس کی شان میں گستاخی، خدائی کتاب کا انکار اسکی شان میں گستاخی، عقیدۂ آخرت اور ملائکہ کا انکار وغیرہ وغیرہ ''کتاب مالا بدمنہ'' میں بھی ایسی بہت سی چیزیں لکھی ہیں[۲]۔

---

[۱] واسلامه ان يتبرأ عن الاديان سوى الاسلام اوعما انتقل اليه بعد نطقه بالشهادتين (الدرالمختار على الشامى نعمانيه ص: ۲۸٦، ج:۳، باب المرتد، قبيل فى ان الكفار خمسة اصناف)

[۲] راجع لموجبات الكفر، كتاب السير عالمگيرى ۲۵۷/ج۲/ باب كلمات الكفر، مالابدمنه ص ۱۲۹ . مطبوعہ ہمہ رنگ کتاب گھر دیوبند۔

(۳) تجدید ایمان کے بعد سالہائے گذشتہ کی زکوٰۃ دوبارہ دینا لازم نہیں[۱]

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۵/۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ // // ۲۳/۵/۸۷ھ

تجدید ایمان کا طریقہ

سوال:۔ میں ۳۶/ سالہ غیر شادی شدہ مسلم ہوں، بار بار یہ خیال آتا ہے کہ تجدید ایمان کرلیا جائے، تو بہتر ہے کیونکہ ایمان بہت ہی بڑی دولت ہے، پہلے مجھے دین سے اتنا لگاؤ نہیں تھا، اور ہمارے گھر میں پہلے سے بدعتی رسمیں چلی آرہی ہیں، شافعی مسلک کے مطابق تجدید ایمان کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حدیث پاک میں تجدید ایمان کی تاکید آئی ہے، ہر شخص کو اس پر عمل کرنا چاہئے، ’’**لاالٰہ الا اللّٰہ**‘‘ کثرت سے پڑھنا چاہئے[۲] اس سے ایمان تازہ ہوتا ہے:۔’’**اٰمنت باللّٰہ**

[۱] ولایقضی من العبادات الاالحج لانہ بالردۃ صار کالکافر الاصلی فاذا اسلم وھوغنی فعلیہ الحج. فقط (الدرالمختار علی الشامی نعمانیہ ص۳۰۳/ ج۳/ باب المرتد، مطلب لو تاب المرتد ھل تعود حسناتہ)

[۲] ’’عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ جددوا ایمانکم قیل یارسول اللّٰہ ﷺ وکیف نجددایماننا قال اکثروا من قول لاالہ الا اللّٰہ‘‘ مسند احمد ص ۲/۳۵۹، مطبوعہ دارالفکر بیروت، الفتح الربانی ص ۱۴/۲۱۴، کتاب الاذکار والدعوات، باب الاصل فی الاجتماع علی الذکر الخ، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، کنز العمال ص ۱/۴۱۶، الباب الاول فی الذکر وفضیلتہ، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت.

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ اپنے ایمان کی تجدید کس طرح کیا کریں ارشاد فرمایا لاالہ الا اللہ کثرت سے پڑھا کریں۔

وملائکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ والیوم الاٰخر والقدر خیرہ وشرہ من اللّٰہ تعالیٰ والبعث بعد الموت[۱]“، کا قلب میں استحضار اور زبان سے اقرار بھی تجدیدِ ایمان کے لئے مفید ہے، پانچ وقت مسجد میں جا کر خدائے پاک کی عظمت کے تصور کے ساتھ نماز کا ادا کرنا بھی مقوی ایمان ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۹؍۱؍۹۴ھ

ارتداد کے بعد دوبارہ اسلام قبول کرنے سے روکنا

سوال:۔ ایک مسلم عورت نے ایک ہندو مرد سے ناجائز تعلقات قائم کرے اور اسی کے پاس چند سال زندگی گزاری، مسلمانوں نے اس کو اس بُرے فعل سے روکا مگر اس نے ایک بات نہ سنی اور صاف صاف انکار کر دیا اور اسی ہندو کے پاس رہنے لگی، اب چند روز سے سخت بیمار ہے، اور اس وقت توبہ کر کے مسلمان ہونا چاہتی ہے، دریافت یہ کرنا ہے کہ اب اسلام لانے کی گنجائش ہے یا نہیں؟ چند احباب اس پر اعتراض کرتے ہیں، کیونکہ اگر یہ غلط طریقہ کی رسم پڑے کہ پہلے اسلام سے نکل کر غیر مذہب اختیار کرے، اور پھر مسلمان ہو جاوے اس کا دوسروں پر بُرا اثر پڑے گا، اس لئے اس عورت مرتدہ کو اسلام لانے سے روک سکتے ہیں یا نہیں؟ اور روکنے والے پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ دوبارہ اسلام قبول کرنا چاہتی ہے تو ہرگز اس میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے، کسی کو

---

[۱] قال الامام الاعظم یجب ان یقول اٰمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللّٰہ تعالیٰ والبعث بعدالموت (شرح فقہ اکبر ص ۱۵، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند، وراجع حدیث جبرئیل فی صحیح مسلم، ص ۲۷؍ج ۱، کتاب الایمان، مطبوعہ رشیدیہ دھلی)

حق نہیں کہ اسلام لانے سے روکے جو لوگ اس کو اسلام لانے سے منع کرتے ہیں وہ نہایت خطرہ میں ہیں، ان کے اسلام کی خیر نہیں، کسی کے کفر اور ارتداد سے راضی رہنا خود کفر اور ارتداد ہے[1] (العیاذ باللہ) معترضین کو اپنے اس خیال اور اعتراض سے فوراً توبہ لازم ہے، اس عورت کو عزت کے ساتھ لیا جائے، اور حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے، کہ اس نے دوبارہ اسلام کی توفیق دیکر ہمیشہ ہمیش کے لئے عذاب جہنم سے اس کو بچالیا ہے، دوسرے مسلمانوں پر اس کا اثر انشاء اللہ اچھا پڑے گا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۴/۴/۹۰ھ

مسلمان ہونے والے کو فوراً مسلمان کرنا چاہئے

سوال: ۔ چند احباب امام مسجد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ایک نوجوان مسلمان ہونا چاہتا ہے، آپ کلمہ پڑھادیں، یعنی مسلمان بنائیں، امام صاحب نے جواباً کہا کہ اس وقت ضروری کام میں لگا ہوا ہوں، فلاں صاحب اثر ورسوخ حاجی صاحب بھی تشریف فرما ہیں، اسلئے آپ حضرات کسی اور امام کے پاس جائیں، اس بات پر ایک صاحب کا کہنا ہے کہ اگر یہ شخص ایمان لانے سے قبل راستے میں مرجاتا تو امام صاحب ذمہ دار ہوتے، امام صاحب سے بہت بڑا گناہ صادر ہوا کہ ایک غیر مسلم کو ایمان سے مشرف نہ کیا ایسی زبردست غلطی نہ کرنا چاہئے تھا، امام صاحب کو توبہ کرنا چاہئے، کیا ان صاحب کا کہنا درست ہے؟

---

[1] وفیہ (ای فی الظھیریۃ) ان الرضاء بکفر غیرہ ایضاً کفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۱۸، مطبوعہ مجتبائی دھلی) (وکذایستفاد بمافی الخلاصۃ) وفی الخلاصۃ کافر قال لمسلم اعرض علی الاسلام فقال اذھب الی فلان العالم کفر لانہ رضی ببقائہ فی الکفر الی حین ملازمۃ العالم. (شرح فقہ اکبر ص ۲۱۸، فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک شخص کفر چھوڑ کر اسلام قبول کرنا چاہتا ہے واقعی اس کو فوراً مسلمان کرنا چاہئے، اور کفر سے توبہ کرادی جائے، اس میں تاخیر کرنا یا کسی اور کے پاس بھیجنا نہایت غلط طریقہ ہے، فقہاء نے ایسے شخص پر بہت سخت حکم لگایا ہے[1] مگر جس طرح اس جرم کے مرتکب امام صاحب ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی مرتکب ہیں جو اس شخص کو امام صاحب کے پاس لائے، اور انہوں نے خود مسلمان نہیں کیا، چونکہ امام صاحب کے پاس لانے تک درمیان میں وہ شخص مرجاتا تو ذمہ دار کون ہوتا، ظاہر ہے کہ وہی لوگ ہوتے جنہوں نے خود مسلمان نہیں کیا، بلکہ امام صاحب کے پاس لارہے تھے، اس لئے تنہا امام صاحب کو مجرم قرار دینا غلط ہے، پس امام صاحب بھی توبہ کریں، اور وہ لوگ بھی توبہ کریں، جو امام صاحب کے پاس لارہے تھے اور انہوں نے خود مسلمان نہیں کیا تھا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۸/۱۳۹۹ھ

غیر مسلم کس طرح مسلمان ہوتا ہے؟

سوال:۔ عرض ہے کہ آج سے ۱۲ سال قبل مجھے کچھ عجیب سا جلوہ ونور دکھائی دیا یعنی میں ایک غیر اسلامی گھرانہ سے تعلق رکھتا ہوں، لیکن میرے جتنے بھی دوست ہیں، وہ سب مسلم

---

[1] نصرانی اتی مسلماً فقال اعرض علی الاسلام حتی اسلم عندک فقال اذهب الی فلان العالم حتی یعرض علیک الاسلام فتسلم عنده اختلفوا فیه قیل یکفر لانه رضی بکفره بعض الاوقات وقال الفقیه ابوجعفر رحمه اللّٰه تعالیٰ لایصیر کافراً لان العالم یهتدی الی مالایهتدی غیر العالم (خانیة ص: ۵۷۶/ ج: ۳) باب مایکون کفرامن المسلم ومالایکون، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، الهندیة ص: ۲۵۸/ ج: ۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطلب موجبات الکفر انواع، مطبوعه کوئٹه، شرح فقه اکبر ص ۲۱۸، فصل فی الکفر صریحا وکنایة، مطبوعه مجتبائی دهلی.

ہیں، میرے ان لوگوں کے ساتھ رہنے اور ان لوگوں کو وقت پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھ کر دل میں بھی ایک خواہش پیدا ہوئی کہ کاش اگر میں بھی مسلمان ہوتا تو آج اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرتا، پس مولوی صاحب اس ہی رات میں مجھے خواب میں ایک نور سا نظر آیا خدا کا اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں بھی مسلم ہوں، اذان کا وقت ہورہا ہے، میں بھی اوروں کی طرح وضو کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوں، اور سجدہ کررہا ہوں، اللہ تعالیٰ کے حضور میں، پس اسکے بعد ہی میری آنکھ کھل گئی، پھر بس مولوی صاحب اسی دن سے یعنی وہ جمعہ کا دن تھا میں نے پائی وغیرہ تھا پور درگاہ یوسفین نام تو آپ نے سنے ہوں گے، گیا اور وہاں دوسرے مسلم بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کی، پس جب سے ہی میں نماز کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہوں، اور خدا کے فضل سے میری نمازِ جمعہ بہت کم ناغہ ہوتی ہے، وہ ناغہ مجبوری کے تحت ہوتی ہے، اور وہ مجبوری یہ ہے جس کی بناء پر میں نماز سے محروم رہتا ہوں، میں اسی درگاہِ یوسفین میں نماز پڑھ رہا تھا، اتنے میں میرے کالج کے دوست بھی وہاں نماز پڑھنے آئے اور بعد نماز میرا مذاق اُڑانا شروع کیا، بعض نے تو مبارکباد دی، اور کہا کہ اگر اتنا ہی نماز کا شوق ہے تو اشتہار کیوں نہیں چھپوائے، خیر میں مسلمان ہوگیا ہوں، لیکن مولوی صاحب میں ایسا نہیں کرسکتا، کیونکہ میرے بھائی و بہن ہیں جو شادی کے قریب ہیں، میرے ایسا کرنے سے ان سب کی بدنامی ہوگی، اور ان لوگوں کی شادی نہیں ہوگی، اور دوسری مجبوری یہ ہے کہ میں ابھی پڑھ رہا ہوں، اگر میں نے دوستوں کے کہنے سے ایسا عمل کیا یعنی مسلمان ہوگیا تو میں بے گھر ہوجاؤں گا، اور اور میری تعلیم ادھوری رہ جائیگی، آج کل کا کیا حال ہے، بس ایک بار ایسے ہی میرے گھر والوں کو معلوم ہوگیا کہ میں نماز پڑھتا ہوں، تو ان لوگوں نے مجھے بہت ڈانٹا اور اب بہت سختی کرتے ہیں، لیکن مولوی صاحب میرا پختہ ارادہ ہے کہ میں خدا کے راستہ سے نہیں ہٹونگا، میں نے گھر بھی چھوڑنے کی ٹھان لی ہے، لیکن یہ میرا آخری سال ہے تعلیم کے اعتبار

سے اس لئے گزار رہا ہوں، بس اب آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے فتویٰ عطا فرمائیں، کہ میں آپ کی سر پرستی میں مسلمان ہوگیا ہوں، بلکہ میں آپ پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دونگا، بس آپ مجھ پر بھروسہ کر کے فتویٰ دیجئے جو کہ مجھ کو گھر چھوڑنے کے بعد بہت کام آئے گا، اس فتویٰ مانگنے کے چند وجوہات یہ ہیں، میں اکثر جب کبھی نماز پڑھنے مسجد میں جاتا ہوں، تو میرے دوست ملتے اور کہتے ہیں کہ اگر تم مسلمان ہوگئے ہو تو کسی بڑے عالم کے پاس سے فتویٰ کیوں نہیں لیتے جو تمہیں بہت کام آئے گا، بعض لوگ جب میں نماز کو گیا یہاں تک کہے کہ نہ جانے کہاں سے گندے گندے لوگ آکر ہماری مسجد کو ناپاک کر دیتے ہیں، جاؤ یہاں سے اس لئے میں آپ سے فتویٰ مانگتا ہوں، قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اسلام قبول کرتا ہوں، مجھے اسلام میں شامل کر لیجئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

آدمی مسلمان کسی کے کرنے سے نہیں ہوا کرتا بلکہ جب وہ اپنے خیالات (عقائد) اللہ ورسول کے حکم کے مطابق و موافق کر لے اور غلط خیالات وعقائد کو دل سے نکال دے تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔

پھر آہستہ آہستہ دین سیکھتا رہے، ''دین اسلام'' کوئی ایسی برادری نہیں کہ جب برادری والے چاہیں اس کو داخل کر لیں، جب چاہیں خارج کر دیں، اگر آپ نے خدا کو ایک مان لیا، ہر قسم کے شرک سے توبہ کر لی اور اس کے بھیجے ہوئے، رسولوں کو مان لیا اور اس کی اتاری ہوئی کتابوں کو مان لیا اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو تسلیم کر لیا، اور تقدیر پر یقین کر لیا، تو آپ یقیناً مسلمان ہیں۔[1]

---

[1] والمشرک فی الربوبیة والمنکر للوحدانیة کالثنویة اذا قال الواحد منهم لااله الااللّٰه یحکم باسلامه وکذا لوقال اشهد ان محمدا رسول اللّٰه ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کسی اشتہار کی ضرورت نہیں نہ آپ کے ذمہ لازم ہے کہ کسی کو یقین دلانے کیلئے اشتہار شائع کریں، اللہ پاک کیلئے آپ نے اسلام قبول کیا ہے، تو اس کو خود ہی معلوم ہے، اور یہی ذریعہ نجات ہے، جو لوگ کسی مسلمان کو خواہ وہ قدیم ہو یا جدید نماز کیلئے مسجد میں آنے سے روکتے ہیں اور اس پر نازیبا فقرے کستے ہیں وہ بہت غلط کام کرتے ہیں[1]، اسکا انجام خراب ہے، ان کو باز آنا چاہئے، جب آپ نے اللہ کی خاطر اپنے آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ کے عذاب سے بچانے کیلئے دین اسلام قبول کیا ہے تو اس کے نتیجہ میں قوم میں رسوائی یا گھر چھوٹنا یا خاندان کے آدمیوں کی آپ کی وجہ سے شادی میں رُکاوٹ پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ معمولی چیزیں ہیں، ہرگز قابل توجہ نہیں، تعلیم ادھوری رہ جانے کی فکر بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی، اگر آپ نے اپنے خاندان والوں کو اپنے مسلمان ہونے کی اطلاع نہ کی اور آپ کا انتقال ہو گیا تو وہ آپ کو اس دنیا ہی میں نذرِ آتش کر دیں گے، انتقال کی تاریخ کسی کو معلوم نہیں کب ہوگا، تعلیم پوری ہونے پر ہوگا یا بھائی بہن کی شادی ہونے پر ہوگا یا اس سے پہلے بھی ہو جائے گا۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............اوقال اسلمنا او اٰمنا باللّٰہ اھ. (شامی نعمائیہ ص۲۸۷/ ج۳، مطبوعہ کراچی ص۲۲۷/ ج۴/ باب المرتد، مطلب فی ان الکفار خمسة اصناف، مشکوۃ شریف ص ۱۱، کتاب الایمان، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)

ثم قال (ای سعد) لھما (لمصعب واسعد) کیف تصنعون اذا انتم اسلمتم ودخلتم فی ھذا الدین؟ قالا! تغتسل فتطھر وتطھر ثوبیک ثم تشھد شھادۃ الحق ثم تصلی رکعتین.

(حیاۃ الصحابة ص۱۷۰/ ۱، دعوۃ مصعب بن عمیرؓ، ادارہ اشاعت دینیات دلی، تفسیر مظھری ص ۱۱۰/ ج۲، سورۂ آل عمران تحت آیت:۱۰۳، مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، قال الامام الاعظم یجب ان یقول اٰمنت باللہ وملائکته وکتبه ورسله والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت الخ، شرح فقه اکبر ص ۱۵۱، مطبوعہ رحیمیه دیوبند)

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیه وسعی فی خرابھا الآیة، سورۃ البقرۃ آیت: ۱۱۴.

ترجمہ :- اور اس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہوگا جو خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں ان کا ذکر کئے جانے سے بندش کرے اور ان کے ویران ہونے میں کوشش کرے۔ (از بیان القرآن)

خدائے پاک آپ کی پوری حفاظت کرے، اور آپ کو صراطِ مستقیم پر چلائے، اور حق پر قائم رکھے اور ہر قسم کے شر وفتنہ سے بچائے آمین۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا حنفی مسلک قبول اسلام سے مانع ہے؟

سوال: ۔ مولوی سراج احمد فیروزآبادی نے اپنا نام فرضی مہاشے رام نرائن سکسینہ مناظر آریہ سماج کہا، اور امام ابوحنیفہؒ پر اعتراض کئے ہیں، اور کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوجاتا مگر امام ابوحنیفہؒ کے مسائل کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوتا، اور لکھا ہے کہ امام صاحبؒ کہتے ہیں، کہ عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے، مردہ یا چوپایہ سے جو بدکاری کرے تو روزہ کا کفارہ نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اس شخص کو امام ابوحنیفہؒ کے مذہب میں خرابی اور برائی نظر آئی، امام مالکؒ، امام شافعیؒ امام احمدؒ کے مذہب میں تو کوئی خرابی نظر نہیں آئی، تو سلامتی کا راستہ یہ ہے کہ جس مذہب میں خرابی اور برائی نظر نہ آئے اس کو قبول کرلے، امام بخاری، امام مسلم، ابن تیمیہ وغیرہ جن کا مذہب پسند ہو اسی کو اختیار کرلے، جب وہ اسلام میں داخل ہوجائے گا اور کسی بھی امام کے مسلک کو اختیار کریگا، تو انشاء اللہ نجات کا مستحق ہوجائے گا، ہم ہرگز اس کو امام ابوحنیفہؒ کی تقلید پر مجبور نہیں کریں گے، یہ جواب اس وقت ہے کہ سائل کے دل میں قبول اسلام کا داعیہ اور جذبہ ہو، اور امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کو خراب سمجھ کر اسلام قبول کرنے میں رکاوٹ ہورہی ہو، جب سائل اسلام قبول کرے گا تو اس کے لکھے ہوئے اعتراضات بہت سہولت سے حل ہوجائیں گے، اگر سائل کا مقصود اسلام قبول کرنا نہیں بلکہ صرف اعتراض کرکے دل کی بھڑاس نکالنا مقصود

ہے تو جب اس کے نزدیک اسلام ہی صحیح نہیں، تو مذہب حنفی پر اعتراض کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے، کیونکہ یہ تو شجرۂ اسلام کی شاخ ہے، اس اعتراض کو اخبارات میں شائع کرنا ہے، تو جس طرح اور جس نام سے چاہے شائع کردے۔'' **واللّٰہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم**[1]''۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۴/ ۱۴۰۱ھ

شیعہ کے سنی ہونے کا طریقہ

سوال:۔ میں بنام ذہانت رضا ایک مسلم شیعہ گھرانے کا ہوں میری عمر قریب ۲۲/ سال ہے، اور میں بغیر کسی ڈر وخوف یا دباؤ کے اپنی مرضی سے سنی ہونا چاہتا ہوں، کیونکہ سنی مذہب ہی صحیح مذہب ہے، اور شیعہ مذہب اور اس کے طور طریق صحیح نہیں ہیں، میرا اپنا پکا عقیدہ ایمان خداوند کریم اور ان کے بھیجے ہوئے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابی حضرت عمر فاروق اعظمؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور قرآن، پانچوں وقت کی نماز، روزے، زکوٰۃ، حج پر پورا پختہ ایمان ہے، اور اللہ تعالیٰ ایک ہے، اور اللہ کی بنائی ہوئی زمین آسمان روز اول سے آخر تک اور نبی کریم اور انکے چار اصحاب ہر ایک پر مفصل ایمان کامل ہے، لہٰذا بزرگان دین سے التماس ہے کہ اس حالت میں سنی ہوا یا نہیں؟ اور اگر میں سنی نہ ہوا تو مجھے سنی بنالیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

قرآن کریم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق شیعوں کے جو غلط عقائد ہیں، ان سے براءت اور توبہ کرکے اہل سنت

---

[1] سورۂ بقرہ آیت: ۱۴۲، **ترجمہ**:- اور اللہ جس کو چاہتے ہیں راہ راست بتلا دیتے ہیں۔

والجماعت کے عقائد کو اختیار کر لینے سے اور انکے مطابق عمل کرنے سے آدمی سنی ہو جاتا ہے[۱]،
آپنے جو عقائد سوال میں تحریر کئے ہیں وہ اہل سنت والجماعت کے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۱۲/۱۴۰۰ھ

کیا یہود و نصاریٰ مسلم ہیں؟

سوال: ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام پیغمبروں کی امت کو مسلمان کہتے تھے، یا کیا کہتے تھے جیسا کہ بانئ اسلام حضور ﷺ کی امت کو مسلمان کہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو کچھ احکامِ خداوندی پہونچائے ان کو ماننے والے اور ان پر ایمان لانے والے سب مسلم ہیں[۲] '' **سماکم المسلمین**[۳] ''، جن میں اصلی یہودی اور نصاریٰ بھی تھے، مگر موجودہ یہودی و نصاریٰ کا حال وہ نہیں، اس لئے وہ مسلم نہیں، اب صرف حضور اکرم ﷺ پر ایمان لانے والے لوگ مسلم ہیں[۴]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم
حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۱۰/۸۵ھ

---

[۱] ان من كان كفره بانكار امرضروری كحرمة الخمر مثلاً انه لابدمن تبرئه كان يعتقد لانه كان يقربالشهادتين معه فلا بدمن تبرئه، شامی زكريا ج۶/ص ۳۶۵/ ومطبوعه كراچی ج۴/ ص۲۲۸/ كتاب الجهاد، باب المرتد، مبحث فی اشتراط التبری مع الاتيان بالشهادتين.

[۲] چنانچہ بنی اسرائیل کیلئے ارشاد ہے ''فلاتموتن الاوانتم مسلمون سورۂ بقره آيت: ۱۳۲، اور نصاریٰ کا قول ہے: ''واشهد بانا مسلمون (سورۂ آل عمران آيت: ۵۲)

[۳] سوره حج الاية ۷۸، اس نے تمہارا لقب مسلمان رکھا (بیان القرآن)

[۴] ''ان التسمية بالمسلمين مخصوص بهذه الامة'' (روح المعانی ص ۲۱۰/ ج۱۷، سورۂ حج تحت آيت۷۸، مطبوعه مصطفائی ديوبند، تفسير كبير ص ۱۸۲/ ج۶، مطبوعه دارالفكر بيروت)

ہندو، یہود، نصاریٰ، جنات کس کی امت میں ہیں؟

سوال:۔ تمام عالم میں انسان اور جنات کس کی امت میں کہلائیں گے، یعنی یہودی، عیسائی، اور ہندو لوگ کس کی امت میں ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حضور اکرم ﷺ قیامت تک پیدا ہونے والے جنات اور انسانوں کیلئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں[1] یہود، نصاریٰ، ہندو سب کے ذمہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے جو ایمان لائیں گے ان کو امت اجابت کہا جائے گا[2] پس ہیں تو سب آپ ﷺ کی امت میں، کیونکہ آپ سب کے نبی ہیں، مگر جو ایمان نہیں لائے انہوں نے سرکشی اور کفر اختیار کر کے خدا کے غضب کو سر رکھا، اور جو ایمان لائے، انہوں نے رحمت ونعمت کو لیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۸/۹۳ھ

امت دعوت واجابت

سوال:۔ ہندو، پارسی، یہود، نصاریٰ وغیرہ بھی کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی کہلانے کے مستحق ہیں، اگر مشرک بھی حضور ﷺ کے امتی ہیں تو مسلم اور غیر مسلم میں کیا فرق ہے؟ اگر آپ مشرکین کو حضور ﷺ کا امتی شمار کرتے ہیں تو اس دعا کا ان سے تعلق نہیں ہو

---

[1] فان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان مبعوثا الی الناس کافةً بل الی الجن والانس عامةً.
(تفسیر مظهری ص ۱۹۴/ ج۳. تحت سورۂ اعراف آیت:۱۵۸، مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ،
تفسیر کبیر، ص ۳۰۳/ ج۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[2] ویطلق علی کل من بعث الیهم ویسمونه امة الدعوة وعلی المومنین ویسمونه امة الاجابة
(حاشیہ مجمع بحار الانوار ص ۱۰۹/۱، تحقیق امم، مطبوعہ دارالایمان مدینہ منورہ)

جاتا ’’اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‘‘ جس کے معنی ہیں کہ اے اللہ امت محمد ﷺ کی مغفرت فرمادے آمین، پھر اس کے خلاف اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ مشرک ابدی جہنمی ہیں اور ان کی مغفرت نہیں ہوگی، کیا ہم اللہ رب العزت کی مرضی کے خلاف ان کی مغفرت کی دعا کررہے ہیں، اس کا جواب مدلل طریقے پر دیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حضور ﷺ کی امت ہونے کے دو معنی ہیں، ایک یہ کہ جن کی طرف آپ کو نبی بنا کر بھیجا گیا، اور آپ نے دعوت دی، اس اعتبار سے ہر ملک کے رہنے والے اور ہر مذہب پر چلنے والے آپ کے امتی ہیں، کیونکہ آپ کی نبوت عام ہے کسی قوم اور کسی ملک کے ساتھ خاص نہیں جیسے کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی نبوت کا حال تھا ’’قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا[1] وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ[2]‘‘ یہ امت دعوت ہے، اور امت کے دوسرے معنی ہیں وہ لوگ جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا ہے، اور آپ پر ایمان لائے اور کسی دوسرے دین پر قائم نہیں رہے، یہ امت اجابت ہے[3] اس کے لئے مغفرت کا وعدہ ہے، اور اسی کے لئے فضائل ہیں، جو لوگ ایمان نہیں لائے ان کے لئے فضائل ومغفرت کا وعدہ نہیں نہ ان کیلئے دعاء مغفرت کی جاتی ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، یکم محرم الحرام ۸۹ھ

---

[1] سورۂ اعراف آیت ۱۵۸/ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ (از بیان القرآن)

[2] سورہ سبا آیت ۲۸/ اور ہم نے تو آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ (از بیان القرآن)

[3] ويطلق على كل من بعث اليهم ويسمونه امة الدعوة وعلىٰ المومنين ويسمونه امة الا جابة. (حاشيه مجمع بحار الانوار ص ۱۰۹/۱، تحقيق امم، مطبوعه دارالايمان مدينه منوره، فيض القدير ص ۱۸۵/۲، رقم الحديث: ۱۲۲۰، مطبوعه دارالفكر بيروت، فتح البارى ص ۲۲۹/۱۳، باب يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب، مكتبه مكة المكرمة)

ضروریات دین کی تفصیل

سوال: ۔ضروریات دین کتنی چیزوں کو کہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ضروریات دین ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا حضرت رسولِ مقبول ﷺ کے دین سے ہونا قطعی اور یقینی ہو، اور حدِ تواتر وشہرت عام تک پہونچ چکا ہو، حتیٰ کہ عوام بھی جانتے ہوں کہ یہ چیزیں نبی اکرم ﷺ کے دین سے ہیں جیسے توحید، رسالت ختم نبوت، حیات بعد الموت، سزا وجزاءِ اعمال، نماز، زکوٰۃ کی فرضیت، شراب اور سود کی حرمت (کذا فی اکفار الملحدین[1])

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

فطرت کی تشریح

سوال: ۔فطرت دین کے کیا معنی ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

انسان کی پیدائشی صلاحیت واہلیت کہ وہ بغیر کسی ماحول کے اثر کے دین اسلام کی چیزوں کو قبول کرلے[2] فقط والسلام واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

[1] والمرادبالضروريات على مااشتهر في الكتب،ماعلم كونه من دين محمدصلى الله عليه وسلّم بالضرورة بان تواترعنه واستفاض وعلمته العامة كالواحدانيةوالنبوة وختمها بخاتم الانبياء وانقطاعها بعدهٗ. (كذا في اكفار الملحدين ، ص ۲، ضروريات الدين، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، شامی کراچی ص ۴/۲۲۱، باب المرتد) (حاشیہ:۲/اگلے صفحہ پر)

مسلمان ہونے کے لئے کلمۂ شہادت کی ضرورت

سوال:-الف: کلمہ پڑھنا تو مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے، تو پھر شہادتین ہی کافی ہے یا شش کلمہ؟ شش کلمہ پڑھنا کیسا ہے؟

ب:- اس وقت مسلمان نسلی ہیں، کتنے ہی ایسے مسلمان ہیں جنہوں نے کبھی کلمہ نہیں پڑھا ہے، بقیہ ارکان میں قصور نہیں کرتے، تو کیا عدم کلمہ خوانی کی وجہ سے انکے بقیہ اعمال پر کوئی اثر پڑیگا؟ اور کچھ ایسے ہیں کہ مسلمان تو ہیں لیکن نہ تو انہوں نے کلمہ پڑھا نہ ارکان خمسہ میں سے کسی کی ادائیگی کرتے ہیں، تو کیا ان کے مسلمان ہونے میں کوئی نقص ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

الف: نفس ایمان تو کلمۂ شہادت کی تصدیق واقرار سے حاصل وثابت ہو ہی جائے گا[1] البتہ اس کے درجات بہت ہیں، ایک درجہ شش کلمات سے حاصل ہوتا ہے، ان کو نہ پڑھنا نہ سیکھنا بڑی محرومی ہے۔

ب:- شہادتین کی تصدیق حاصل ہونے کے بعد ارکان کی ادائیگی جب صحیح طور پر ہو تو اس کو غلط یا ناقص نہیں کہا جائے گا، البتہ ایمان کی پختگی وتجدید کے لئے کلمہ پڑھتے رہنا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [2] تحت قوله (يولدعلى الفطرة) المراد تمكن الناس من الهدى في اصل الجبلة والتهيؤ لقبول الدين (وبعده) وانمايعدل عنه لآفة من الآفات البشرية كالتقليد انتهى. (فتح الباری ص۱۹۸/ ج۳. كتاب الجنائز، باب ما قيل في اولاد المشركين، مطبوعه مصر، نووی على المسلم ص۲/۳۳۷، كتاب القدر، باب كل مولود يولد على الفطرة الخ، مطبوعه بلال ديوبند، مرقاة المفاتيح، ص:۱۳۵/ ج:۱، باب الايمان بالقدر، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع بمبئی)

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] الايمان اقرار باللسان وتصديق بالجنان والاقرار وحده لايكون ايماناً. (شرح فقه اكبر ص۱۰۳، مطبوعه رحيميه ديوبند)

لازم ہے، اور یہ افضل الذکر ہے، **کماورد فی الحدیث**[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

نجات کس ایمان پر ہے؟

سوال:۔ دنیاوی زندگی میں کتنے درجہ کا ایمان فرضِ عین یا واجب ہے، آخرت میں عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کتنے درجہ کے ایمان کا مطالبہ فرمائینگے؟ اس کی شرعی حدود کیا ہیں؟ ایمان کا قیام علی الفرائض کے درجہ تک کا نہ ہونا یقینی ہو اور صاحب حیثیت بھی نہ ہوں تو کیا کروں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وہ بخشنے پر آئے تو ذرہ برابر ایمان پر بخشدے بلکہ ایسے ایمان پر بھی بخش دے جس کا کوئی اثر کسی پر بظاہر نہ ہو[۲]

---

[۱] اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰه (رواه الترمذی ابن ماجة عن جابر، مشکوٰة ص ۲۰۱، باب ثواب التسبیح والتحمید الخ، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

تنبیہ:۔ جو مسلمان ایسے ہیں کہ کبھی انہوں نے کلمہ نہیں پڑھا اور نہ ہی دیگر ارکان ادا کرتے ہیں، تو یقیناً ایسے لوگ نہایت ناقص درجہ کے مسلمان ہیں بشرطیکہ انکے دل میں تصدیق ہو اور منافی ایمان کوئی عقیدہ نہ ہو۔ وینقص (الایمان) بارتکاب اعماله السیئة حتی یدخل صاحبه النار. (شرح فقه اکبر ص ۱۰۶، استعمالات لفظ النظر، مطبوعه رحیمیه دیوبند، ولاشک ان ترک الفرائض من سیئی الاعمال ۱۲.

[۲] دیکھئے حدیث بطاقہ عن عبدالله بن عمر ومشکوٰة باب الحساب ص ۴۸۶/ مرقاة، ص ۲۴۹/ ج۵. اور حدیث شفاعت عن ابی سعید الخدریؓ، مشکوٰة ص ۴۹۰/ باب الشفاعة، مرقاة ص ۲۶۲/ ج۵. مطبوعه اصح المطابع بمبئی، جس میں ذکر ہے کہ ذرہ برابر ایمان پر بھی مغفرت ہو جائیگی، اور ایسے لوگوں کی بھی نجات ہو جائیگی جن کا ایمان کسی پر بھی ظاہر نہ ہوگا۔

گرفت کرنے پر آئے تو بڑے پختہ ایمان والوں کی گرفت کرلے[۱] کوشش اسکی لازم ہے کہ ایمان زیادہ سے زیادہ قوی ہو جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۳/۹۵ھ

ایمان بالرسول اجمالاً کافی ہے یا اوصاف کیساتھ؟

سوال: ۔ایمان بالرسول ضروریات دین میں شامل ہے یانہیں؟ اورصرف اتنا ایمان لانا کافی ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں یا ان اوصاف کے ساتھ جن کے کہ حضور ﷺ مستحق ہیں ایمان رکھنا ضروریات میں سے ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایمان بالرسول ایسا ضروریاتِ دین میں سے ہیکہ بغیر اسکے آدمی مومن کہلانے کا مستحق نہیں، ساتھ ہی خصوصیاتِ قطعیہ مثلاً خاتم النبین وغیرہ کا ماننا بھی ہے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] دیکھئے حدیث ابی ہریرۃ۔ ابوداؤد ص ۶۷۱/ ج ۲. کتاب الادب، باب النهی عن البغی، بذل المجهود ص ۲۵۹/ ج۵. مطبوعه رشیدیه سهارنپور.
اس میں عبادت گذار پر گرفت اور گنہگار کی نجات کا ذکر ہے اور احیاء العلوم ص ۱۳۲/ ج ۴/ کتاب الخوف والرجاء، بیان دواء الرجاء الخ، مطبوعه مصر، اتحاف ص۱۸۷/ ج ۹، کتاب الرجاء والخوف، الفن الثانی استقراء الآیات، مطبوعه دارالفکر بیروت) جس میں حواری کی گرفت اور چور کی مغفرت مذکور ہے اور دیکھئے ذکر بایزید، ص ۱۱۶. لیلة اللبن، جس واقعہ میں بایزیدؒ نے درد شکم کی نسبت دودھ کی طرف کی تھی اس کو شرک قرار دیا گیا تھا۔۱۲

[۲] ماعلم کونه من دین محمد ﷺ بالضرورة بان تواتر عنه واستفاض وعلمته العامة کالوحدانیة والنبوة وختمها بخاتم الانبیاء وانقطاعها.(اکفار الملحدین ص ۲، ضروریات الدین، طبع المجلس العلمی ڈابھیل، شرح فقه اکبر ص ۱۰۴، کتبخانه رحیمیه دیوبند، الایمان الاجمالی کاف، شرح عقائد نسفی ص ۱۱۹، مبحث الایمان، یاسر ندیم اینڈ کمپنی دیوبند)

مجبوراً خنزیر کا گوشت کھانے سے ایمان نہیں جاتا!

سوال:۔ کوئی مسلمان ایسی جگہ پھنس جائے کہ کافر اسے شراب یا سور کا گوشت زبردستی کھلادیں اور وہ جان بچانے کے لئے کھائے تو وہ ایمان سے خارج ہوا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسی مجبوری کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج نہیں ہوا، انتہائی ندامت کے ساتھ خدا سے دعا کرے کہ وہ آئندہ محفوظ رکھے[۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۹/۷/۹۳ھ

اہل بیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت

سوال:۔ کیا محبت اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزو ایمان ہے اگر جزو ایمان ہے تو نص صریح فرمایئے اور اگر نہیں ہے تو آیت کریمہ "**لا اسئلکم فی القربیٰ**" کے کیا

---

[۱] فمن اضطر غیر باغ ولا عادٍ فلااثم علیه ان اللّٰه غفوررحیم. سورۂ بقرہ آیت:۱۷۳.

ترجمہ:۔ پھر جو شخص بیتاب ہوجائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو اس شخص پر کچھ گناہ نہیں ہوتا، واقعی اللہ تعالیٰ ہیں بڑے غفور الرحیم۔(بیان القرآن)

تیسرے یہ کہ کوئی ظالم قدرت ہلاک اور تکلیف سخت پہنچانے کی رکھتا ہو اور وہ ان چیزوں پر جبر کرے الخ اس بیچارے نے تو حالت لاچاری میں کھایا ہے پھر کیوں نہ بخشا جاوے۔(تفسیر عزیزی اردو. ص ۳۳۱/فارسی ص ۷۸۲/ سورۂ بقرہ آیت:۱۷۳، وعلی اکل لحم خنزیر ومیتة الخ، یعنی لو اکرهو علی هذه الاشیاء الی قوله وبما یخاف یسعه ذالک لان حرمة هذه الاشیاء مقیدة بحالة الاختیار وفی حالة الضرورة مبقاه علی اصل الحل الخ، البحر الرائق ص ۸/۷۲، کتاب الاکراہ، مطبوعہ کوئٹہ)

معنی اور محبت کا اظہار کس طرح سے کیا جاوے اور اہل بیت میں کون کون شامل ہیں؟

اہل بیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے دشمنی

سوال:۔ جو لوگ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی کرتے ہیں وہ مسلمان ہیں یا نہیں، اگر نہیں تو اس کی تائید میں کوئی آیت کریمہ تحریر فرمایئے۔

الجواب حامداًومصلیاً

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے اور جانثار امتی کی شان یہ ہے کہ آپ سے تعلق رکھنے والی ہر شئ کے ساتھ علیٰ حسب المراتب محبت رکھے آپ کی مسجد آپ کا مزار آپ کا وطن، آپ کا لایا ہوا قرآن شریف، اور اس کے احکام آپ کی حدیث اور اس کے احکام، آپ کا کھانا، آپ کا پینا، آپ کا لباس، آپ کی سواری، اونٹ وغیرہ آپ کے ہتھیار تلوار وغیرہ آپ کا طرز زندگی، طرز عبادت، طرز معاملات، ازواج مطہرات عترت پاک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غرض آپ سے تعلق رکھنے والی ہر شی محبوب ہونی چاہئے، اور جو شے آپ کو مرغوب و پسندیدہ نہ تھی، یا مبغوض تھی اس سے اسی قدر بعد ہونا چاہئے، حاصل یہ کہ اپنی محبت ونفرت کو من کل الوجوہ آپ کی محبت ونفرت کے تابع کردے، جو شخص اعتقاد وقول وفعل سے اس چیز میں جس قدر راسخ اور کامل ہوگا، اسی قدر اس کا ایمان پختہ ہوگا، جس قدر کمی ہوگی اسی قدر ایمان میں ضعف ہوگا، اس کی دلیل وہ بیشمار آیتیں ہیں جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو فرض، اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور باعث فلاح اور آپ کی نافرمانی کو حرام، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور باعث ہلاکت فرمایا گیا ہے، آپ کی محبت کا ہر شئ کی محبت سے زیادہ ہونا ضروری ہے "عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَايُوْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْن.[۱] متفق عليه وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَبِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّاسِوَاهُمَا.[۲] الخ (مشکوٰۃ شریف، ص۱۴)

لیکن شریعت مطہرہ نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی ہے جیسا کہ حدیث[۳] شریف میں صراحۃً مذکور ہے اور ایمان کا مدار توحید ورسالت وغیرہ عقائد کو قرار دیا ہے، پس اس بنیاد اور مدار کے عدم سے ایمان معدوم ہوگا، جو کفر کو ملتزم ہے، باقی عقائد واجبہ کے عدم سے کفر نہیں لازم آتا البتہ ضعف ایمان کی دلیل ضرور ہے، اہل بیت اور صحابہ کرام ؓ کی محبت کا اظہار اس طرح کرنا چاہئے کہ ان حضرات کا نام عظمت واحترام سے لے اور رضی اللہ عنہ کہے ان کے واقعات پڑھے دوسروں کو سنائے اور ان سے عبرت حاصل کرے، کہ کس طرح سرفروشی سے دین کی تبلیغ واشاعت فرمائی ہے، اور حسب مقدور اس امر میں خود بھی ان کا اتباع کرے اہل بیت پاک ازواج مطہرات، صحابہ کرام رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہم اجمعین سے بغض رکھنا سخت حرام ہے، کیونکہ ان سے بغض رکھنا درحقیقت حضور ﷺ سے بغض رکھنا ہے، اور یہ فی الحقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ سے بغض رکھنا ہے، جو شخص گستاخی کے کلمات ان کی شان

---

[۱] مشکوۃ شریف ص ۱۲، کتاب الایمان، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں کوئی مومن نہیں ہوسکتا اس وقت تک کہ میں اس کو اسکے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہوجاؤں۔

[۲] ملاحظہ ہو حوالۂ بالا حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس میں تین چیزیں ہونگیں وہ ایمان کی حلاوت پالے گا، ایک وہ شخص کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس کو ان کے ماسواء سے زیادہ محبوب ہوجائیں۔

[۳] عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله واقام الصلوة وايتاء الزكوة والحج وصوم رمضان، مشكوة شريف ص ۱۲، كتاب الايمان، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

ترجمہ:- یہ ترجمہ ملاحظہ فرمائیں عنوان ''ایمان کی بنیاد'' کے ذیل میں جو حاشیہ ہے اس میں۔

میں کہتا ہے اس کے اوپر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے، اور علماء کرام کی ایک جماعت نے ایسے شخص کو کافر قرار دیا ہے۔

"عَنْ عَبْدِ اللّٰه بْنِ مُغَفَّلؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلّی اللّٰه علیه وسلّم اللّٰه اللّٰه فِیْ اَصْحَابِیْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضاً مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِی فَقَدْ اٰذَی اللّٰهُ وَمَنْ اٰذَی اللّٰه فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاخُذَه[۱] رواه الترمذی وقَالَ هَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْب. عَنْ اِبْنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰه ﷺ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسبونَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّکُمْ[۲]. رواهُ الترمذی، مشکوٰة شریف، ص ۵۵۴.

"لَااَسْئَلُکَ فِی الْقُرْبیٰ" مجھے معلوم نہیں کہ کونسی آیت ہے، کس سورت میں آئی ہے ممکن ہے کہ سائل کی مراد اس سے "قل لااسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ[۲]" ہو اگر ایسا ہو تو اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کے چند اقوال ہیں ایک یہ کہ اے نبی ﷺ فرما دیجئے ان مشرکین کو کہ میں اپنی اس تبلیغ اور نصیحت پر تم سے کوئی اجر اور مال نہیں مانگتا صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم لوگ مجھ سے شر کو روک لو اور مجھے رسالت کی تبلیغ کرنے دو اور میرے تمہارے

۱؎ مشکوة شریف ص ۵۵۴، باب مناقب الصحابةؓ، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،

(۱) حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنالینا اس لئے کہ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی وجہ سے ہی ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ہی ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے (گویا) اللہ کو ایذاء دی اور جس نے اللہ کو ایذاء دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پکڑ لے (ہلاک فرمادے)

(۲) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں تو کہو اللہ کی لعنت تمہارے شر پر۔

۲؎ سورۂ شوری آیت: ۲۳.

جو درمیان قرابت ہے اس کا خیال کرو[۱] تفسیر ابن کثیر، ج ۴/ص ۱۱۱۔

دوسرا قول یہ ہے کہ قربی سے مراد تقرب الی اللہ ہے یعنی صرف یہ چاہتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کر کے اطاعت اور عمل صالح کے ذریعہ سے تقرب الی اللہ حاصل کرو[۲] تفسیر مدارک، ص ۸۱/ج ۴۔

تیسرا قول یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو تنگی کا زمانہ تھا، اور ضرورتیں درپیش تھیں، تو انصار نے کہا کہ آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہدایت فرمائی ہے اور آپ ہمارے اس شہر میں ہمسایہ ہیں، لہٰذا آپ کے لئے کچھ مال جمع کرنا چاہئے سو جمع کر کے آپ ﷺ کے پاس لائے آپ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا، اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، کہ آپ کہہ دیجئے کہ تم سے ہدایت اور ایمان کا عوض نہیں مانگتا البتہ یہ چاہتا ہوں کہ میرے قرابت داروں سے محبت کرو[۳] تفسیر کبیر، ص ۳۷۲/ج ۷۔

---

[۱] ای قل یا محمد لهؤ لاء المشركين من كفار قريش لا أسألكم على هذا البلاغ والنصح لكم مالا تعطونيه وانما اطلب منكم ان تكفوا شركم عنى وتذرونى ابلغ رسالات ربى ان لم تنصرونى فلا تؤ ذونى بما بينى وبينكم من القرابة (تفسير ابن كثير، ص ۱۲۸/ج ۴/سورة شورىٰ الاية ۲۳، مطبوعه مكتبه تجاريه مكه مكرمه، روح المعانى ص ۴۸/۱۴، مطبوعه دار الفكر بيروت، احكام القرآن للقطبى ص ۸/۲۳، جزء ۱۵، مطبوعه دار الفكر بيروت)

[۲] وقيل القربى التقرب الى الله تعالىٰ اى الا ان تحبوا الله ورسوله فى تقربكم اليه بالطاعة والعمل الصالح (تفسير مدارک، ص ۹۵/۴، احكام القرآن للقرطبى ص ۸/۲۳، جزء ۱۵، تفسير ابن كثير ص ۱۲۹/۴، مطبوعه مكة المكرمة)

[۳] ان النبى صلى الله عليه وسلّم لماقدم المدينة كانت تعروه نوائب وحقوق وليس فى يده سعة فقال الانصار ان هذا الرجل قدهداكم الله على يده وهو ابن اختكم وجاركم فى بلدكم فاجمعوا له طائفة من اموالكم ففعلوا ثم اتوه فرده عليهم فنزل قوله تعالىٰ قل لا اسئلكم عليه اجرا اى على الايمان الا ان تودوا اقاربى فحثهم على مودة اقاربه. (تفسير كبير ص ۳۸۹/ج ۷، سورة شورىٰ آيت: ۲۳، طبع دار الفكر بيروت، احكام القرآن للقرطبى ص ۸/۲۴، جزء ۱۵، طبع دار الفكر بيروت، ابن كثير ص ۱۲۹/۴، طبع مكة المكرمة)

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کریمہ میں قرابت سے مراد حضرت علیؓ وفاطمہ وحسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں[1] تفسیر ابوسعود، ص ۳۵ / ج ۸۔

محدثانہ حیثیت سے ان میں سے بعض روایات پر کلام بھی ہے جس کو ابن کثیر علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا ایمان

سوال:۔ حضور ﷺ کے والدین کے ایماندار ہونے کی روایت کتب سیر میں یا احادیث میں آئی ہے، یا نہیں، اگر آئی ہے تو کیسی ہے، اوران کے ایماندار ہونے پر اعتقاد ویقین رکھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایماندار ہونے میں اکابر کے مختلف اقوال ہیں، بعض فرماتے ہیں کہ "ماتا علی الکفر[3]" ایک روایت میں ہے "استاذنت ربی ان

---

[1] لما نزلت قیل یارسول اللّٰہ من قرابتک ھؤ لاء الذین وجبت علینا مودتھم قال علی وفاطمة وابناھما (تفسیر ابو سعود، ص ۳۰ / ج۸، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، احکام القرآن للقرطبی ص ۲۱ / ۸، جزء ۱۵، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ابن کثیر ص ۱۷۰ / ۴، مطبوعہ مکة المکرمة، مطبوعہ مکتبہ تجاریہ مکہ مکرمہ)

[2] راجع التفسیر لابن کثیر، ص ۱۲۹ / ج ۴.

[3] قال القاری ثم الجمہور علی ان والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا کافرین وھذا الحدیث اصح ماروی فی حقھما، بذل المجھود ص ۲۱۴ / ۴، کتاب الجنائز، باب فی زیارة القبور، مرقات ص ۴۰۶ / ۲، باب زیارة القبور، مطبوعہ بمبئی.

استغفر لامی فلم یاذن لی"[1]۔

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے[2]: "ان رجلا قال یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم این ابی قال فی النار فلما قفادعاہ فقال ان ابی و اباک فی النار (شامی ص ۶۳۳/ ج ۲)[3]

آیت "ولاتسئل عن اصحاب الجحیم بصیغہ نہی" حضور ﷺ کے سوال لیت شعری مافعل ابوای کے جواب میں نازل ہوئی، تفسیر مظہری، ص ۶۷/ ج ۱/ میں لکھا ہے کہ یہ قوی نہیں[4]، بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے والدین کو زندہ کیا گیا اور وہ آپ پر ایمان لائے[5]، بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت انسؓ سے اور ابن نعیم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت بیان کی ہے:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلمماافترق الناس فرقتین الاجعلنی اللّٰہ

ترجمہ:-(الف) دونوں کی کفر پر موت ہوئی۔(ب) میں نے اپنی والدہ کیلئے استغفار کی اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت نہیں دی۔(ج) ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے والد کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا دوزخ میں جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے اسکو بلایا اور فرمایا میرے والد اور تیرے والد (دونوں) جہنم میں ہیں۔

۱؎ مسلم شریف ص ۳۱۴/ ۱، جنائز، فصل فی الذهاب الی زیارۃ القبور.

۲؎ مسلم شریف ص ۱۱۴/ ۱، کتاب الایمان، باب ان من مات علی الکفر.

۳؎ شامی کراچی ص ۱۸۴/ ۳، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، مطلب فی الکلام علی ابوی ﷺ، وراجع شامی کراچی ص ۲۳۱/ ۴، مطلب فی احیاء ابوی ﷺ بعد موتھا، باب المرتد کتاب الجھاد)

۴؎ ان النبی ﷺ قال ذات یوم لیت شعری ما فعل ابوای فنزلت ھذہ الآیۃ الی ماقال فلیس بمرضی عندی ولیس بقوی الخ، تفسیر مظھری ص ۱۲۰/ ۱، سورۂ بقرہ آیت: ۱۱۹ . مطبوعہ دھلی،

۵؎ عن عائشۃؓ أخبرت ان رسول اللّٰہ ﷺ سأل ربہ ایحیی ابویہ فاحیاھما لہ وآمنا بہ ثم اماتھما (الروض الآنف ص ۱۹۴/ ۱، زیارۃ الرسول ﷺ بقبر امہ، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ترجمہ:-حضرت عائشہ صدیقہؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اپنے رب درخواست کی کہ آپ کے والدین کو زندہ فرمادے پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو والدین کو زندہ فرمادیا اور وہ دونوں آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو موت دے دی۔

فی خیرهما فاخرجت من بین ابوی ولم یصبنی شئی من الجاهلیة خرجت من نکاح لم اخرج من سفاحٍ من لدن آدمؑ حتی انتهیت الیٰ ابی وامی فاناخیرکم نفساً وخیرکم اباً [1]

(تفسیر مظہری ج۱ رص ۶۷ر) جلال الدین سیوطیؒ، ملاعلی قاریؒ، قاضی عیاض، قاضی ثناء اللہ وغیرہم نے مستقل تصانیف اس بارے میں کی ہیں، اور روایات جمع کی ہیں۔

حق مذہب یہ ہے کہ اس مسئلہ میں نیز اس قسم کے دوسرے مسائل میں کنج وکاؤ کرنا مفید نہیں، بلکہ کسی حد تک مضر ہے، لہٰذا توقف وسکوت بہتر ہے [2]

البتہ عمل سے شب وروز پیش آنے والے مسائل صوم وصلوٰۃ وغیرہ کی تحقیق مفید بلکہ ضروری ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸؍۱؍۵۸ھ

ہذا صحیح عبد اللطیف، بندہ عبد الرحمٰن عفی عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸؍۱؍۸۲ھ

---

[1] **رواه البیهقی فی دلائل النبوة من حدیث انس وابونعیم فی دلائل النبوة من حدیث ابن عباسؓ نحوه وقد صنف الشیخ الاجل جلال الدین السیوطی رضی اللّٰه عنه فی اثبات اسلام اباء النبی ﷺ رسائل واخذت من تلک الرسائل رسالة فذکرت فیها مایثبت اسلامهم (تفسیر مظهری، ص ۱۲۱ / ج ۱ / ندوة المصنفین دهلی، دلائل لانبوة ص ۱۷۴ / ۱، ذکر شرف اصل رسول اللّٰه ﷺ، مطبوعه عباس احمد الباز مکه المکرمه)**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ دو فرقوں میں نہیں بٹے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان دونوں میں سے سب سے بہتر فرقہ میں رکھا، پس میں اپنے ماں باپ سے پیدا ہوا کہ میرے اندر زمانہ جاہلیت کا کوئی اثر نہیں آیا، میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں زنا سے پیدا نہیں ہوا، آدم علیہ السلام سے لیکر اپنے ماں باپ تک پس میں تم میں سب سے بہتر ہوں ذات کے اعتبار سے اور سب سے بہتر ہوں باپ کے اعتبار سے۔

[2] **ولیست من المسائل التی یضر جهلها اویسأل عنها فی القبر اوفی الموقف فحفظ اللسان عن التکلم فیها الابخیر اولی واسلم (شامی کراچی ص ۱۸۵ / ۳، باب نکاح الکافر، مطلب فی الکلام علی ابوی النبی ﷺ وراجع فتاویٰ عزیزیه ص ۱۱۸ / ج ۱ / فیه "فالاولی فی هذه المسائل السکوت" الروض الانف ص ۱۹۴ / ۱، زیارة الرسول بقبر امه، طبع دارالفکر بیروت.**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی نجات سے بحث

سوال:۔ کتاب ''شریعت یا جہالت'' میں مسلم شریف کی ایک حدیث نقل کی ہے، کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میرا باپ کہاں ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں راوی کا بیان ہے کہ حضور ﷺ کا جواب سنکر وہ شخص واپس ہوا تو حضور ﷺ نے اس کو واپس بلا کر فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں، کچھ لوگ اس حدیث پر اعتراض کرتے ہیں، کہ حضور ﷺ کے باپ کس طرح دوزخ میں ہونگے، آیا یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف، امید کہ اس مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ حدیث معتبر ہے[1] علاّمہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس مسئلہ پر متعدد رسائل تصنیف کئے ہیں اور بتایا ہے کہ اس گفتگو کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کے نجات پانے کی اطلاع آپ کو کی گئی ہے، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے والد ماجد کو زندہ کیا گیا اور وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے[2]

---

[1] وعن انس ان رجلا قال :یارسول اللّٰہ !این ابی ؟قال''فی النار''فلما قفی دعاہ فقال''ان ابی وابـاک فی النـار'' رواہ احمد (ج۳/ ص ۱۱۹/ ۱۷۷/ ۲۶۸، مطبوعہ دارالفکر بیروت) وابوداؤد (۴۷۱) المفھم شرح مسلم للقرطبی (۱/۴۵۹) ابوداؤد ص ۴۶۱/ج۲/ کتاب الجنائز، باب فی زیارۃ القبور)

[2] وقد صنف السیوطی الرسائل ثلثۃ فی نجاۃ والدیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وذکر الادلۃ من الجانبین (وقبلہ)وقد بالغ السیوطی فی اثبات ایمان ابوی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم (بذل المجھود ،ص ۲۱۴/ج۴/باب زیار ۃ القبو ر)قلت ذکرالحسینی ان للسیوطی ست رسائل ...... (۱) الدرج المنیفۃ (۲) مسالک الحنفا (۳) نشر العلمین (۴) المقامۃ السندسیۃ (۵) السبل الجلیۃ (۶) التعظیم والمنۃ .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

علّامہ سیوطیؒ کے خلاف بھی بعض علماء کے رسائل ہیں[۱]

احتیاط اور سلامتی کا راستہ ہمارے اور آپ کے لئے یہ ہے کہ اس مسئلہ میں خاموشی اختیار کریں[۲] آپ خود غور کریں کہ آپ کے والد کے متعلق بحث کیجائے کہ دوزخ میں ہیں یا نجات پاگئے، تو آپ کو کس قدر یہ بحث گراں گذرے گی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حضور ﷺ کے والدین کا بعد وفات زندہ ہونا اور کلمہ پڑھنا

سوال:۔ایک شخص کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان جا کر اپنے والدین کو زندہ کیا اور انکو مسلمان کیا، یہ کونسی حدیث کا مضمون ہے، اگر یہ بات غلط ہے تو کہنے والا حضور ﷺ پر بہتان رکھتا ہے یا نہیں؟ اور پھر آپ ﷺ کا ہی کلمہ پڑھتا ہے، یہ کیسا مسلمان ہے؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............(۷) وتلاه العلامة الشهاب احمدبن حجر فالف فيه ثلاث رسائل فى الاثر وهى النعمة الكبرى ،الفتاوىٰ،شرح الهمزية (سدادالدين وسداد الدين فى اثبات النجاة والدرجات للوالدين للشيخ محمدبن الرسول البرز نجى المدنى) وقدالف السيد محمد مرتضى الزبيدى رسالة سماها الانتصار لوالدى النبى صلى الله عليه وسلم المختار والف الملاعلى القارى رد اعلى السيوطى رسالة سماها ادلة معتقد ابى حنيفة الاعظم فى ابوى رسول الله صلى الله عليه وسلم . ۱۲ .

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] وقدبسط الكلام فى عدم نجاة الوالدين العلامة ابراهيم الحلبى فى رسالة مستقلة والعلامة على القارى فى شرح الفقه الاكبروفى رسالة مستقلة (عون المعبود ص:۳٦۷/ ج:۴، باب فى ذرارى المشركين، مكتبه نشر السنة ملتان. شرح فقه اكبر ص: ۱۳۱، مطبوعه مجتبائى دهلى)

[۲] شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے نجات ابوین کے متعلق تین مسلک بیان کئے ہیں، پھر فرمایا: "فالاولى فى هذه المسائل السكوت" (فتاوى عزيزى ص۱۱۸/ ج ۱/ مطبوعه رحيميه ديوبند، وراجع فتاوىٰ عبد الحى ص۷۷، مطبوعه رحيميه ديوبند)

الجواب حامداًومصلیاً

حضرت رسولِ مقبول ﷺ کے والدین کا اللہ کے حکم سے زندہ ہونا اور کلمہ پڑھ کر انتقال کر جانا صحاح میں تو موجود نہیں، البتہ سیوطیؒ نے ایسی بھی روایت نقل کی ہے[۱]۔ اس لئے اس پر تشدد نہ کیا جائے، بلکہ خاموشی اختیار کی جائے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۲/ ۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ

مرثیہ شیخ الہندؒ کے ایک شعر کا مفہوم

سوال:۔ بانیٔ اسلام رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مولانا اشرف علی تھانویؒ کے استاذ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی وفات پر ایک مرثیہ لکھا تھا ''جو مرثیہ رشید احمد گنگوہیؒ'' کے نام سے مشہور ہے، اس کے ایک شعر میں موصوف نے اعتراف کیا ہے، کہ بانیٔ اسلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہ شعر یہ ہے

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ہبل

شاید اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

---

[۱] اما قول ابن حجر وحديث احيائهما حتى اٰمنا به ثم توفياحديث صحيح وممن صححه الامام القرطبي والحافظ ابن ناصرالدين فعلى تقدير صحته لايصلح ان يكون معارضاً لحديث مسلم مع ان الحفاظ طعنوافيه ومنعوا جوازه وصنف السيوطي الرسائل ثلثة في نجاة والديه وذكر الادلة من الجانبين (بذل المجهود ص ۲۱۴/ ج۴/ باب زيارة القبور، مكتبه رشيديه سهارنپور،

[۲] شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نجات ابوین کے متعلق تین مسلک بیان کئے ہیں، پھر فرمایا ہے۔ ''فالاولىٰ في هذه المسائل السكوت (فتاوىٰ عزيزى ص ۱۱۸/ ج ۱، مطبوعه رحيميه ديوبند) وفتاوىٰ عبدالحى ص۷۷/ مطبوعه رحيميه ديوبند)

شعر کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر مشرکین عرب اپنے سب سے بڑے بت ہبل کو مخاطب کر کے اُعلُ ہبل کا نعرہ لگاتے تھے، یعنی اے ہبل اب تو سر بلند ہو جا، ٹھیک کوئی اسی طرح کا نعرہ مولانا گنگوہیؒ کی وفات پر اہل باطل نے بھی لگایا تھا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ بانئ اسلام ثانی دنیا سے اٹھ گیا ہے، اسی شعر میں بانئ اسلام سے خدا کی ذات مراد نہیں لی جاسکتی، کیونکہ خدا کی ذات حی وقیوم ہے اس کے متعلق وفات پانے کا کوئی تصور نہیں کیا جاسکتا۔

الجواب حامداًومصلیاً

اشعار میں بسا اوقات استعارات ہوتے ہیں، مجاز کا بھی استعمال بکثرت ہوتا ہے، جو شخص ہر شعر کو حقیقی معنی پر ہی حمل کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ فن شعر سے نا آشنا ہے، ایک بادشاہ نے ایک قلعہ بنانے کا حکم دیا اپنے مخصوص معتمد کو اسکی تعمیر کا ذمہ دار بنایا، جس نے بادشاہ کی پوری ہدایت کے مطابق قلعہ تعمیر کرادیا، جو کچھ مصارف ہوئے، وہ خزانۂ شاہی سے اس کو ملے، تکمیل پر بہت کچھ اعزاز بھی عطا ہوا، اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں قلعہ فلاں بادشاہ نے تعمیر کیا تو یہ بھی صحیح ہے، اس لئے کہ بادشاہ ہی کے حکم سے اور اس کی ہی ہدایت کے مطابق اس کے ہی مصارف سے تعمیر ہوا ہے، اصالۃً وہی بانی ہے، اگر کوئی شخص یہ کہے کہ بادشاہ کے فلاں معتمد نے یہ قلعہ تعمیر کیا ہے، تو ایک معنی کے اعتبار سے اس کی بھی گنجائش ہے، کیونکہ اسکے انتظام اور جد وجہد سے اس کی تعمیر ہوئی ہے، اس حیثیت سے وہ بھی بانی ہے۔

اگر کوئی شخص یہ مراد لے کہ اسلام کی بنیاد محض اپنے ذہن سے بغیر وحی الٰہی اور بغیر حکم خداوندی کے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رکھی ہے تو یہ غلط ہے، اس معنی کے اعتبار سے بانئ اسلام کہنا درست نہیں۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۸/۱۳۹۹ھ

جملہ خبریہ کی تعریف اور کلمۂ توحید

سوال: ۔ جملہ اسمیہ خبریہ وفعلیہ وہ ہوتا ہے کہ جس کے قائل کو صادق وکاذب کہہ سکیں، تو لاالہ الا اللّٰہ محمدرسول اللّٰہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھی یہ گمان ہوسکتا ہے اور غیرمسلم کہہ سکتا ہے کہ کہ لاالہ الا اللّٰہ تا آخر کو بھی صادق وکاذب کہہ سکتے ہیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

جہاں یہ تعریف کی جاتی ہے وہاں یہ قید بھی شراح بیان کرتے ہیں کہ وہ خصوصیت طرفین اور دلائل خارجیہ سے خالی ہو، اگر دلائل سے ایک جانب متعین ہوجائے جیسے "**السماء فوقنا والارض تحتنا**" یہ جملے خبریہ صادقہ ہیں، کیونکہ کہ دلائل کے ساتھ ایک جانب صدق متعین ہوگئی، دوسری جانب کا احتمال نہیں رہا[۱]

جملہ خبریہ کی تعریف درحقیقت انشاء سے ممتاز کرنے کے لئے ہے کہ اس میں صدق کا احتمال ہے اور نہ کذب کا، کیونکہ وہاں حکایت نہیں ہوتی اور یہاں حکایت ہوتی ہے، اور حکایت میں دونوں احتمال ہوتے ہیں، محکی عنہ کے ساتھ مطابق ہو یا غیرمطابق اول صادق ہے ثانی کاذب، جس طرح دلائل سے کذب متعین ہوتا ہے، اسی طرح صدق بھی دلائل سے متعین ہوتا ہے، اور کذب کا احتمال نہیں رہتا، لیکن اس سے جملہ خبریہ ہونے سے نہیں نکلتا، کیونکہ خبر کا مدار حکایت پر ہے اور اس میں دو احتمال ہیں اور کسی ایک احتمال کی تعیین سے حکایت

---

[۱] **والحق فی الجواب ان المراد احتمال الصدق والکذب بمجرد النظر الی مفهوم الخبر (قطبی ۳۲، قبیل الفصل الثانی فی المعانی المفردة، مطبوعه احمدیه جسر) وبقطع النظر عن خصوصیة المتکلم بل عن خصوصیة ذلک المفهوم وینظر الی محصل مفهومه وماهیته کان عندالعقل محتملاً للصدق والکذب فلایردان خبر اللّٰه تعالیٰ وکذاخبررسوله علیه السلام لایحتمل الکذب (میرقطبی ص۵۸، مطبوعه کانپور)**

باطل نہیں ہوتی، بس خبر برقرار رہے گی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۷/۸/۵۶ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

صحیح عبداللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم ۴/رمضان ۵۶ھ

یہود و نصاریٰ اہل کتاب ہیں یا نہیں ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کا ذبیحہ

سوال:۔ کیا جو عیسائی اور یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت موجود تھے اور وہ ایمان نہیں لائے، اور جو ابتک ایمان نہیں لائے کافر ہیں یا نہیں؟ اور وہ اہل کتاب کہلانے کے مستحق ہیں یا نہیں، اگر ہیں تو کیا ان کے ساتھ بیاہ شادی کھانا پینا اب بھی ان کے ساتھ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وصح نكاح كتابية وان كره تنزيها مومنة بنبى مرسلٍ مقرة بكتاب منزل وان اعتقدوا المسيح الهاً وكذا حل ذبيحتهم علىٰ المذهب بحراھ درمختار قلت علل ذٰلک فى البحربان التحريمية لابدلها من نهى اومافى معناه لانها فى رتبه الواجب اھ وفيه ان اطلاقهم الكراهة فى الحربية يفيد انها تحريمية والدليل عند المجتهد علىٰ ان التعليل يفيد ذٰلک ففى الفتح ويجوز تزوج الكتابيات والاولىٰ ان لايفعل ولاياكل ذبيحتهم الاللضرورة وتكره الكتابية

الحربية اجماعاً لافتتاح باب الفتنة من امكان التعلق المستدعى للمقامِ معها في دارالحرب وتعريض الولد علىٰ التخلق باخلاق اهل الكفروعلى الرق بان تسبى وهى حبلى فيولدرقيقاوان كان مسلماًاھفقوله والاولىٰ ان لايفعل يفيد كراهة التنزيه فى غير الحربية ومابعده يفيد كراهة التحريم فى الحربية تامل قوله على المذهب اى خلافالما فى المستصفى من تقييد الحل بان لايعتقدوا ذلك ويوافقه مافى مبسوط شيخ الاسلام يجب ان لاياكلو اذبائح اهل الكتاب اذااعتقدوا ان المسيح الله وان عزيراً اِلٰهٌ ولايتزوجوا نسائهم قيل وعليه الفتوىٰ اھ[1]

عبارت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جوفرقے کتابی ہیں کسی نبی رسول پرایمان رکھتے ہیں، کسی آسمانی کتاب کے مقراور معتقد ہیں ایسے فرقوں کی عورتوں سے نکاح کرنا صحیح ہے مگرایسا کرنا مکروہ ہے، پھربعض علماء کے نزدیک یہ مکروہ تنزیہی ہےاوربعض فرماتے ہیں کہ کتابیہ ذمیہ سے تومکروہ تنزیہی ہےاورحربیہ سے مکروہ تحریمی ہے، ذمیہ وہ ہے جواسلامی حکومت میں مسلمان بادشاہ کی رعیت بن کررہے، حربیہ وہ ہے جوایسی نہو، بعض علماءفرماتے ہیں، کہ کتابیہ سے اس وقت نکاح جائز ہے کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام یاحضرت عزیر علیہ السلام کے متعلق یہ اعتقاد نہ رکھتی ہوکہ وہ معبود ہیں، یعنی اس کاعقیدہ مشرکانہ نہوورنہ جائزنہیں، اورایک جماعت نے اسی پرفتویٰ دیاہے، یہی حکم ذبیحہ کابھی ہے آج کل کے عیسائی عامۃً مذہب کے منکرہیں کسی کتاب اوردین کے قائل نہیں، نہ ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، لہٰذا اس کاحکم اہل کتاب کا نہیں، اورجوکتاب انجیل مقدس کو مانتے ہیں، تواس میں ہمیشہ تغیروترمیم کرکے پرانے احکام کو

---

[1] ردالمحتار کراچی ج۳/ص۴۵ / مطلب مهم فى وطى السرارى الخ، فصل فى المحرمات، كتاب النكاح. تبيين الحقائق مع شلبى ص ۱۰۹ /۲، فصل فى المحرمات، مطبوعه ملتان، البحرالرائق ص۱۰۳ /۳، مكتبه ماجديه كوئٹه.

خارج اور نئے احکام کو جو زمانہ کی رفتار کے مطابق ہوں داخل کرتے رہتے ہیں، جس سے ہر نئی طبع ہونے والی انجیل پرانی انجیل کیلئے ناسخ بنتی رہتی ہے، پس اگرچہ انکا دین کوئی آسمانی دین نہیں نہ انکی کتاب آسمانی کتاب رہی، تاہم انکا حکم اہل کتاب کا حکم ہوگا یہی حکم یہود کا ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

مسلمان بھنگی کا حکم

سوال:۔زید ایک مسلمان بھنگی کی عورت کو لیکر بلا نکاح کئے ہوئے فرار ہو گیا، کچھ دنوں کے بعد واپس آیا اور اس عورت کو چھوڑ دیا، اب اس حالت میں زید کے ساتھ کھانا کھانا اور اٹھنا بیٹھنا کیسا ہے؟ اور کیا اس حرکت حرام سے اسلام سے خارج ہوگا یا نہیں؟ زید کا مسجد میں جانا اور وضو کا برتن چھونا کیسا ہے؟

(ب) زید اب اپنی اس حرکت سے مسجد میں تائب ہوتا ہے، اور بستی کے مسلمان اس کو روا نہیں سمجھتے اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں، یہ کیسا ہے، زید مسجد میں آکر وضو کرتا ہے، اس کو الگ کر دیتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟ نیز جو لوگ زید کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں، وہ کیسے ہیں وہ معذب عند اللہ ہونگے یا نہیں؟

(ج) مسلمان بھنگی کے گھر کا کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں جو لوگ اس کو برا جانتے ہیں وہ کیسے ہیں؟ یہاں اکثر مسلمان بھنگی کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے ہیں، جواب مفصل مع احادیث صحیحہ تحریر فرمائیں، بینوا و توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) یہ گناہ کبیرہ ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک کبیرہ گناہ کرنے سے آدمی ایمان سے خارج

نہیں ہوتا پس زید مسلمان ہے ''ولا نکفر مسلماً بذنب من الذنوب وان کانت کبیرة اذالم یستحلها ولا نزیل عنه الایمان''(شرح فقہ اکبر،ص[1] ۸۶)

(ب) زید نے جب صدق دل سے توبہ کرلی تو وہ توبہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے اب سابقہ گناہ کی وجہ سے اس پر طعن اوراس سے پرہیز کرنا جائز نہیں ہے، اوراسلام سے خارج جاننا توکسی طرح بھی درست نہیں سخت خطرناک گناہ ہے مسلمانوں کواس سے توبہ لازم ہے، ورنہ ایمان کا خطرہ ہے، کیونکہ مسلمانوں کوکافر سمجھنا کفر ہے، ''ثم کون التوبة سبباً لغفران الذنوب وعدم المواخذة بها ممالاخلاف فيه بين الامة وليس شيئاً يكون سبباً لغفر ان جميع الذنوب الا التوبة ثم اذاتاب توبةً صحيحة صارت مقبولة غير مردودة قطعاً من غير شک وشبهة(شرح فقہ اکبر،ص[2] ۱۹۳-۱۹۶)

(ج) اگر وہ پاکی کا اہتمام کرتا ہے اورکھانے وغیرہ کونجاست سے پاک رکھتا ہے تو وہ پاک ہے بلا دلیل اس کو ناپاک کہنا درست نہیں، البتہ اس میں نجاست کا تیقن ہوتو اس کو ناپاک کہا جائے شک کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوتا''شک فی وجود النجس فالاصل بقاء الطهارة''(اشباہ، ص ۵۵[3]) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/۸/۵۷ھ

صحیح:عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/شعبان

---

[1] شرح فقه اكبر ص۸۶/ قبيل سب الشيخين، مطبوعه رحيميه ديوبند،

[2] شرح فقه اكبر ص۱۹۳-۱۹۶، بيان اقسام التوبة مطبوعه رحيميه ديوبند.

[3] الاشباه والنظائر ص۱۰۳، القاعدة الثالثة اليقين لا يزول بالشک وبيان مايتفرع عليها من الطهارات، مطبوعه دار العلوم ديوبند.

دین اسلام ملائکہ کے ذریعہ کیوں نہیں پھیلایا جاتا؟

سوال:۔ دنیا میں مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ موجود ہیں، اور ہر ایک اپنے مذہب کو صحیح قرار دیتا ہے اور اپنے ہی مذہب کے بتلائے گئے اصولوں پر رہتا ہے، مذاہب اسلام کو تقریباً اسّی فیصد لوگ مذہب حق نہیں مانتے، اور ایسی صورت میں خدا تعالیٰ کسی فرشتے کے ذریعہ یا کسی ولی اللہ کے ذریعہ مذہب اسلام کیوں نہیں پھیلاتا، اور شیطان کے دھوکہ سے معصوم لوگوں کو کیوں نہیں بچاتا، ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ صرف کفار میں فرمایا کرتے تھے، مگر آج کل مسلمان ایسا نہیں کرتے، کیا ایسا کرنے کی ضرورت نہیں، براہِ کرم بوضاحت جواب سے مطلع فرمادیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

دین اسلام کی تبلیغ مسلمانوں کے ذمہ ہے، فرشتوں کے ذمہ نہیں، اولیاء اللہ نے ہمیشہ دین اسلام کو پھیلایا ہے، اور ایک ولی اللہ کے ہاتھ پر ہزاروں آدمی مسلمان ہوئے، اور اب بھی اولیاء اللہ ہمیشہ کوشش میں لگے رہتے ہیں، شیطان کے دھوکہ سے بچانے کے لئے قرآن پاک اور حدیث شریف میں طریقے بتادیئے گئے، انکے ترجمے ہر زبان میں کردیئے گئے، جگہ جگہ مدارس قائم کردیئے گئے، کہ لوگ پڑھ کر شیطان کے دھوکہ سے بچنے کے طریقے معلوم کریں، چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف کردی گئی ہیں، خانقاہیں قائم کردی گئی ہیں، جن میں اولیاء اللہ بیٹھ کر یہ سب کچھ کرتے ہیں، اگر کوئی شخص ان سب سے نفع نہ اٹھائے تو یہ خود انکا قصور ہے، دنیوی کاموں کے لئے محنت کرتے ہیں، مثلاً ایک سیر غلّہ پیدا کرنے کیلئے کھیتی کرتے ہیں، کتنی محنت کی جاتی ہے، وہاں یہ سوال نہیں ہوتا کہ فرشتے ہی آکر یہ سب کام کردیا کریں، اسی طرح زندگی کے ہر شعبہ کا حال ہے، نہ کبھی مکان بنانے کے متعلق خیال ہوتا ہے کہ کوئی فرشتہ آکر تعمیر کردیا

کرے، پھر دین کی تبلیغ کے لئے یہ خیال کیوں ہوتا ہے؟ جس چیز کو آدمی پھیلانا چاہتا ہے اس کے لئے جماعت بناتا ہے، اس کا مرکز قائم کرتا ہے، اخبار نکالتا ہے، یا دوسرے اخبارات میں مضمون دیتا ہے، ہر جگہ اس کا پرچار کرتا ہے، اس پر محنت بھی کرتا ہے، روپیہ بھی خرچ کرتا ہے، اپنے دل ودماغ، زبان، عزت، اقتدار غرض ہر قوت کو خرچ کرتا ہے، یہ کبھی کوئی نہیں کہتا کہ فرشتہ آکر یہ کام کر جایا کرے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۰/۲/۱۸ھ

اخیر وقت کا اسلام

سوال:۔ مسلمان کے علاوہ جتنے انسان ہیں ان کے مرنے کے وقت فرشتے اس کے سامنے توحید وایمان کی باتیں سناتے ہیں، اگر وہ مان لے تو ایمان دار ہو کر مرتا ہے، اور اگر نہیں مانتا ہے تو کافر، یہ بات حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

میں نے یہ بات حدیث کی کسی کتاب میں نہیں دیکھی، بلکہ اسکے خلاف دوسری چیز ثابت ہے، وہ یہ کہ مرتے وقت کا جب کہ برزخ کے احوال منکشف ہونے لگیں تو ایمان مقبول نہیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

---

[1] فلم یک ینفعهم ایمانهم لمارأوا بأسنا (سورہ مومن الایة/۸۵)

ترجمہ:۔ سو ان کو انکا یہ ایمان لانا نافع نہوا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا (بیان القرآن)

فی الحدیث ان اللّٰہ یقبل توبة العبد مالم یغرغر ای فاذا غرغر وبلغت الروح الحنجرة وعایَنَ الملک فلاتوبة حینئذٍ. (تفسیر ابن کثیر ص ۱۳۵/ج۴) واما ایمان الیأس فذهب اهل الحق انه لاینفع عند الغرغرة ولاعند معاینة عذاب الاستئصال. (شامی نعمانیه ص ۲۸۹/ج۳، باب المرتد، مطلب اجمعوا علی کفر فرعون)

خاتمہ بالخیر

سوال:۔ مرنے کے پہلے کسی نے گناہوں سے توبہ کرلی اور کلمہ پڑھ لیا اس کے بعد سے کوئی گناہ کا کام نہیں ہوا، بعد اس کے مرگیا، تو خاتمہ بالخیر ہوا یا نہیں؟ وہی کلمہ وغیرہ پڑھنا اخیر کا پڑھنا سمجھا جائے گا یا پھر کلمہ پڑھنا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر ہے، اگر اس کلمہ کے بعد کوئی بات کرلی ہو تو پھر کلمہ پڑھ لے، غرض دنیا سے رخصت ہوتے وقت آخری بات کلمہ ہو تو بڑی فضیلت وسعادت کی چیز ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ایمان کے شکر میں ختم

سوال:۔ اپنے ایمان کو تازہ اور مسلمان ہونے کے شکر پر اگر کچھ عورتیں ایک جگہ جمع ہوکر یٰسین شریف یا قرآن شریف پڑھیں تو جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایمان کے شکریہ میں جمع ہوکر یٰسین شریف یا قرآن شریف کا ختم کرنا ثابت نہیں ایمان

---

[1] عن معاذ بن جبلؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کان اٰخر کلامہ لاالٰہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ رواہ ابو داؤد (مشکوٰۃ ص ۱۴۱/ ۱/ کتاب الجنائز، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)

ترجمہ:۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کا آخری کلام ''لاالٰہ الا اللہ'' ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

کا شکر یہ تو یہ ہے کہ ایمان کے تقاضوں پر پختگی سے عمل کیا جائے، اور جو چیزیں ناجائز ہیں ان سے پورا پرہیز کیا جائے[۱]، فی نفسہٖ قرآن پاک کی تلاوت یا سورۂ یٰسین کی تلاوت میں دینی و دُنیاوی منافع بہت ہیں[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ ۶/۳/ ۹۰ھ

---

۱ عن سفیان بن عبد الله الثقفی قال قلت یارسول الله قل لی فی الاسلام قولا لا اسأل عنه احدا بعدک قال قل امنت بالله ثم استقم، مسلم شریف ص ۱۲/۱، باب جامع اوصاف الاسلام، مطبوعه دیوبند.

ترجمہ:- حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے لئے اسلام سے متعلق ایسی بات ارشاد فرمائیں کہ آپ کے بعد کسی سے کچھ سوال کی ضرورت نہ پیش آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اسی پر جم جاؤ۔ (یعنی اس کے تقاضوں کو پورا کرتے رہو)

۲ ملاحظه هو مشکوة شریف ص ۱۸۳، فضائل قرآن. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،

E:\F.M.Fainal\Jild-2\Kufr Aamale-e-Kufr

Final\A025.TIF not found.

فصل اوّل

﴿کفر واعمال کفر﴾

کفر کی تعریف

سوال:- امام شافعی رحمۃ اللہ کا تارکِ صلوٰۃ عمداً کے بارے میں کیا مذہب ہے؟ اگر کسی جگہ مطالعہ میں آیا ہو کہ امام شافعی رحمۃ اللہ کا فتویٰ کفر پر ہے تو وضاحت سے تحریر فرمائیں۔ کفر کی اصطلاحی جامع مانع تعریف کیا ہے؟ جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ کیا کفر میں دخول وعدم دخول کے بارے میں مراتب ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شوافع کے نزدیک جو شخص عمداً بلا کسی عذر کے نماز ترک کردے اس کو بطور حد قتل کیا جائے گا اور ان کے نزدیک وہ شخص کافر نہیں ہوتا۔

''من اخرج من المکلفین مکتوبة کسلاًولوجمعة وان قال اُصَلِّیُهَا ظهراً عن اوقاتها کلها قتل حداً لاکفرا(شرح منهج الطلاب علیٰ هامش شرحه

للجیری، ص ۴۹۳ ج ۱) اقول وَالجنة لایدخلها کافر فیه رَدٌّ علیٰ من قال"اِنَّ تَرْکَ الصَّلٰوةِ کفرٌ" وهو مذهب الامام احمد(شرح الجیری ص ۴۹۳ ج ۱)

حضور اکرم ﷺ جن ضروریات کے ساتھ مبعوث ہوئے اس کے انکار کو اصطلاحِ شرع میں کفر کہتے ہیں۔

الکفر لغة ستر النعمة واصله الکفر بالفتح وهو الستر ومنه قیل للزارع واللیل کافرو لکمام الثمرة کافورو فی الشرع انکار ما علم بالضرورة مجئ الرسول به وانما عد منه لبس الغیار وشد الزنار ونحوهما کفراً لانها تدل علی التکذیب فان من صدق رسول الله ﷺ لایجترئ علیها ظاهراً إلا إنها کفر فی انفسها (بیضاوی[1] سورہ بقرہ ص ۲۳) نفسِ کفر موجبِ دخولِ جہنم ہے۔اِنَّ اللّٰهَ لاَ یغفرُاَن یشرکَ بهٖ ویغفر مَا دون ذٰلکَ لِمن یشاءُ[2] ... فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۸۸/۴/۲۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۴/۲۸ھ

منافق کی تعریف

سوال:۔(۱) نصوصِ قرآنیہ (جو منافقین کی شان میں ہیں) کے متعلق کہنے والا کہ وہ منافقین جن کی شان میں یہ نصوص ہیں اب موجود نہیں۔اسلئے یہ متروک العمل والاستدلال

---

[1]...... بیضاوی شریف ص: ۲۳، سورۂ بقرہ تحت آیت: ۶، مطبوعه رشیدیه دهلی.

[2]......سورۂ نسا آیت: ۴۸.

ترجمہ:- بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا جتنے گناہ ہیں جس کے لئے منظور ہوگا وہ گناہ بخشدینگے۔(بیان القرآن)

ہیں۔شرعاً کہاں تک حق بجانب ہے؟

(۲) منافق کی شرعاً کیا تعریف ہے؟ اگر آج کل منافق موجد ہیں تو ان کے لئے کن نصوص سے استدلال کیا جا سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) ایسے منافق اب بھی موجود ہیں[۱] لیکن انقطاعِ وحی کے بعد منافق ہونے کا حکم لگانا دشوار ہے۔

(۲) جس کے باطن میں کفر ہو ظاہر میں اسلام وہ منافق ہے[۲]۔ مگر اس کی تعیین بس میں نہیں کہ ایسا کون ہے؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱۰/۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

التزامِ کفر اور لزومِ کفر کی تعریف

سوال:- التزامِ کفر ولزومِ کفر کی تعریف کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

لزومِ کفر کا حاصل تو یہ ہے کہ آدمی کوئی ایسا عقیدہ رکھے یا ایسا عمل اختیار کرے یا ایسی

---

[۱]...... عن حذيفة قال انما كان النفاق على عهد النبیﷺ فاما اليوم فانما هو الكفر بعد الايمان قال الحافظ والذى يظهر ان حذيفة لم يرد نفى الوقوع وانما اراد نفى النفاق الحكمى لان النفاق اظهار الايمان واخفاء الكفر وجود ذلك ممكن فى كل عصر (فتح البارى ص ۱۳/۷۴، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكة المكرمة ص ۱۴/۵۸۱، كتاب الفتن، باب اذا قال عند قوم شيئاً ثم خرج فقال بخلافه، ارشاد السارى ص ۱۵/۲۱، كتاب الفتن، باب اذا قال عند قوم شيئا ثم اخرج فقال بخلافه، دار الكتب العلمية بيروت) (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بات کہے جس سے کوئی کفر لازم آجائے (لیکن جب اس سے کہا جائے کہ یہ کفر لازم آگیا تو وہ اس کفر کو تسلیم نہ کرے بلکہ اس سے براءت کردے) التزامِ کفر یہ ہے کہ خود اس کفر کو تسلیم کرلے اس سے براءت نہ کرے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

موجبات کفر اور تجدید ایمان

سوال:۔ احقر کے عریضہ (منسلک ہذا) ایک سوال کے جواب میں حضرت والا نے تحریر فرمایا کہ کسی قول یا فعل کی وجہ سے آدمی اسلام سے خارج ہوجائے تو ایسے شخص کو تجدید ایمان کے ساتھ موجبات کفر سے براءت بھی ضروری ہے اس کی تصریح مطلوب ہے:

(۱) تجدید ایمان کا کیا مطلب ہے اور کیا طریقہ ہے؟

(۲) موجبات کفر سے کیا مراد ہے، اور وہ کیا کیا ہیں؟

(۳) اگر زکوٰۃ ادا کرچکا ہو تو کیا دوبارہ ادا کرنا ہوگا جب کہ استطاعت ہو؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] (النفاق الاعتقادی) الذی هو ابطان الکفر واظهار الاسلام (مرقاة ص۱۲۷/۱، باب الکبائر وعلامات النفاق، مطبوعه نوریه دیوبند، بحر کوئٹه ص۲۱۲/۵، کتاب السیر، احکام المرتدین، مطبوعه رشیدیه کوئٹه، شامی کراچی ص۲۴۱/۴، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب فی الفرق بین الزندیق والمنافق)

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱] والحاصل فی مسألة اللزوم والالتزام ان من لزم من رایه کفر لم یشعر به واذا وقف علیه انکر اللزوم وکان فی غیر الضروریات وکان اللزوم غیر بین فهو لیس بکافر وان سلّمَ اللزوم وقال ان اللازم لیس بکفر وکان عند التحقیق کفراً فهو اذن کافر (اکفار الملحدین ص۷۳، تحقیق ان لازم المذهب الصریح البین الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، راجع فتاویٰ عزیزی ج۱ ص۱۲۲، کتبخانه رحیمیه دیوبند)

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) کلمہ شہادت زبان سے ادا کرے اور دل سے اس کی تصدیق کرے، جس چیز سے انکار کی بنا پر ایمان سے خارج ہو اس کا اقرار کرے، اگر اسلام سے خارج ہوکر مثلاً عیسائیت کو اختیار کرلیا تھا تو اس سے بیزاری اور برأت کرے[۱]

(۲) وہ بہت ہیں، خدائے پاک کی ذات وصفات کا انکار، اسکی شان میں گستاخی کسی رسول کا انکار، اسکی شان میں گستاخی، خدائی کتاب کا انکار، اسکی شان میں گستاخی، عقیدۂ آخرت اور ملائکہ کا انکار وغیرہ وغیرہ، کتاب مالا بدمنہ میں ایسی بہت سی چیزیں لکھی ہیں[۲]

(۳) تجدید ایمان کے بعد سالہائے گذشتہ کی زکوٰۃ دوبارہ دینا لازم نہیں[۳]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۵/۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۵/۸۷ھ

---

[۱] واسلامه یاتی بکلمات الشهادة ویتبرأ عن الادیان کلها سوی الاسلام وان تبرأ عما انتقل الیه کفی (عالمگیری، ج۲/ص۲۵۳/ کتاب السیر، الباب التاسع، مطبوعه کوئٹه، المحیط البرهانی، ج۷/ص۴۴۳/ قبیل نوع آخر فی تصرفات المرتد والمرتدة، مطبوعه ڈابهیل، الدرالمختار، علی الشامی زکریا، ج۶/ص ۳۶۱/ باب المرتد، مطلب مایشک انه ردة الخ)

[۲] ملاحظه هو مالابدمنه، ص ۱۲۹/ تا۱۴۳/همه رنک کتاب گهردهلی.

"من استهزأ باللّٰه اوبملک من الملائکة اوبنبی من الانبیاء علیهم السلام اوبآیة من القرآن اوبفریضة من فرائض الدین ......فهو کافر (اکفار الملحدین ملخصاً، ص ۶۴/مطبوعه سملک ڈابهیل، المحیط البرهانی، ص۴۱۷/ ج۷/ نوع آخر فیما یتعلق بامور الآخرة الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهیل، کتاب الشفاء، ج۲/ص۲۴۸/ فصل فی من سب سائر انبیاء اللّٰه تعالیٰ، مطبوعه بیروت) (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کفرِ ابی جہل و کفر منافقین میں فرق

سوال:- کفر ابی جہل، کفر اہلِ کتاب، کفر منافقین اور کفرِ روافض کے درجات مختلف ہونے کی صورت میں ہر ایک کی تشریح اور اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کفر ابی جہل تو اصلی کفر ہے کہ ایمان کی اس کو ہوا بھی نہیں لگی نہ ایمان کا دعویٰ کیا، اخیر تک اپنے کفر کا مقر اور اس پر مُصِر رہا اور اسلام کے مقابلہ میں پوری طاقت صرف کر کے غزوۂ بدر میں قتل ہوا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں پہنچ گیا[1]

کفر اہلِ کتاب یہ ہے کہ وہ اپنے پیغمبر اور اپنی کتاب پر ایمان کے مدعی ہیں اور اپنے دین کو تسلیم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، حالانکہ ان کی کتاب محرّف، اور انکا دین منسوخ ہے[2]، نیز اپنے پیغمبر کے لئے بھی ایسی باتیں مانتے ہیں جنکا ماننا درست نہیں (مثلاً پیغمبر کو خدا[3] یا خدا کا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [3] من ارتدثم اسلم وهو قد حج مرة فعليه ان يحج ثانياً وليس عليه اعادة الصلواة والزكوة والصيامات البحر الرائق، ج۵/ص۱۲۷/ كتاب السير، باب احكام المرتدين، مكتبه ماجديه كوئٹه پاكستان، الدر المختار على الشامي زكريا، ج۶/ص۳۹۷/ باب المرتد، مطلب لوتاب المرتد هل تعود حسناته، مطبوعه ايچ ايم سعيد كراچی.

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1]...... راجع لقتل ابی جهل حديث عبد الرحمن بن عوف (مشكوٰة شريف ص: ۳۵۱، ۳۵۲، باب قسمة الغنائم والغلول فيها، مكتبه ياسر نديم، بخاری شريف ص ۵۶۵ ج۲، كتاب المغازی، باب قتل ابی جهل، مكتبه اشرفی ديوبند، مسلم شريف ص ۱۱۰ ج۲، كتاب الجهاد، باب قتل ابی جهل، مكتبه رشيديه دهلی)

[2]...... وان كان متدينا ببعض الاديان والكتب المنسوخة فهو الكتابی (اكفار الملحدين ص ۱۷، تحقيق التاويل فی الضروريات الدين لا يقبل، مطبوعه مجلس علمی سملک ڈابهيل الهند)

[3]...... لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم (سورۂ مائده آيت: ۷۲)

بیٹا کہا[1])

پس ان کا کفر باوجود دعویٰ ایمان کے ایک تو اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے پیغمبر کے متعلق کفریہ عقیدہ رکھتے ہیں دوسرے اس وجہ سے کہ وہ نبی آخر الزماں[2] ﷺ اور ان پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کریم پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ کفر کرتے ہیں[3] ان کا حکم بھی ابوجہل کے مثل آخرت کے اعتبار سے بیان کیا گیا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ[4] (پارہ ۳۰)

منافقین ایمان کا دعویٰ کرتے اور کفر سے بالکل براءت ظاہر کرتے تھے۔ اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ الآیۃ[5] رسالت، یوم آخرت سب ہی چیزوں پر ایمان کا اظہار کرتے تھے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ آمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْآخِرِ الآیۃ[6] مگر ان کا یہ صرف زبانی

---

[1]...... وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ ذلک قولھم بافواھھم، (سورۃ التوبۃ الآیۃ: ۳۰)

[2]...... فَلَمَّا جَآءَ ھُمْ مَاعَرَفُوْیعنی محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم کفروا بہ (ملخصاً تفسیر مظھری ص ۹۵، ج ۱، سورۂ بقرہ تحت ایت: ۸۹، طبع فی مکتبۃ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان)

[3]...... ولما جاء ھم رسول من عند اللہ مصدق لما معھم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظھورھم کانھم لایعلمون (البقرۃ الآیۃ: ۱۰۱)

[4]...... سورۃ البینۃ الآیۃ: ٦، **ترجمہ**:- بے شک جولوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے وہ آتش دوزخ میں جاویں گے جہاں ہمیشہ رہیں گے اور یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔

[5]...... سورۃ المنافقون الآیۃ: ۱،

ترجمہ:- جب آپ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں۔

[6]...... سورۂ البقرۃ الآیۃ: ۸،

ترجمہ:- اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخری دن پر۔

دعویٰ تھا دل میں ایمان نہیں تھا دھوکہ دینے کیلئے دعویٰ کرتے تھے۔ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْن يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا الآيةَ[1] يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَالَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ الآيةَ[2] ان کا حکم قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِالآية[3]۔

روافض کے متعدد فرقے ہیں بعض کہتے ہیں نبی آخر الزماں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے غلطی سے وحی حضور ﷺ کے پاس پہنچادی تھی[4]، بعض قرآن کریم میں تحریف کا عقیدہ رکھتے ہیں[5]، بعض حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان[6] لگاتے ہیں بعض اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہیں[7] بعض ان کی تفسیق

---

[1]...... سورة البقرة الآية: ۹، **ترجمہ**:- حالانکہ وہ بالکل ایمان والے نہیں بلکہ چال بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے ہیں۔

[2]...... سورة آل عمران الآية: ۱۶۷،
ترجمہ:- یہ لوگ اپنے منہ سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں۔

[3]...... سورة نساء الآية: ۱۴۵، **ترجمہ**:- بلاشبہ منافقین دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائینگے۔

[4]...... وقولهم .... ان اللّٰه عزوجل بعث جبريل عليه السلام بالوحى الى على فغلط جبريل بمحمدٍ (الملل والنحل ص ۱۸۳ ج ۴، مطبوعه دارالمعرفة بيروت. عالمگيرى ص ۲۶۴، ج ۲، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منها مايتعلق بالانبياء الخ، مطبوعه كوئٹه پاكستان، شامى كراچى ص ۲۳۷/۴ و ۲۶۳/۴، باب البغاة.

[5]...... ومن قول الامامية كلها قديماً وحديثا ان القرآن مبدل زيد فيه ماليس منه ونقص منه كثير وبدل منه كثير (الملل والنحل ص ۱۸۲ ج ۴، ذكر شنع الشيعة، دارا المعرفة بيروت)

[6]...... ونسب للشيعة قذف عائشة رضى اللّٰه عنها بما برأها اللّٰهُ تعالى منه (روح المعانى ص ۱۸۰، ج ۱۰، مطبوعه دار الفكر، بيروت سورة النور تحت الآية: ۱۶، (شرح فقه اكبر ص ۱۳۴، مكتبه مجتبائى دهلى. شامى كراچى ص: ۲۳۷/۴، باب المرتد، مطلب فى سب الشيخين، شامى كراچى ص: ۲۶۳، باب البغاة، مطلب لاعبرة بغير الفقهاء.

[7]...... تحفهٔ اثنا عشريه ص ۳۸۹ ويجب اكفارهم باكفار عثمان وعلى وطلحة وزبير وعائشة رضى اللّٰه عنهم (عالمگيرى ص ۲۶۴ ج ۲، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالانبياء الخ، مطبوعه كوئٹه)

کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ[1]، ان میں سے جو فرقے نصوصِ قطعیہ کے منکر ہیں انکا حکم فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے[2]۔ **احکامھم احکام المرتدین** ایسے لوگ اسلام سے خارج ہیں اور جو فرقے نصوصِ قطعیہ کے منکر نہیں ان پر کفر کا حکم لگانے سے کفِ لسان کا حکم ہے[3]۔ **کذا فی ردالمحتار**[4]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

حکم شرع کا انکار

سوال:- زید سے کہا گیا کہ طلاق کی عدت کا نفقہ تمہارے ذمہ ہے تمہاری مطلقہ کا اگر تم نے طلاق دی، تو کہا میں نہیں دینے کا، اسکے ماں باپ جنہوں نے روک رکھا ہے وہی عدت میں کھلاوینگے پھر زید سے کہا اگر ایسا موقعہ طلاق کا آیا تو وہ عورت کا حق ہے چاہے لے چاہے معاف کردے مگر لڑکی تمہاری دختر ہے آٹھ نو ماہ کی ہے اسکا حق حضانت اسکا نفقہ تو شرعاً تمہارے ذمہ واجب ہے اسکے جواب میں زید نے کہا میں نہیں دوں گا پھر اس سے کہا گیا شرع شریف کا حکم ہے اسنے کہا میں نہیں دینے کا، اس سے کہا گیا کہ اسطرح شرع شریف کے حکم کو ٹھکرانا اور توہین کرنا ہے اس سے ایمان جاتا رہتا ہے اور نکاح ٹوٹ جاتا ہے علماء

---

[1]...... من انتخب للخلافة قبله ای علی فهو ظالم او کافر ومن خالفه فی الرأی فهو ظالم او کافر اوفاسق (الخطوط العریفه ص ۵۰)

[2]...... (عالمگیری ص ۲۶۴ ج ۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، کوئٹه پاکستان.

[3]...... اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لاَ تُکَفِرُهُ بِذَنْبٍ وَلاَ تُخْرِجُهُ عَنِ الْاِسْلَامِ الحدیث (مشکوۃ ص ۱۸.۱۷، ج ۱، باب الکبائر، مکتبه یاسر ندیم)

[4]...... فی المحیط ان بعض الفقهاء لا یکفر احداً من اهل البدع (شامی ص ۲۶۲، ج ۴، باب البغاۃ، ایچ ایم سعید کراچی)

سے اسکے بارے میں فتویٰ لیا جائے، تو کہا مجھے فتویٰ کی پرواہ نہیں، زید کے متعلق حکم شرعی سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسا کہنا سخت گناہ اور بہت خطرناک ہے حتیٰ کہ بعض فقہاء نے ایسا کہنے پر تکفیر فرمائی ہے اسلئے زید کو اس سے توبہ واجب ہے اور احتیاطاً تجدید ایمان اور تجدید نکاح بھی کر لینی چاہئے" واذاقال الرجل لغيره حكم الشرع فى هٰذه الحادثة كذا فقال ذٰلك الغير " من برسم کار کنم نه بشرع" يكفر عند بعض المشايخ رجل عرض عليه خصمه فتوىٰ الائمة فردها و قال چه بارنامه فتویٰ آوردهٔ قيل يكفر لانه رد حكم الشرع و كذا لولم يقل شيئاً لكن القىٰ الفتوىٰ على الارض وقال ایں چہ شرع است كفر اذا جاء احد الخصَمين الىٰ صاحبه بفتوىٰ الائمة فقال صاحبه ليس كما افتوا او قال لا نعمل بهٰذا كان عليه التعزير[1] ما كان فى كونه كفرا اختلاف فان قائله يؤمر بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذٰلك بطريق الاحتياط[2] اور محض اس کہنے سے زید کی بیوی کو دوسری جگہ نکاح درست نہیں حکم مذکور احتیاطی ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۵/۴/۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۵/ ربیع الثانی ۵۷ھ

---

[1]...... (عالمگیری ص ۲۷۲ ج ۲، مطبوعه كوئٹه پاكستان، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ما يتعلق بالعلم و العلماء، المحيط البرهانى ص: ۴۲۱/۷، الفصل الثانى والاربعون فى مسائل المرتدين، نوع آخر فى العلم والعلماء، مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل، بزازيه على هامش الهندية كوئٹه ص: ۶/۳۳۸، كتاب الفاظ تكون اسلاماً او كفراً، الثامن فى الاستخفاف بالعلم. (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جو شخص نماز کے لئے اٹھنے سے انکار کرے اس کا حکم

سوال:- زید کو نماز کیلئے اٹھایا گیا کہ وقت ہو گیا نماز کو نہیں جاؤ گے تو اس کو ناگوار معلوم ہوا چونکہ وہ سو رہا تھا اس حالت میں اس نے کہہ دیا کہ نہیں جاؤں گا، تو اس صورت میں تجدیدِ ایمان کی ضرورت ہے یا نہیں؟ یا تجدیدِ نکاح کی بھی ضرورت پڑے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی صورت میں تجدیدِ ایمان ونکاح کی ضرورت نہیں[1]، توبہ واستغفار کرتا رہے کیونکہ اس کا مقصد فرضیتِ نماز سے انکار نہیں بلکہ اس وقت اٹھنے سے انکار ہے یعنی کچھ دیر میں نیند پوری ہونے پر پڑھوں گا[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۶/۸۹ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲...... (عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲، مطبوعہ کوئٹہ پاکستان، قبیل الباب العاشر فی البغاة، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت، الدر المختار مع الشامی زکریا ص: ۶/۳۹۰، باب المرتد، مطلب جملة من لا يقتل اذا ارتد.

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱ ثم ان كانت نية القائل الوجه الذی يمنع التكفير فهو مسلم (عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۸۳، قبيل الباب العاشر فی البغاة. تاتارخانیه کراچی ص: ۵/۴۵۸، فصل فی اجراء كلمة الكفر.

۲ قول الرجل لا اصلی يحتمل اربعة اوجه احدها لا اصلی لانی صليت والثانی لااصلی بامرک فقد امرنی بها هو خير منک والثالث لا اصلی فسقا مجانة فهٰذه الثلاث ليست بكفر الخ، عالمگیری ص ۲۶۸ ج ۲، الباب التاسع فی احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالصلوة والصوم الخ، مطبوعه کوئٹہ پاکستان، المحيط البرهانی ص: ۷/۴۱۴، الفصل الثانی والاربعون، فی مسائل المرتدين، نوع آخر فيما يتعلق بالصلوة الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل. مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۸، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت.

تارکِ صلوٰۃ کا حکم

سوال:-تارک الصلوٰۃ عمداً یا استخفافاً کی عورت مطلقہ ہوجاتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

تارک الصلوٰۃ عمداً فاسق وفاجر ہے[۱]، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کافر نہیں اور تارک الصلوٰۃ استخفافاً کافر ہے[۲] نماز تو فرض عین اورام العبادات ہے اگر کسی فعل مسنون کی بھی من حیث السنۃ اہانت کرے تو کافر ہوجاتا ہے اوراس کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے اور تجدید نکاح اور تجدید ایمان نہ کرے تو آئندہ کو اولاد حرامی ہوگی[۳]

لوقال لا خر اقلم الاظفار فانه سنة النبی علیه الصلوٰة والسلام فقال الرجل لا افعل ذٰلک وان کان سنة یکفر الی ان قال لانه استخف بالسنة

---

[۱] وتاركها عمداً مجانة ای تكاسلاً فاسق. درمختار برحاشيه شامی نعمانيه، ج ۱/ ص ۲۳۵/ كتاب الصلوٰة، سكب الانهر على مجمع الانهر ص: ۱۰۳/۱، كتاب الصلاة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، طحطاوی على المراقی مصری ص: ۱۳۹، كتاب الصلاة.

[۲] من قال لا اصلی جحودا او استخفافا او على انه لم يومر او ليس بواجب فلا شک انه كفر فی الكل، (شرح فقه اكبر ص: ۲۰۹، يقول صاحب الطعام لمن حضر بسم الله، مطبوعه مجتبائی دهلی.

[۳] ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولاد زنا، (الدرالمختار على الشامی زكريا ص: ۳۹۰/۶، باب المرتد، مطلب جملة من لا يقتل اذا ارتد، المحيط البرهانی ص: ۳۹۹/۷، النوع الاول فی اجراء كلمة الكفر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهيل، عالمگيری كوئٹه ص: ۲۸۳/۲، قبيل الباب العاشر فی البغاة)

خلاصۃ[1] ص ۳۸۶ ج ۴، وارتد احدهما (ای الزوجین) فسخ عاجل در مختار[2] ص ۶۴۳/۲.. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ عفی عنہ

منکر نماز کا حکم

سوال:- زید اس شخص کے جواب میں جو اسکو کہتا ہے کہ نماز پڑھ کیوں کہ خدا اور رسول ﷺ کا حکم ہے وہ کہتا ہے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے ہم نہیں جانتے کہ کون خدا کون رسول دنیا تو ایک سائنس ہے جس میں چیزیں پیدا ہوتی ہیں اور جاتی رہتی ہیں نماز نہیں پڑھتا اور نہ روزہ رکھتا، داڑھی منڈاتا ہے شراب پیتا ہے ہندہ (اس کی زوجہ) جو مسلمان صوم وصلوٰۃ کی پابند ہے اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسے الفاظ کہنا سخت گناہ ہے فقہاء نے ایسے الفاظ کہنے والے کی تکفیر کی ہے نیز یہ عقیدہ مسلمانوں کا نہیں بلکہ کفار ودہریوں کا عقیدہ ہے لہٰذا زید کو بہت جلد صدق دل سے توبہ کرنا ضروری اور فرض ہے اور تجدید نکاح بھی کرنی چاہئے۔ فی[3] البحر ص۱۲۲ ج ۵، ویکون

---

[1] خلاصة الفتاوی ص: ۴/۳۸۶، كتاب الفاظ الكفر، الجنس الثالث فيما يقال فی الانبياء، مطبوعه نول كشور لكهنئو، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، المحيط البرهانی ص: ۷/۴۱۰، نوع آخر فيما يعود الی الانبياء، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهيل)

[2] الدر المختار علی الشامی زكريا ص: ۴/۳۶۶، باب نكاح الكافر، مجمع الانهر ص: ۱/۵۴۶، باب نكاح الكافر، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

[3] البحر الرائق كوئٹه ص: ۵/۱۲۲، باب احكام المرتدين، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۸، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت. تاتارخانيه كراچی ص: ۵/۴۹۳، فصل فيما يتعلق بالصلوة والزكوة الخ.

الکفر بقول المریض لا اصلی ابداً جواباً لمن قال له صل وقیل لا وکذا قوله لا اصلی حین امربها وقیل انما یکفر اذا قصد نفی الوجوب وفیه وبترک الصلوٰة متعمداً غیرناو للقضاء وغیر خائف من العقاب وفی العالمگیریة[1] ما کان فی کونه کفرا اختلاف فان قائله یومر بتجدید النکاح و بالتوبة والرجوع عن ذٰلک بطریق الاحتیاط. فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳/۸/۵۲ھ

صحیح: عبد اللطیف، ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۴/ شعبان ۵۲ھ

کیا نماز دل ہی دل میں اللہ کو یاد کرنا ہے

سوال:- خلاصۂ سوال یہ ہے کہ ہمارے گاؤں میں ایک مرشد صاحب رہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نماز کیا ہے؟ جو آدمی دن رات محنت مزدوری کرتا ہے اور دل ہی دل میں اللہ کو یاد کرتا ہے کیا یہ نماز نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے مجھ سے قبر پر سجدہ کرایا میں قسم کھاتا ہوں کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اندر ہی اندر اللہ سے ڈرتا رہا اپنی غلطی سے بے حد نادم ہوں یہ شخص کوئی عالم وفاضل نہیں ہیں بلکہ پہلے زندگی ایک فلمی ہیرو کی طرح گزاری اور اب پیر بن گئے ہیں حضرت والا مجھے سچی توبہ کا راستہ بتلا دیجئے تاکہ گمراہی سے بچوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جن مرشد کے آپ نے حالات لکھے ہیں وہ ہدایت کے مرشد نہیں بلکہ ضلالت کے

---

[1] (عالمگیری ص: ۲۸۳، ج: ۲، قبیل الباب العاشر فی البغاة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص: ۶/۳۹۰، باب المرتد، مطلب جملة من لا یقتل.

مرشد ہیں، یعنی ہدایت کے راستہ سے ہٹا کر گمراہ کرنے والے ہیں، ان کا کام جنت کے راستہ پر چلانا نہیں، بلکہ دوزخ کے راستہ پر چلانا ہے، آپ کے استاذ نے قبر پر سجدہ وطواف وغیرہ کیا تو وہ بھی غلط طریقہ اختیار کیا، تعلیماتِ اسلام کے خلاف کیا[۱] ان کی نیت کا حال ہم نہیں جانتے، صراحۃً یہ ضرور شرک ہے[۲]، دوسرے دیکھنے والے بھی اس سے گمراہ ہوں گے، آپ نے بھی سخت غلطی کی، معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، **لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق**[۳]. آپ اپنی نیت کی وجہ سے شرکِ حقیقی سے اگرچہ بچ گئے، لیکن قبر کو سجدہ کرنا بھی صورۃً شرک ہوا، دیکھنے والوں نے بھی یہی سمجھا کہ آپ نے قبر کو سجدہ کیا ہے، مٹی پر مصلّی بچھا کر خدا کو سجدہ نہیں کیا، نہ اس مقصد کیلئے ان گمراہ مرشد نے آپ کو سجدہ کرنے کے لئے کہا تھا، بہر حال سخت معصیت کا صدور ہوا، سچے دل سے توبہ کیجئے، استغفار پڑھئے، اور صاف صاف کہہ دیجئے کہ میں نے قبر کو سجدہ نہیں کیا نہ قبر کو سجدہ کرنا جائز سمجھتا ہوں، بلکہ قبر کو سجدہ کرنا معصیت اور شرک سمجھتا ہوں گمراہ مرشد کے کہنے سے جو صورت پیش آئی اس سے توبہ کرتا ہوں توبہ کی تکمیل کیلئے کچھ صدقہ بھی دیجئے کچھ روزے بھی رکھ لیجئے تا کہ آئندہ ایسی حرکت کی جرأت نہ ہو سچی توبہ سے اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑے گناہ معاف فرما دیتے ہیں **لقوله تعالیٰ**

---

۱ لایجوز ما یفعله الجهال بقبور الاولیاء والشهداء من السجود والطواف حولها الخ (التفسیر المظهری ص۶۵ ج۲، سورۂ آل عمران تحت آیت:۶۴، مکتبه رشیدیه کوئٹه پاکستان.

۲ العوام والجهلة من اهل الزمان .... یذهبون الی القبور والآثار ویرتکبون انواعاً من الشرک (الفوز الکبیر ملخصاًص ۲۴، نموذج المشرکین، مکتبه حجاز دیوبند.

۳ عن النواس بن سمعان مرفوعاً......رواه فی شرح السُنَّةِ (مشکوٰة المصابیح ص ۳۲۱ ج۲، کتاب الامارة والقضاء، الفصل الثانی، مطبع یاسر ندیم دیوبند)

ترجمه:......اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

اِنّیِ لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ الآیۃ[۱] امید ہے کہ اسکو بھی معاف فرمائینگے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۱۸/۹۰ھ

منکر نماز جنازہ

سوال:- ایک شخص نے اپنی تمام زندگی سرنگوں نہیں کیا یعنی لڑکپن سے لیکر حالت پیری تک نماز نہیں پڑھی اس کی موت آنے کے ایک سال قبل کسی شخص نے اس کو برائے نماز تلقین کی اسکے جواب میں شخص مذکور نے یہ کہا تھا کہ ہمیں نماز کیلئے ہدایت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ ہم نہیں پڑھتے اور نماز (عیاذاً باللہ) کوئی چیز نہیں ہے تو آیا یہ کفر حکمی ہے یا حقیقی؟ اگر اس کے کفر کی بناء پر کسی نے نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی تو آیا اس کے اوپر شریعت کیا کہتی ہے؟ اگر یہ کفر حکمی ہے تو ''مَنْ تَرَکَ الصَّلوٰۃَ مُتَعَمِّداً فَجزَاءُ ہٗ جَھَنَّمَ، مَنْ تَرَکَ الصَّلوٰۃَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ کَفَرَ'' ان دونوں حدیثوں کی کیا مراد ہے؟ اور تیسری حدیث اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ الخ اسکی کیا مراد ہے؟ اس شخص نے ایک سال پورا ہونے پر انتقال کیا مگر نہ اس نے توبہ کی اور نہ نماز پڑھی تو اس قسم کے آدمی کو مسلمان کہلوانا کیسا ہے؟ اور اگر کسی نے ضداً اسکی نماز جنازہ پڑھا دی تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟ مرض وغیرہ کچھ نہیں صحیح سالم بالکل تندرست تھا عمر تقریباً سو سال کی ہوئی تھی اور کوئی وجہ نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

نماز فرض عین ہے جو شخص اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے اور تارک فاسق ہے اگر مقتدا شخص مذکور کی نماز جنازہ نہ پڑھے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو تو شرعاً وہ قابل ملامت نہیں لیکن تکفیر مسلم میں جلدی نہیں کرنا چاہئے جب تک اس کے کلام کیلئے صحیح محمل نکل سکے

---

[۱] سورۃ طٰہٰ الآیۃ ۸۲.

جانبِ کفر کو اختیار نہیں کرنا چاہئے۔

”ھی فرض عین علی کل مکلف ویکفر جاحدھا لثبوتھا بدلیل قطعی وتارکھا عمداً مجانۃ ای تکاسلاً فاسق اھ در مختار[1]۔

لو قال لمریض صل فقال واللّٰہ لا اصلی ابداً ولم یصل حتی مات یکفر وقول الرجل لا اصلی یحتمل اربعۃ اوجہ احدھا لا اصلی لانی صلیت والثانی لا اصلی بامرک فقد امرنی بھا من ھو خیر منک والثالث لا اصلی فسقاً مجانۃً فھٰذہ الثلاثۃ لیست بکفر والرابع لا اصلی اذ لیس یجب علی الصلوٰۃ ولم او مر بھا یکفر ولو اطلق وقال لا اصلی لا یکفر لاحتمال ھٰذہ الوجوہ اھ عالمگیری[2]۔ اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر ووجہ واحد یمنع فعلی المفتی ان یمیل الی ذالک الوجہ کذا فی الخلاصۃ وفی البزازیۃ الا اذا صرح بارادۃ توجب الکفر فلا ینفعہ التاویل حینئذ کذا فی البحر الرائق ثم ان کان نیۃ القائل الوجہ الذی یوجب التکفیر لا تنفعہ فتوی المفتی ویؤمر بالتوبۃ والرجوع عن ذالک وبتجدید النکاح بینہ و بین امرأتہ کذا فی المحیط اھ ہندیہ[3]۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۳؍ربیع الثانی ۶۷ھ

---

[1] (درمختار علی ھامش الشامی ص ۳۵۱-۱/۳۵۲، کراچی پاکستان، اول کتاب الصلاۃ، عنایۃ علی فتح القدیر ص:۱/۲۱۷، کتاب الصلوۃ، مطبوعہ دارالفکر بیروت.

[2] (عالمگیری ص ۲۶۸ ج۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منھا ما یتعلق بالصلوۃ والصوم الخ، مکتبہ کوئٹہ پاکستان، مجمع الانھر ص:۲/۵۰۸، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت. المحیط البرھانی ص:۴۱۳، ۷/۴۱۴، الفصل الثانی والاربعون فی مسائل المرتدین، نوع آخر فیما یتعلق بالصلوۃ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل. (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نماز کے عبادت ہونے سے انکار کا حکم

سوال:- مولانا بی اے منشی فاضل صاحب فرماتے ہیں نماز عبادت نہیں اگر نماز عبادت نہیں تو آپ صاحبان تحریر فرماویں تو کیا عبادت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

نماز بہت بڑی عبادت بلکہ ام العبادات ہے، اسلام کی بنیاد جن پانچ ارکان پر ہے ان میں سے نماز بہت بڑا رکن ہے۔

"عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. مشكوٰة شريف ص ۱۲[۱]"

وفي حديث طويل عن معاذ رضي الله عنه ثُمَّ قَالَ اَلاَ اَدُلُّكَ برأس الاَمْرِ وَعَمودِهِ وَذُرْوَةِ سِنَامِه قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰه قَالَ رَأسُ الْاَمْرِ الاِسْلاَمُ وَعَمُودُهُ اَلصَّلٰوةُ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] (عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲، قبیل الباب العاشر فی البغاۃ، مکتبہ کوئٹہ پاکستان، تاتارخانیہ کراچی ص: ۴۵۸، ۵/۴۶۱، کتاب احکام المرتدین، فصل فی اجراء کلمۃ الکفر، المحیط البرہانی ص: ۷/۳۹۷، الفصل الثانی والاربعون فی مسائل المرتدین، النوع الاول فی اجراء کلمۃ الکفر الخ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] مشکوۃ شریف ص: ۱۲، کتاب الایمان، الفصل الاول، بخاری شریف ص: ۱/۶، کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس، مسلم شریف ص: ۱/۳۲، کتاب الایمان، باب ارکان الاسلام الخ، مطبوعہ رشیدیہ دھلی...

ترجمہ:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔

وَذُروۃُ سِنَامِہِ اَلْجِھَاد. الخ مشکوٰۃ شریف ص ۱۴[1]

نماز کی فرضیت نصِ قطعی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اسکے ساتھ استہزا کفر ہے اس کا تارک فاسق ہے[2] فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

جواب صحیح ہے: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف ۱۶ / محرم ۵۶ھ

غیبت کے غیبت ہونے سے انکار

سوال:- ایک نائی غیبت کر رہا تھا اس کو منع کیا گیا اس نے کہا یہ غیبت نہیں ہے یہ باتیں اس میں موجود ہیں اس کو سمجھایا گیا کہ موجود ہے تو غیبت ہے نہ ہوتی تو تہمت ہے آیا یہ شخص توبہ کرلے اور پھر سے اپنی بیوی سے نکاح پڑھوائے یا ضرورت نہیں ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ردالمحتار میں علامہ شامی نے ایسے شخص پر بہت سخت حکم لکھا ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ

---

[1] مشکوۃ شریف ص: ۱۴، کتاب الایمان، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

ترجمہ:- حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں دین کی بنیاد اور اس کے ستون اور اس کے کوہان کی بلندی پر تیری رہنمائی نہ کروں میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا دین کی بنیاد اسلام اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے۔

[2] ھی فرض عین علی کل مکلف ویکفر جاحدھا لثبوتھا بدلیل قطعی وتارکھا عمداً مجانۃ ای تکاسلا فاسق (درمختار علی ھامش الشامی ص ۳۵۱-۳۵۲ ج ۱، اول کتاب الصلاۃ، مطبوعہ کراچی پاکستان، مجمع الانھر ص: ۱۰۳/۱، کتاب الصلوۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت. عنایہ علی فتح القدیر ص: ۲۱۷/۱، کتاب الصلوۃ، مطبوعہ دار الفکر بیروت.

اس کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا امر کیا جائے[۱] بہتر یہ ہے کہ اس نائی کو بزرگ عالم کی طرف متوجہ کیا جائے[۲] کہ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرے ان کی صحبت ونصیحت سے امید ہے کہ اصلاح ہوگی محض فتوی سے اصلاح کی توقع اس وقت ہے جبکہ قلب میں تقویٰ اور خشیت ہو اور تقویٰ بزرگوں کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے جب احکامِ شرع کا احترام دل میں پیدا ہو جائے تو فتویٰ کا بھی اثر ہوتا ہے غیبت کا مرض تو بہت عام ہے نائی کی کیا خصوصیت ہے اسمیں تو پڑھے لکھے اونچے لوگ بھی بکثرت مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ بھی رحم فرمائے آمین۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹۴/۱/۸ھ

کسی پر الزام لگا کر انکار کرنا

سوال: - ایک قاضی جو سرکاری مدرس بھی ہے، چند آدمیوں کی موجودگی میں شہر کے ذمہ دار حضرات پر اپنا اپنا تبادلہ کرانے کا جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگا کر قوم میں نفاق پیدا کرتا ہے، لیکن بوقت صفائی انہیں آدمیوں کی موجودگی میں جن سے اس نے یہ بات کہی تھی، حلف کی رو سے انکار کر دیتا ہے، دوسری طرف وہ چار پانچ مسلمان بھی حلف اٹھا کر بیان کرتے

---

[۱] الغيبة على اربعة اوجه في وجه هي كفر بان قيل له لا تغتب فيقول ليس هذا غيبةً لانى صادق فيه فقد استحل ما حرم بالادلة القطعية وهو كفر (شامى ص ۴۰۹ ج۶، باب البيع، كتاب الحظر والاباحة، مطبوعه كراچى، تنبيه الغافلين للفقيه ابى الليث ص: ۹۳، باب الغيبة، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[۲] خالطوهم اى مع الصادقين لتكونوا مثلهم فكل قرين بالمقارن يقتدى (روح المعانى ص ۵۶ ج ۱۱، مطبوعه مصطفائيه ديوبند، معارف القرآن ص ۴۸۵ ج ۴، پاره گياره سورهٔ توبه ركوع ۳/

ہیں کہ قاضی نے الگ الگ اوقات میں اور الگ الگ نشستوں میں یہ بات ایسے کہی ہے، اس صورت میں شرعی نقطۂ نظر سے کس کی بات بھروسہ کے قابل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی غلط خبر یا غلط گمان کی وجہ سے بلا تحقیق الزام لگانا فتنہ کا باعث ہوتا ہے، اس لئے اسکی صفائی اور تحقیق لازم ہے، جسکے متعلق غلط بات کہی ہو، اس سے صفائی کر لی جائے، کہ فلاں وجہ سے اسکی نوبت آئی ہے، اب معلوم ہوا کہ وہ بات غلط تھی، اسلئے معذرت خواہ ہوں جھوٹ بولنا، جھوٹا حلف اٹھانا اتنا سخت گناہ ہے کہ اسکو شرک کے قریب کہا گیا ہے، اس سے پورا پرہیز لازم ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱۰/۹۱ھ

احیاء موتی معجزۂ عیسیٰ علیہ السلام ہے اس کا انکار کفر ہے

سوال:- ایک امام صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضرت غوث پاک مردہ کو زندہ فرماتے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں فرماتے تھے اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

---

[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الکَبَائِرُ الاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الغَمُوس (مشکوۃ شریف، ص ۱۷/باب الکبائر، بخاری شریف س: ۸۸۴، ج ۲، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر، مطبوعہ اشرفی دیوبند، مسند احمد ص: ۲/۲۰۱، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ، مطبوعہ دارالفکر بیروت.

ترجمہ:- کبیرہ گناہوں میں سے خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا قتل کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

احیاءِ موتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے جو کہ باذنہٖ تعالیٰ تھا اور قرآن کریم میں موجود ہے اگر علم کے باوجود کوئی شخص اس کا انکار کرتا ہے جیسا کہ غلام احمد قادیانی نے انکار کیا ہے تو وہ ایمان سے خارج ہے ہرگز امامت کا اہل نہیں جب تک توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح نہ کرلے کیوں کہ قرآن پاک کی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے[1]، اُحْـیِ الْمَوْتیٰ بِاِذْنِ اللّٰہِ (الآیۃ[2]) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۴/۹۴ھ

سید ہونے کی وجہ سے حرام کو حلال سمجھنا

سوال:- ہمارے یہاں ایک سید ہے، اس نے ایک دن کہا کہ میں سید ہوں ہم شراب پیتے ہیں زنا کرتے ہیں حرام بھی ہمارے لئے جائز ہے اور ہمارے نانا یعنی حضور ﷺ ہماری شفاعت کردیں گے لہٰذا آپ کو میرے حق میں کوئی بات کہنے کی گنجائش نہیں تو کیا اس قسم کے الفاظ بولنے سے یہ آدمی کافر ہوگیا یا نہیں؟ اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

زنا اور شراب کی حرمت ضروریاتِ دین میں سے ہے اسکا انکار کرنے سے ایمان

---

[1] اذا انکر الرجل آیة من القرآن ......کفر (عالمگیری ص ۲۶۶ ج ۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بالقرآن الخ، مطبوعه کوئٹه پاکستان، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۱۱، الفصل الثانی والاربعون فی مسائل المرتدین، نوع آخر فیما یتعلق بالقرآن، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت،

[2] سورة آل عمران الآیة: ۴۹.

ترجمہ:- اور اللہ کی اجازت سے میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں،

E:\F.M.Fainal\Jild-2\Kufr Aamale-e-Kufr

سلامت نہیں رہتا **کذا فی اکفار الملحدین**[۱] اس لئے ان سید صاحب کو ایسا کہنا اپنے ایمان کو تباہ کرنا ہے سید ہونے کی حیثیت سے تو ان کو زیادہ طاعت لازم ہے حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خطاب فرمایا ہے کہ مجھ سے کچھ روپیہ پیسہ لینا ہو تو لے لو مگر اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ نبی کی بیٹی ہوں[۲] آخرت میں اپنا عمل ہی کام آئیگا پھر کسی اور کی کیا مجال ہے کہ سید ہونے پر گھمنڈ کر کے بے مہار ہو جائے، اور حرام چیزوں کو حلال سمجھنے لگے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند

حرام کو حلال سمجھنا

سوال:- ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی فعلِ حرام کو حرام سمجھ کر کرے تو کافر نہیں ہوتا اس گناہِ کبیرہ کی وجہ سے فاسق ضرور ہو جاتا ہے مگر کسی فعلِ حرام کو حلال سمجھ کر مرتکب ہو تو وہ مرتکب کافر ہے کیا ہمارا یہ عقیدہ صحیح ہے۔

---

۱ فیکفر اذا قال الخمر لیس بحرام (اکفار الملحدین ص ۵۰، تحقیق تحریم الحلال وتحلیل الحرام، مطبع سملک ڈابھیل، المحیط البرہانی ص: ۷/۴۱۹، الفصل الثانی والاربعون فی مسائل المرتدین واحکامھم، نوع آخر فیما یتعلق بالحلال والحرام، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل شرح فقہ اکبر ص: ۱۸۶، الانبیاء لا یعلمون الغیب، مطبوعہ مجتبائی دھلی.

۲ ...... عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً یَافَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِی مَا شِئْتِ مِن مَالِی لاَ اُغْنِی عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئاً (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۶۰، باب الانذار والتحذیر، الفصل الاول، مکتبہ یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص: ۲/۷۰۲، کتاب التفسیر سورۃ الشعراء، باب قولہ وانذر عشیرتک الاقربین.

ترجمہ:- اے فاطمہ بنت محمد ﷺ مانگ لے مجھ سے میرے مال میں سے جو کچھ تو چاہتی ہے میں تجھکو اللہ کی طرف سے کسی چیز کا فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

فعلِ حرام کو حرام سمجھ کر غلبۂ شہوت یا سستی وغیرہ کی وجہ سے اگر کوئی مسلمان کرے تو وہ اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک ایمان سے خارج نہیں ہوتا جب تک حکم شریعت کا استخفاف نہ پایا جائے، والکبیرة لا تخرج العبد المومن من الایمان ولا تدخله فی الکفر شرح عقائد[1] ۸۲، اگر حرام لعینہ کو جس کی حرمت قطعی ہو حلال سمجھے گا تو کافر ہو جائیگا، والاصل ان من اعتقد الحرام حلالاً فان کان حراماً لغیرہ کمال الغیر لا یکفر، وان کان لعینه فان کان دلیله قطعیا کفر والا فلا، بحر[2] ص۱۲۲ ج ۵/۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: بندہ عبدالرحمٰن غفرلہٗ صحیح: سعید احمد مدرس مظاہر علوم ۱۶ ج ۲ ۵۲ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰/ج ۲ ۵۲ھ

حرام کو حلال سمجھنا

سوال:- سائل کی منکوحہ کو زید نے اپنی خواہشات وحرام کاری کیلئے اغوا کر لیا اور سائل کے حقِ نکاح کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا نکاح باطل کر کے اپنے آپ کو مسلمان خیال کرتا ہے اور میری عورت کو جو اس پر حرام ہے حلال سمجھتا ہے، کیا ایسے شخص کی امامت، ذبح، شہادت، وغیرہ درست ہے یا نہیں؟ اور یہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہوا کہ نہیں؟ مسلمان ایسے شخص سے ترکِ موالات کریں یا نہیں اور جو شخص ایسے شخص سے ترکِ تعلق نہ کرے اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

---

[1] شرح عقائد ص: ۱۰۶، ۱۰۸، مبحث الکبیرة، مطبوعہ تھانوی دیوبند۔

[2] البحر الرائق ص: ۵/۱۲۲، باب احکام المرتدین، مطبوعہ کوئٹہ.

الجواب حامداً ومصلیاً:

جانتے بوجھتے منکوحۃ الغیر سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہے[1]، اور اس سے مباشرت کرنا زنا ہے اگر سزائے زنا کی شرائط موجود ہوں تو اس پر حد زنا جاری کی جائے[2]، فوراً دونوں میں جدائی لازم ہے جب تک جدائی کر کے سچی توبہ نہ کرے ایسے شخص کو امام ہرگز نہ بنایا جائے[3] ایسے شخص کی شہادت بھی قبول نہیں[4] مگر اس پر کفر کا حکم لگانے میں جلدی نہ کی جائے، ارتکاب حرام سے مطلقاً آدمی کافر نہیں[5] ہوتا بلکہ حرام لعینہٖ کو حلال اعتقاد کرنے سے کافر ہوتا ہے جبکہ حرمت نص قطعی سے ثابت ہو کذا فی شرح العقائد[6] وشرح الفقہ الاکبر[7] والطحطاوی علی مراقی الفلاح[8]

---

[1] لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیرہ (عالمگیری ص ۲۸۰ ج ۱ القسم السادس المحرمات التی یتعلق بها حق الغیر، قاضی خاں علی الهندیة کوئٹه ص: ۱/۳۶۶، کتاب النکاح، باب فی المحرمات، تاتارخانیه کراچی ص: ۳/۴، کتاب النکاح، الفصل الثامن فی بیان ما یجوز من الانکحة الخ.

[2] ورکنه ای الحدإقامة الامام او نائبه فی الاقامة (عالمگیری ص ۱۴۳ ج ۲، کتاب الحدود، مطبوعه کوئٹه پاکستان)

[3] لا ینبغی ان یقتدی بالفاسق وکراهة تقدیمه کراهة تحریم (شامی ملخصاً ص ۵۲۰ ج ۱، باب الامامة، طبع کراچی)

[4] لا تقبل شهادة من یاتی باباً من الکبائر التی یتعلق بها الحد (عالمگیری ص ۴۶۶، ج ۳، الفصل الثانی لاتقبل شهادته لفسقه)

[5] والکبیرة لا تخرج العبد المومن من الایمان ولا تدخله فی الکفر (شرح عقائد ص ۸۲، مبحث الکبیرة، مکتبه امدادیه دیوبند)

[6] والاستحلال ای استحلال المعصیة کفر (شرح عقائد ص ۸۳، الاستحلال کفر، مکتبه امدادیه دیوبند)

[7] (شرح فقه اکبر ص ۱۹۹، مکتبه مجتبائی دهلی)

[8] (الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۱۰، باب الحیض والنفاس الخ، مطبوعه مصر)

اگر بغیر قطعِ تعلق کے اصلاح نہ ہوسکے تو قطعِ تعلق کرایا جائے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۸۸/۵/۲۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ ۸۸/۵/۲۳ھ

حلال کو حرام سمجھنا

سوال:- ایک امام صاحب حلال کو حرام کہتے ہیں اور حرام کو بھی حلال کہتے ہیں، تو اس کی اقتداء ٹھیک ہے یا نہیں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جو شیٔ حرام لعینہ ہو اور اس کی حرمت قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت نصوص سے ثابت ہو اس کو حلال اعتقاد کرنا کفر ہے اسی طرح اس کے عکس کا حکم ہے اگر اس شیٔ کی حرمت لعینہ نہیں یا قطعی الثبوت نہیں یا قطعی الدلالت نہیں تو اس کا حلال سمجھنا کفر نہیں بلکہ فسق ہے بہر دوصورت جس امام کی یہ حالت ہو وہ امامت کے لائق نہیں[۲] اس کا امامت سے علیحدہ کرکے کسی دوسرے پابندِ شرع اور اہلِ حق کو امام مقرر کرنا چاہئے۔[۳]

---

[۱] نهى رسول اللّٰه ﷺ ايها الثلاثه) هو دليل على وجوب هجران من ظهرت معصيته فلا يسلم عليه الا ان يقلع وتظهر توبته (المفهم شرح مسلم ص۹۸ ج۷، كتاب الرقاق، باب يهجر من ظهرت معصيته الخ، مطبوعه دار ابن كثير دمشق بيروت)

[۲] لا ينبغى ان يقتدى بالفاسق ...... وكراهة تقديمه كراهة تحريم (شامى ملخصاً ص۵۶۰ ج۱، باب الامامة، مطبوعه كراچى)

[۳] والاحق بالامامة الا علم باحكام الصلوٰة فقط صحة وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة (درمختار على هامش الشامى ص۵۵۷ ج۱، باب الامامة، كراچى پاكستان)

''من اعتقد الحلال حراما او على القلب يكفر اذا كان حراماً لعينه وثبت حرمته بدليل قطعي اما اذا كان حراماً لغيره بدليل قطعي او حراما لعينه بخبرالآحاد لا يكفر اذا اعتقده حلالاً اھ طحطاوی[1] ص ۷۴،''

''من اعتقد الحرام حلالاً او على القلب يكفراما لو قال لحرام هذاحلال لترويج السلعة او بحكم الجهل لا يكون كفراً وفي الاعتقادهذا اذا كان حراماً لعينه وهو يعتقده حلالاً حتى يكون كفراً اما اذا كان حراماً لغيره فلا وفيما اذا كان حراما لعينه انما يكفر اذا كانت الحرمة ثابتة بدليل مقطوع به اما اذا كانت باخبار الآحاد فلا يكفر اھ'' (کذافی الخلاصۃ فتاویٰ[2] عالمگیری ص ۲۷۲ ج ۲)

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ ۶۱/۲/۷ ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶۱/۲/۸ ھ

ابلیس کا انکار سجدہ کرنے سے

سوال:- خداتعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا، ایک شخص کہتا ہے کہ ابلیس نے جو سجدہ نہ کیا بہت اچھا کیا، خدا نے سجدہ کا حکم دیکر غلطی کی، ایسے لوگوں کیلئے کیا حکم ہے؟

---

[1] طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۱۰، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، مطبوعه مصر)

[2] عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۷۲، الباب التاسع فی احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالحلال والحرام، مجمع الانهر ص: ۲/۵۱۱، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، خلاصة الفتاوى ص: ۴/۳۸۴، كتاب الفاظ الكفر، مطبوعه رشيديه كوئٹه، البحر الرائق كوئٹه ص: ۵/۱۲۲، باب احكام المرتدين.

الجواب حامداً ومصلیاً:

آدم علیہ السلام اور سجدہ اور ابلیس کا یہ واقعہ قرآن پاک میں مذکور ہے[۱] یہاں مقصود یہ نہیں تھا کہ آدم علیہ السلام کو معبود قرار دیا جائے[۲] کیوں کہ یہ تو شرک ہے اور شرک کی مخالفت خود اللہ پاک نے فرمائی ہے[۳] پھر اللہ پاک اس کا حکم کیوں دیتے، ابلیس کا انکار اللہ کے حکم کا انکار تھا جس کی وجہ سے وہ ملعون اور جہنمی ہوا، اللہ پاک کے متعلق غلط حکم دینے کا قول انتہائی خطرناک ہے اس سے ایمان درست نہیں[۴] رہتا عوام کو ایسے مسائل میں گفتگو کرنے کا حق ہرگز نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] واذ قلنا للملئكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس ابى واستكبر وكان من الكافرين، سورۂ بقر الآية: ۳۴.

ترجمہ:-اور جس وقت حکم دیا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدے میں گر جاؤ آدم کے سامنے سو سب سجدے میں گر پڑے بجز ابلیس کے کہ اس نے کہنا نہ مانا اور غرور میں آ گیا اور ہو گیا کافروں میں سے۔ (از بیان القرآن)

[۲] فالمسجود له يكون بالحقيقة هو الله تعالىٰ وجعل آدم قبلة تفخيماً لشانه (تفسير مظهرى ص ۵۵ ج ۱، مكتبه رشيديه كوئٹه پاكستان، روح المعانى ص: ۳۶۳/ ۱، مطبوعه دارالفكر بيروت، تفسير ابن كثير ص: ۱۱۸ / ۱، سورۂ بقره تحت آيت ۳۴، مطبوعه نزار مصطفى احمد الباز مكه مكرمه)

[۳] لا تشركوا به شيئاً (سورۂ نساء الآية ۳۶)

ترجمہ:-اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو! (بیان القرآن)

[۴] يكفر اذ وصف الله بمالا يليق به ...... اونسبه الى الجهل او العجز او النقص (عالمگيرى ملخصاً ص ۲۵۸ / ۲، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منهامايتعلق بذات الله تعالىٰ الخ، مطبوعه كوئٹه، مجمع الانهر ص: ۵۰۴/ ۲، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، تاتارخانيه كراچى ص: ۴۶۳/ ۵، فصل فيما يقال فى ذات الله تعالىٰ)

جو شخص قرآن وحدیث کو غلط بتائے اس کا حکم

سوال:- ہم لوگ تین آدمی مسجد بنانے کیلئے چندہ کی اسکیم کررہے تھے کہ ایک آدمی شراب پی کر ہمارے پاس کھڑا ہو گیا، تھوڑی دیر تک بات ہوتی رہی مگر نشہ میں اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ مسلمانوں کا قرآن وحدیث یہ سب غلط ہے۔ یہ ہندو مذہب کی توہین کرتے ہیں اس پر ہمارے یہاں ہندو مسلم جھگڑے کی نوبت بہت آگے تک پہنچ چکی، اب بتائیں کہ ہم لوگ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بات معمولی تھی حسنِ تدبیر سے ختم کی جاسکتی تھی مگر بڑھ گئی اب بہت نرمی شفقت سے اسکے ساتھ معاملہ کیا جائے کسی عالم بزرگ کے پاس کسی تدبیر سے اس کو لے جاکر فہمائش کرائی جائے کہ تمہاری زبان سے بہت سخت لفظ نکل گئے ہیں[1]، ابھی توبہ کا وقت ہے توبہ کرلو ورنہ انجام بہت سخت ہے اسکے ساتھ سختی کرنے کا نتیجہ بھی بظاہر بہت خراب ہے اسلئے کہ دوسرے لوگ اسکے ساتھ فتنہ کرنے والے موجود ہیں خدا جانے اسکا اثر کہاں تک پہنچے گا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۸/۲۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[1] اذا انکر آیة من القرآن او استخف بالقرآن او عاب شیئامن القرآن کفر (مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۶۶، الباب التاسع فی احکام المرتدین، کتاب الشفاء ص: ۲/۲۵۰، فصل فی حکم من استخف بالقرآن، مطبوعه مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت)

جو شخص قرآن وحدیث کو ناقابل عمل بتائے اس کا حکم

سوال:- ایک مسلمان کے سامنے جب خدا اور رسول اور قرآن وحدیث کا حوالہ دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ آپ تو ان سب پرانی باتوں کو لاتے ہیں یہ دور دوسرا ہے اس دور کے لئے اس دور کے لحاظ سے باتیں لایئے ایسا مسلمان قانونِ خداوند اور احادیث کی روشنی میں کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر اس کا مقصد خدانخواستہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث اس دور میں کارآمد نہیں ان کے اصول واحکام قابل عمل نہیں رہے اس سے زندگی کی اصلاح نہیں ہوسکتی تو ایسا شخص مسلمان نہیں معاذ اللہ۔ کذا فی الفتاوی عالمگیری[1]. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

حفظ قرآن کو مکروہ کہنا

سوال:- انگریز کی بادشاہی میں اگر کوئی کہہ دے کہ قرآن کا حفظ یاد کرنا مکروہ ہے شریعت کا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو مقدار نماز میں فرض ہے اس کا یاد کرنا فرض عین ہے اور تمام کا یاد کرنا فرضِ کفایہ اور سنتِ عین ہے لہٰذا جو شخص مکروہ کہتا ہے وہ جہالت اور حماقت بلکہ ضلالت میں مبتلا

---

[1] لو قیل لم لا تقرءُ القرآن فقال بیزار شدم از قرآن یکفر (عالمگیری ص۲۶۷ ج۲، مایتعلق بالقرآن، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، کوئٹہ پاکستان)

ہے[۱]،اس کو مسئلہ صحیح طور پر سمجھا دیا جائے،و فرض القراءۃ آیۃ علی المذھب وحفظھا فرض عین وحفظ جمیع القرآن فرض کفایۃ وسنۃ عین[۲](درمختار ص ۵۶ ج ۱)

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۷/۴/۶۰ھ

صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۷/ربیع الثانی ۶۰ھ

صحیح: عبداللطیف ۲۷/ربیع الثانی ۶۰ھ

ماں کو گالی اور اس کی قبر پر پیشاب

سوال:- (۱) مسمّٰی ایوب نے اپنی ماں اور بہن کو گالیاں دیں اور کہا کہ میں نہیں مانتا وہ تو میرا جوتا ہے،اور قرآن پاک اٹھا کر پھینک دیا برائے مہربانی شرعاً اس کا کوئی جرمانہ ہو تو مطلع فرمائیں۔

(۲) مسمّٰی ایوب نے اپنی والدہ کی قبر پر پیشاب کیا گالیاں دیں اور کہا کہ تو یہاں سے بہت دور چلی جا ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

---

[۱] فرض کفایہ کو مکروہ کہنا جہالت اور افترا علی اللہ ہے،و لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلٰل وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون سورۃ النحل آیت:۱۱۶، ویدخل فی ھذا کل من ابتدع بدعۃ لیس فیھا مستند شرعی او حلل شیئا مما حرم اللہ او حرم شیئا مما اباح اللہ بمجرد رأیہ وتشھیہ، (تفسیر ابن کثیر ص:۲/۹۱۵، مطبوعہ نزار مصطفی احمد الباز مکہ مکرمہ)

[۲] (در مختار علی ھامش الشامی ص۵۳۸ ج ۱، کتاب الصلوۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب فی الفرق بین فرض العین وفرض الکفایۃ، مطبوعہ کراچی پاکستان، تاتارخانیہ کراچی ص: ۵۰۰، ج: ۱، کتاب الصلوۃ، فصل آخر فی الاحکام المتعلقۃ بالقرآن وقرائتہ خارج الصلوۃ)

الجواب حامداً ومصلیاً!:

(۱) یہ واقعہ اگر اسی طرح ہے تو نہایت افسوس کی بات ہے، اس سے ایمان[۱] سلامت نہیں رہا شخص مذکور کو تجدید ایمان اور علی الاعلان توبہ واستغفار کے ساتھ تجدید نکاح بھی لازم ہے[۲]، ورنہ اس کے ساتھ سب لوگ سلام وکلام بیاہ وشادی کا تعلق ختم کر کے اس کی اصلاح کر دیں۔

(۲) یہ نہایت ہی کمینہ حرکت ہے والدہ کی شان میں کوئی شریف النسب ایسا نہیں کہہ سکتا والدہ کے انتقال کے بعد قبر پر جا کر اس طرح کہنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ دماغی توازن بھی صحیح نہیں اور غصہ سے عقل مغلوب ہو چکی ہے، تاہم اس کے غصہ کے فرو ہونے پر سمجھایا جائے کہ یہ کبیرہ گناہ ہے[۳]، ایمان والا ایسا نہیں کرتا ہے اس سے عاقبت برباد ہوتی ہے[۴]،

---

[۱] من استخف بالقرآن ...... كفر (شرح فقه اكبر ص ۲۰۵، ملخصاً، مكتبه مجتبائى دهلى، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۶۲، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالقرآن)

[۲] مايكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولاد زنا، كذا فى فصول العمادى لكن ذكر فى نور العين ويجدد بينهما النكاح ان رضيت زوجته بالعود اليه، (الدرالمختار مع الشامى زكريا ص: ۶/۳۹۰، باب المرتد، مطلب جملة لا يقتل اذا ارتد)

[۳] عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ من الكبائر شتم الرجل والديه الحديث (مشكوة شريف ص: ۴۱۹، باب البر والصلة، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کا اپنے والدین کو گالیاں دینا کبائر میں سے ہے۔

(شرح عقائد ص: ۱۰۷، مبحث الكبيرة، مطبوعه امداديه ديوبند)

[۴] عن عبدالله عمر رضى الله عنه مرفوعاً لا يدخل الجنة منان ولا عاق (رواه النسائى والدارمى مشكوٰة شريف ص ۴۲۰ ج ۲، باب البر والصلة، مطبوعه دار الكتاب ديوبند)

ترجمہ:- (اول وہلہ میں) جنت میں داخل نہیں ہوگا احسان جتانے والا اور والدین کا نافرمان۔

دنیا میں بھی تباہی آتی ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۱۱/۸۹ھ

دعا قبول نہ ہونے سے خدا کے وجود کے انکار کا حکم

سوال:- ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے اپنے کسی کام کی بہت دعا مانگی، لیکن قبولیت کا ظہور نہ دیکھ کر خدا کے وجود کا انکار کر بیٹھا نماز بھی چھوڑ دی، پھر تائب ہو کر نماز شروع کر دی تو دوبارہ نکاح کرنا پڑے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس شخص نے قبولیت کے معنی صحیح نہ سمجھنے کی بنا پر ناواقفیت سے جو اقدام کیا وہ نہایت غلط کیا[۲] اس کو لازم ہے کہ توبہ واستغفار کیساتھ ساتھ تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح بھی کرے[۳]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹/۵/۹۰ھ

---

[۱] عن ابی بکرة مرفوعاً کل الذنوب یغفر اللہ منها ماشاء الا عقوق الوالدین فانه یعجل لصاحبه فی الحیٰوة قبل الممات (مشکوٰة ص ۴۲۱، باب البر والصلة)

ترجمہ:- تمام گناہوں کو جنکو اللہ تعالیٰ چاہے گا بخشدیگا مگر والدین کی نافرمانی کہ اللہ تعالیٰ موت سے پہلے زندگی ہی میں اسکی سزا دیگا۔

[۲] المستکبر الذی لا یقر باللہ فی الظاهر کفرعون اعظم کفرا (فتاوی ابن تیمیه ص:۷/۶۳۳، کتاب الایمان الاوسط، فصل قد ذکرت فیما تقدم من القواعد.

[۳] وان کانت نیته الوجه الذی یوجب التکفیر ...... یومر بالتوبة والرجوع عن ذلک وبتجدید النکاح بینه و بین امرأته. (فتاوی عالمگیری ص:۲/۲۸۳، مطلب موجبات الکفر، قبیل الباب العاشر فی البغاة، المحیط البرهانی ص:۷/۳۹۷، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهیل)

حلال حرام مخلوط مال پر بسم اللہ

سوال: -اگر کھانے میں کم مال حرام ہواور زیادہ حلال ہوتو بسم اللہ پڑھنا کیسا ہے یا اس کا برعکس ہو؟

الجواب حامداًومصلیاً

مخلوط پر بسم اللہ پڑھنے میں مضائقہ نہیں حرام قطعی پر بسم اللہ پڑھنے کوفقہاء نے کفر لکھا ہے[1]۔فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

حرام مال سے دعوت اوراس پر بسم اللہ

سوال: -زید کو بینک کے ملازم کی دعوت پر جب یہ کہا گیا کہ بعض اہل علم ہمارے کھانے کوحرام قرار دیتے ہیں تو زید جو کہ صوفی مشہور ہے اس نے فوراً **بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شئ فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم** پڑھ کر کھانا شروع کردیااوراہل علم پر جوایسی دعوت کوناجائز قرار دیتے ہیں غلطی کاحکم جاری کردیا،توزید کا یہ قول شرعاً کیسا ہے؟اورکیااس کی تکفیر کی جاسکتی ہے یانہیں؟

---

[1] **قال بسم اللّٰه .... عند اکل الحرام المقطوع بحرمته .... کفر (بزازیه علی هامش عالمگیری ص ۳۳۹ ج۳، مع تغیر کثیر، الفصل التاسع فیما یقال فی القرآن الخ، کوئٹه پاکستان، مجمع الانهر ص:۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹه ص:۲/۲۷۳، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بالحلال، البحر الرائق کوئٹه ص:۵/۱۲۲، باب احکام المرتدین)**

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو چیز حرام محض ہو اس کی حرمت پر اجماع ہو اور اسکی حرمت ضروریات دین سے ہو اس کو حلال اعتقاد کرنا کفر ہے اور اس چیز پر بسم اللہ پڑھنے سے بھی فقہاء نے تکفیر کی ہے: من قال عند ابتداء شرب الخمر او الزنا او اکل الحرام بسم الله کفر فيه انه ينبغي ان يكون محمولاً على الحرام المحض المتفق عليه و ان يكون عالماً بنسبة التحريم اليه بان يكون حرمته مما علم من الدين بالضرورة الخ شرح فقه اكبر[1] ص: ۲۰۸.

صورت مسئولہ میں ممکن ہے کہ داعی نے زید کے سامنے حلال پیش کیا ہو مثلاً قرض لے کر، یا اس کو وراثت میں ملا ہو عموماً مقتدا کی دعوت میں اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ حلال مال سے ان کی دعوت کی جاتی ہے، اگر چہ داعی کے پاس حرام مال موجود ہو یہ بھی ممکن ہے کہ داعی کے پاس حلال وحرام دونوں قسم کا مخلوط مال ہو، اور جب زید سے کہا گیا تو اس نے اس نیت سے کہ اگر اسمیں کچھ حرام بھی ہو اللہ پاک اس کے مضر اثرات سے محفوظ رکھے۔ بسم الله الذی لا یضر الخ پڑھ کر کھانا شروع کر دیا ہو۔

اس لئے کہ اس پر کوئی قطعی دلیل نہیں ہے کہ یہ مال حرام لنفسہ تھا اور اس کی ایسی حرکت کا زید کو علم تھا اور اسنے اس پر ایسی ہی بسم اللہ پڑھی جیسے کہ کوئی زنا کے وقت بسم اللہ پڑھے نعوذ بالله منها جس سے استخفاف بالدین ہو، اس لئے تکفیر مسلم سے مهما امكن كف اللسان والقلم ضروری ہے، الكفر شیء عظيم فلا اجعل المؤمن كافراً متى وجدت رواية انه لا يكفر وفي الخلاصة وغيره اذا كان في المسئلة وجوه توجب التكفير ووجه واحد يمنع التكفير فعلى المفتى ان يميل الى الوجه الذى

---

[1] شرح فقه اكبر ص: ۲۰۸، مطبوعه رحيميه ديوبند، قبيل يقول صاحب الطعام لمن حضر بسم الله (عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۷۳، الباب التاسع في احكام المرتدين)

یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم وفی التاتارخانیة لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نهایة فی العقوبة فیستدعی نهایة فی الجنایة ومع الاحتمال لا نهایة الخ بحر[1] ص: ۱۲۴، ۱۲۵/۵، مدعو کو بھی لازم ہے کہ ایسے قول فعل سے اجتناب کرے جس سے استخفاف بالدین کا شبہ پیدا ہو کر موجب تشویش ہو[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

انکارِ مذہب

سوال:- ہمارے یہاں ایک صاحب ہیں جو معمولی اردو لکھنا پڑھنا بھی جانتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ مذہب ایک ڈھونگ ہے اور کوئی چیز نہیں اچھے اعمال پر جنت کی بشارت اور برے اعمال پر جہنم کی وعیدیں بیکار اور دل بہلانے کی باتیں ہیں غضب کی بات یہ ہے کہ جاہل مسلمان اس کے معتقد ہوتے جارہے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا عقیدہ قرآن پاک حدیث شریف اور اجماع امت سب کے خلاف ہے[3]، ایسے

---

[1]...... البحر الرائق ملخصاً ص: ۱۲۴، ۱۲۵/۵، باب احکام المرتدین، مکتبہ کوئٹہ پاکستان.

[2]...... فی هذه الآیة (لا تقولوا راعنا) دلیلان احدهما علی تجنب الالفاظ المحتملة التی فیها التعریض للتنقیص والغض (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص: ۵٦/۱، جزء: ۲، سورة البقرة آیت: ۱۰۴، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

[3]...... یکفر اذا .... انکر وعده ووعیده (عالمگیری ملخصاً ص ۲۵۸ ج ۲، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، مطبوعہ کوئٹہ پاکستان، مجمع الانهر ص: ۵۰۴/۲، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، المحیط البرهانی ص: ۳۹۹/۷، نوع فیما یقال فی ذات اللہ تعالیٰ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل)

شخص کوکسی صاحبِ نسبت جامع عالم کے پاس لے جائیں کہ وہ عالم اسکو دین واسلام کی بنیاد بتا کر مسلمان کریں اوراس کے شکوک وشبہات کا جواب دیں [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

دین کو ماننے سے انکار

سوال:-مسلمانوں کی جماعت نے متفق ہوکر کہا کہ ہم شریعت، مذہب اور دین کو نہیں مانتے اوراس جماعت میں مسلمانوں کا امامِ مسجد اور خاص وعام سب شریک ہیں تو مفتیانِ کرام دین وشرع میں اسکو کیا فرماتے ہیں جو کہ کھلم کھلا دین اور مذہب کو نہ ماننے کا اعلان کرتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

رجل قال لخصمه اذهب معی الی الشرع او قال بالفارسية بامن بشرع رو وقال خصمه پیادہ بیارتا بروم بے جبرنروم يكفر لانه عاند الشرع او قال بامن شریعت واین حیلہا سودندارد او قال پیش نہ رود اوقال مرادبوس ہست شریعت چہ کنم فهٰذا كله كفر واذا قال الرجل لغيره حكم الشرع فی هٰذه الحادثة كذا فقال ذٰلك الغير من برسم كار میکنم نہ بشرع تكفر عند بعض المشائخ اهـ فتاویٰ [2] عالمگیری ص۲۸۵ ج۲۔ جن

[1]...... اذا ارتد المسلم عن الاسلام والعياذ بالله عرض عليه الاسلام فان كانت له شبهة ابداها كشفت، عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۵۳، الباب التاسع فی احكام المرتدين، مجمع الانهر ص:۲/۴۸۷، باب المرتد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، البحر الرائق کوئٹہ ص:۵/۱۲۵، باب احكام المرتدين)

[2]...... عالمگیری ص ۲۷۱–۲۷۲ ج۲، مطبوعه کوئٹہ کتاب السير، باب احكام المرتدين، المحيط البرهانی ص: ۴۲۱، ۴۲۲/۷، الفصل الثانی والاربعون فی مسائل المرتدين واحكامه، نوع آخر فی العلم والعلماء، مطبوعه مجلس علمی ڈابھیل، بزازية علی الهندية کوئٹہ ص: ۶/۳۳۸، الثامن فی الاستخفاف بالعلم.

لوگوں نے یہ کہا کہ ہم شریعت، مذہب اور دین کو نہیں مانتے ان کو توبہ واستغفار، تجدیدِ ایمان، تجدیدِ نکاح کرنا چاہئے، ماکان فی کونه کفراً اختلاف فان قائله یومر بتجدیدالنکاح و بالتوبة والرجوع عن ذٰلک بطریق الاحتیاطاه عالمگیری[۱] ص۲۸۰ ج۲ آئندہ خیال رکھیں ایسی خطرناک بات نہ کہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۹/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جو شخص ہندو ہونے کا اقرار کرے اس کیلئے فتویٰ

سوال:- زید جس کی عمر ستر اسی سال ہے۔ ایک معمولی سی بات پر جو کہ مابین تکرار تھی وہ یہ کہ کرایہ برابر درگاہ میں رہنے والے دیتے ہیں اور اس نے دو آدمیوں پر نوٹس دیا ہے کہ مجھ کو ان دونوں نے چار سال سے کرایہ نہیں دیا ہے اس پر محمد علی نے کہا کہ کرایہ دار کہتے ہیں کہ ہم قرآن شریف کی قسم کھلائیں گے تو وہ کہنے لگا کہ قسم نہیں میں تو قرآن پر چوتڑ رکھ کر بیٹھ جاؤں گا لیٹ جاؤں گا اور جوتوں کے ساتھ قرآن پاک پر کھڑا ہو کر قسم کھاؤں گا کہ کرایہ مجھے آج تک نہیں دیا اس موقعہ پر جو مسلمان تھے انہوں نے کہا کہ آپ کو ایسا نہیں کہنا چاہئے قرآن شریف کے بارے میں اس نے کہا کہ میں کیا جانوں ایمان کو اسلام کو میں تو ہندو ہوں پھر دورانِ تکرار اس نے خدا کا نام لیا تو سامعین میں سے جن کا نام محمد علی ہے کہا کہ آپکے منہ سے خدا کا نام اچھا نہیں لگتا آپ نہ لیں خدا کا نام کہا تمہارا خدا خدا ہے میرا خدا تو بت ہے میں اسی کو پوجتا ہوں پھر بارہ دن کے بعد اسی طرح قرآن شریف کے بارے میں پھر کہا اور

[۱]...... عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲، مکتبہ زکریا دیوبند، باب احکام المرتدین، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت، المحیط البرهانی ص: ۷/۳۹۹، النوع الاول فی اجراء کلمة الكفر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

مزار شریف پر سجدہ کرتا ہے دونوں وقت، اس لئے آپ حضرات کی خدمت اقدس میں یہ مضمون حاملِ رقعہ ہٰذا محمد علی کے ہاتھ ارسالِ خدمت ہے اور جن آدمیوں کے سامنے اس نے یہ کہا وہ خدا پاک کو حاضر وناظر جان کر دستخط کر رہے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسے شخص کے بارے میں فتویٰ لینا کیا کارآمد ہوگا جس کا یہ حال ہو فتویٰ اس کیلئے ہے جو اسلام اور قرآن کے احکام ماننے کیلئے آمادہ ہو اور جو شخص خود ہی اسلام اور قرآن کی شان میں ایسے الفاظ کہہ کر اسلام سے مستغنی ہو کر ہندو اور بت پرست ہونے کا اقرار کرتا ہو اس کیلئے کسی فتوے کی ضرورت نہیں وہ تو خود ہی اپنا موقف بیان کر چکا ہے، کہ وہ ہندو ہے[1]، بت کو پوجتا ہے اللہ پاک ہدایت دے اور راہِ راست پر لائے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹۰/۲/۱۳ھ

جان بچانے کے لئے کفر کا اقرار

سوال:- زید کہتا ہے کہ ایسے موقع پر جب کہ کوئی مسلمان بیچ کُفّار ومشرکین کے پھنس جائے اور جان چھڑانے کا کوئی ذریعہ نہ ہو بجز اس کے کہ وہ جھوٹ کہدے کہ میں مسلمان نہیں ہوں، جب امان کی جگہ پہونچ جائے تو اس جھوٹ سے وہ توبہ کرلے، ایسا وقتی طور پر صرف زبان سے کہد ینے سے وہ شخص گنہگار نہیں ہوگا، البتہ ایسا کہنا جان کے خوف

---

[1] مسلم قال انا ملحد یکفر (عالمگیری ص ۲۷۹ ج ۲/ مطبوعہ کوئٹہ پاکستان، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، مجمع الانہر ص: ۲/۵۱۱، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، البحر الرائق کوئٹہ ص: ۵/۱۲۳، باب احکام المرتدین)

کے وقت ہی بہتر ہے، بکر کا کہنا ہے کہ ہر حالت میں خواہ جان ہی کیوں نہ چلی جاتی ہو ایسا کہنا بالکل گناہ بلکہ کفر ہے، اس میں زید کا قول صحیح ہے یا بکر کا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

زید کا قول صحیح ہے حضرت عمار ابن یاسرؓ کا واقعہ اسکا ماخذ ہے[۱]، جس پر آیت اِلَّا مَنْ اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان[۲] نازل ہوئی تھی، ردالمحتار[۳] وغیرہ کتبِ فقہ میں بھی صراحت مذکور ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

۱...... قال البغوی قال ابن عباس رضی اللہ عنہما: نزلت ھذہ الآیۃ فی عمار بن یاسر وذلک ان المشرکین اخذوہ واباہ وامہ الی قولہ واما عمار بن یاسرؓ فانہ اعطاھم ماارادوا بلسانہ مکرھا علی ذلک اجمع العلماء علی انہ من اکرہ علی الکفر اکراھا ملجیًا یجوز لہ ان یتلفظ بمااکرہ علیہ مطمئنا قلبہ بالایمان بھذہ الآیۃ، (تفسیر مظھری ص:۳۷۶،۳۷۷/۵، تحت آیت:۱۰۶، مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص:۱۶۳، تا ص:۱۶۵/۵، مطبوعہ دارالفکر بیروت، تفسیر جامع البیان ص:۱۸۱،۱۸۲/۸، الجزء الرابع عشر، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

۲......سورۂ نحل آیت:۱۰۶، **ترجمہ** :-مگر جس شخص پر (کافروں کی طرف سے) زبردستی کیجائے (اگر تو کفر کا فلاں کام یا فلاں قول نہیں کریگا تو ہم تجھ کو قتل کردیں گے مثلاً اور حالات سے اس کا اندازہ بھی ہو کہ وہ ایسا کرسکتے ہیں) بشرطیکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو۔

۳...... ان خبیباً وعماراً ابتلیا بذالک فصبر خبیب حتی قتل فسماہ النبی ﷺ سید الشھداء واظھر عمار وکان قلبہ مطمئناً بالایمان فقال النبی ﷺ "فان عادوا فعد" ای ان عادا لکفار الی الاکراہ فعد انت الی مثل ما اتیت بہ اولا من اجراء کلمۃ الکفر علی اللسان وقلبک مُطْمئن بالایمان (شامی کراچی ص۱۳۵ ج۶، کتاب الاکراہ. مطلب بیع المکرہ فاسد وزوائدہ مضمونۃ بالتعدی، المحیط البرھانی ص:۴۳۲/۷، نوع آخر فی الاکراہ علی التلفظ بلفظ الکفر، مطبوعہ المجلس علمی ڈابھیل، عالمگیری کوئٹہ ص:۲۷۶/۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، شرح فقہ اکبر ص:۲۳۹، من تواضع الخ، منھا ما یتعلق بتلقین الکفر، مطبوعہ مجتبائی دھلی)

کسی غرض کے لئے ظاہراً کفر اختیار کرنا

سوال:۔ایک شخص نے کسی دنیاوی لالچ اور یہ سوچ کر کہ میں شادی کرنے کے بعد مسلمان ہوجاؤں گا، بظاہر اسلام چھوڑ دیا، اور پھر مہینہ دومہینہ کے بعد مع عورت کے مسلمان ہوگیا، یا ارادہ رکھتا ہے کہ اسلام چھوڑ دوں، اور مہینہ دومہینہ کے بعد مسلمان ہوجاؤں گا، اس کے لئے کیا حکم ہے؟ یہ ارادہ پختہ ہے کہ پھر میں اپنے دین میں مل جاؤں گا، دلی اسلام نہیں چھوڑتا ظاہراً کفر قبول کرتا ہے، اس کا جواب مع حوالہ کتب تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسا کرنا جرم عظیم اور کفر ہے، کیا خبر ہے کہ دوبارہ اسلام قبول کرنے سے پہلے موت آجائے، اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہنا پڑے، اور توبہ کی توفیق ہی نہ ہو، اور جو شخص ایک یوم یا ایک ساعت کے لئے کفر کا قصد کرے وہ تمام عمر کے لئے کافر ہوجاتا ہے، اور تمام عبادات باطل ہوجاتی ہیں، ''ومن قصد الكفر ساعة اويوماً فهو كافرفي جميع العمر'' بحر، ج ۱/ص ۱۲۳/ ۱ [1]

جو شخص دوسرے کو کلمہ کفریہ کی تلقین کرے وہ بھی کافر ہوجاتا ہے، ''ويكفر بتلقين كلمة الكفر يتكلم بها ولو علىٰ وجه اللعب وبامره امرأة بالارتداد لتبين من زوجها بالافتاء بذٰلک وان لم تكفر المرأةبحر [2] ج ۵/ص ۱۲۴/ وكذالوامر

[1] البحرالرائق، مطبوعه کوئٹه، ج۵/ص ۱۲۳/ باب احكام المرتدين.

[2] البحرالرائق، مطبوعه کوئٹه، ج۵/ص ۱۲۴/باب احكام المرتدين. مجمع الانهر ص ۲/۵۰۳، باب المرتد، مطبوعه دارالكت العلمية بيروت، بزازيه على الهندية كوئٹه ص ۶/۳۳۰، كتاب الفاظ تكون اسلاما او كفا او خطأ، الخامس في الاقرار بالكفر.

رجلا ان یکفر باللہ اوعزم علیٰ ان یامرہ یکفر ،شرح فقہ[۱] اکبر ،۱۸۸ /“
زبان سے قصداً کلمہ کفر کا نکالنا بھی کفر ہے، اگر چہ دل میں اسلام ہو چہ جائے کہ مہینہ دو مہینہ تک کفر میں داخل رہنا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ
معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۴/۸/۵۷ھ
الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ
صحیح عبد اللطیف ۱۵/ شعبان ۵۷ھ

کیا ہر دین حق ہے

سوال:- زید صوفی افسر پیشتر پاکستان نے تصویر کھینچنے کا آلہ کیمرہ رکھا ہے جس سے بہت سے لوگوں کا گھر اور اپنا فوٹو اور تصویروں سے بھر دیا ہے اور اپنے اختراعی ادلّہ ووساوس سے تصویروں کو مباح بنا کر مسلمانوں کو گمراہ بھی کرتا ہے اور نیز گراموفون باجہ اس کے یہاں موجود ہے جس سے عشقیہ غزلیں اور واہیات ابیات بمع اہلِ خانہ خود بھی سنتا ہے اور دوسروں کو بھی سماع کی ترغیب دیتا ہے جو زکوٰۃ کے معاملہ میں ابخل الناس ہے، ہزاروں روپئے جو کہ اس کے بنک میں جمع ہیں ان کا سود بھی کھاتا ہے اسکی بہو بیٹیاں لیڈی فیشن کی قمیص پہنتی ہیں جس سے قدمین سے اوپر کا نصف ستر غیر مستور رہتا ہے اور یہ خود ظاہر ہے کہ امراء کے اثر سے غرباء جہلاء کا متاثر ہونا لازمی ہے الا ماشاء اللہ اور اسکے بیٹے پوتے نصف سر مونڈاتے ہیں اور نیم رکھتے ہیں اور ہیٹ پتلون وغیرہ لباس مشابہ نصاریٰ پہنتے ہیں اور ایک زید کا بیٹا جس نے بی اے تعلیم انگلش کی ڈگری حاصل کی ہے وہ کہتا ہیکہ میں اسلام پر بیسیوں نکتہ چینیاں

[۱] شرح فقہ اکبر ،ص ۱۸۸/ قبیل المراد بعدم تکفیر من اهل القبلة .(مطبوعہ مجتبائی دهلی، مجمع الانهر ص ۲/۵۰۳، باب المرتد، مطبوعہ دارالکت العلمية بیروت)

کر سکتا ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ تمام مذاہب حق ہیں صرف کوئی قریب کوئی بعید راہ سے خدا تک پہونچتے ہیں زید اس فرزند کی قابلیت پر انتہائی نازاں ہے اور خود زید ساٹھ سال سے بھی زائد کا بوڑھا ہو کر اپنی سفید ڈاڑھی ہر صبح جڑ سے مونڈتا ہے، ہفتہ عشرہ میں نمازیں صرف ایک دو ہی پڑھتا ہے مگر مسلمانوں کا رہنما بننا چاہتا ہے اپنی پارٹی الگ بنانے کے واسطے مسلمانوں میں تشتت وافتراق پیدا کرتا ہے، امامِ مسجد سے اپنی حمد چاہتا ہے بغیر اس کے کوئی امام مسجد میں رہنے نہیں پاتا، اسلئے اس گستاخ کو ہر استاذ امام مسجد کی بددعا ہی نصیب ہوتی ہے، وعدہ خلافی اور جھوٹی شہادتیں اور تکبر اس کا خاصہ ہے، اور بے انصافی کا یہ عالم ہے کہ اپنی پہلی بیوی کو بے گناہ جس سے اس کا ایک پسر بھی ہے اپنے گھر سے نکال دیا نہ خرچ دیا اور نہ طلاق، تیس سال کے بعد وہ بیچاری معلقہ اپنے والدین کے یہاں سے فوت ہوگئی اور جو مبلغ شرک وبدعت کو مٹانے کی درخواست کرتے ہیں اس کا پہلا دشمن یہی ہوتا ہے، جب کسی مسئلہ کا حوالہ کتب فقہ سے دیا جائے تو فقہائے کرام کو جھوٹا کہتا ہے اور جب قرآن مجید اور حدیث شریف کا ترجمہ کر کے مطلب بتایا جائے تو اپنی ہی بات منواتا ہے تو کیا شریعتِ مطہرہ میں زید سے ترک موالات مسلمانوں کو ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً!

ایسا شخص نہایت خطرناک ہے، اہلِ اسلام کو اس سے دور رہنا لازم ہے،[۱] ورنہ اس کے زہریلے اثرات سے ایمان کا خطرہ ہے، دینِ اسلام کے علاوہ آج کوئی دین حق موجود نہیں۔ نجات صرف اسلام میں منحصر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

---

[۱]...... مجالسة اهل الكبائر لا تحل .... من خاض فى آيات الله تُرِكَتْ مجالستهٔ وهُجِرَ (تفسير الجامع لاحكام القرآن للقرطبى ص ۱۴ ج ۴، الجزء السابع، سورة الانعام، تحت آيت: ۶۸، دار الفكر)

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاٰخرة من الخاسرین[۱] اھ۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳/۴/۶۱ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور،

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/ ربیع الثانی ۶۱ھ

بھگوان سے مدد مانگنا

سوال:- ایک شخص ہیں جو صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں، ایک حلف نامہ میں انہوں نے تحریر کیا کہ بھگوان میری مدد کرے، ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا کہنے سے توبہ واستغفار کرنا چاہئے صرف خدا سے مدد مانگی جائے، بھگوان کا وہ مفہوم نہیں ہے جو خدا کا مفہوم ہے۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ، دار العلوم دیوبند ۲۴/۱/۸۸ھ

---

[۱]...... سورۂ آل عمران آیت: ۸۵، **ترجمہ**:- جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ دین اس شخص سے خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول ومنظور نہ ہوگا اور وہ شخص آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔ یعنی نجات نہ پاوے گا۔

[۲]...... **تنبیہ**:- بھگوان کا مفہوم خدا کے مفہوم سے عام تر اور فروتر ہے، بھگوان کا اطلاق کسی طرح بھی قابل تعظیم ذات پر کیا جاتا ہے، جبکہ خدا تعالیٰ کا اطلاق صرف اس ذات کے لئے خاص ہے جو تمام کمالات کو جامع ہو، اس لئے خدا تعالیٰ کے لئے بھگوان بولنا تشبہ بالمشرکین ہے جو درست نہیں۔

من تشبه بقوم فهو منهم مشکوٰة المصابیح ص ۳۷۵ ج ۲ کتاب اللباس یا سر ندیم دیوبند)

ترجمہ:- جو شخص کسی قوم کیساتھ مشابہت اختیار کرے وہ اسی قوم میں سے شمار ہوتا ہے۔

تناسخ کے قائل کا حکم

سوال:- میرا ایک دوست جو اپنا کاروبار نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہا ہے جس کی وجہ سے اسکی دماغی حالت غیر اطمینان بخش بھی نہیں کہی جاسکتی وہ اس خبط میں مبتلا ہے کہ وہ اس سے پہلے بھی پیدا ہو چکا ہے اور اس دور کے کچھ حالات بھی من گھڑت طور پر بتلاتا ہے غرض یہ کہ وہ کافی حد تک تناسخ کا قائل تھا اور ہے اور کہتا ہے کہ میری آئندہ پیدائش کتے کی شکل میں ہوگی، اب سوال یہ ہے کہ یہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو چکا یا نہیں؟ نیز اس کے ساتھ نشست و برخاست، خلط ملط مناسب ہے یا نہیں؟ وہ نماز بھی پڑھتا ہے اور مسلمان ہونے کا دعویدار بھی ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

غلط صحبت اور غلط کتابوں کے مطالعہ سے ایسا اثر پیدا ہو جاتا ہے[1]، بہتر صورت یہ ہے کہ اس سے نرمی ومحبت کا معاملہ کیا جائے حضرت نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ نیز بزرگانِ دین کے حالات وملفوظات کا مطالعہ مفید ہوگا، کسی صاحبِ نسبت بزرگ کی خدمت میں چندروز رہنے کا موقع مل جائے تو زیادہ نفع کی توقع ہے مثلاً حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب مدظلہٗ (جلال آباد ضلع مظفرنگر) ان سے اجازت لیکر وہاں کچھ وقت انکی ہدایت کے موافق

---

[1] نظرت فی الکتب التی صنفها المتقدمون فی علم التوحید فوجدت بعضها للفلاسفة مثل اسحق الکندی والاستقراری وامثالهما وذلک کله خارج عن الدین المستقیم زائغ عن الطریق القویم فلا یجوز النظر فی تلک الکتب ولا یجوز امساکها فانها مشحونة من الشرک والضلال قال ووجدت ایضا تصانیف کثیرة فی هذا الفن للمعتزلة الی قوله فلا یجوز امساک تلک الکتب والنظر فیها کی لا تحدث الشکوک ولا یتمکن الوهن فی العقائد، (عالمگیری کوئٹہ ص:۵/۳۷۷، کتاب الکراهیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات)

گزاریں، انشاء اللہ یہ پریشانی کی کیفیت دور ہوکر سکون نصیب ہوگا[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۳/۴/۹۵ھ

عیسائی کتابیں فروخت کرنا کیا کفر ہے؟

سوال:- زید ایک معزز سید خاندان کا فرد ہے، بہت دنوں سے کانگریسی لیڈر اور واعظ بھی ہے، زید کا لڑکا عمر مختلف مدارس میں قدرے عربی تعلیم حاصل کر کے عیسائی مشنری سے مشنری کی چھوٹی چھوٹی کتابیں لے کر عوام میں تقسیم کرتا رہا، کچھ دنوں بعد باضابطہ عیسائی مذہب قبول کر لیا، اس کا اعلان مستند اخباروں میں شائع ہوا، بستی کے لوگوں نے زید سے باز پُرس کی تو اس نے انکار کیا، اور کچھ دنوں بعد خود جا کر عمر کو اپنے ساتھ مکان لے آیا، عمر ایک ہفتہ کے قریب گھر پر رہا اور دو ایک دن کی نماز بھی مسجد میں پڑھی، مشنری میں داخل ہونے کی یہ تاویل کی کہ وہاں ملازمت کرتا ہے، اس کے بعد پھر واپس چلا گیا، عمر کو مشنری سے کافی ماہوار مشاہرہ ملتا ہے اور زید کو بھی اس روپیہ سے مدد ملتی ہے، باپ بیٹے میں خط و کتابت اور ترسیلِ نقد بھی جاری ہے، زید کا ذریعۂ معاش وعظ بیان کر کے نذرانہ پانا، عمر کی کمائی پادری بنکر مشنری سے مشاہرہ پانا حالتِ مذکورہ میں عام مسلمان زید کے خاندان والے زید کو مسلمان حنفی المذہب مانیں یا نہیں؟ اور اس کے ساتھ کیسا سلوک و رویّہ کریں؟ دونوں باپ بیٹے کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً!

کسی کو مسلمان یا غیر مسلم قرار دینے کا مدار اصالۃً عقائد پر ہے جس میں اسلام کے

---

[۱] تحت قوله وكونوا مع الصادقين خالطوهم لتكونوا مثلهم فكل قرين بالمقارن يقتدى (روح المعانی ص:۵۶، ج:۱۱، مکتبہ مصطفائیہ دیوبند، معارف القرآن ص:۴۷، ج:۴، تفسیر سورۂ توبہ)

بنیادی اصول موجود ہوں اس پر غیر مسلم ہونے کا حکم لگانا آسان نہیں[۱]، وعظ کہہ کر نذرانہ لینا کفر نہیں، نہ اس کی وجہ سے اسلام سے خارج ہوتا ہے عیسائیوں کے مذہب کی کتابیں فروخت کرنا جن میں اسلام کی تردید ہو نہایت قبیح اور شرعاً مذموم ہے لیکن کفر کا فتویٰ اس پر نہیں ہوسکتا جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اس شخص نے اسلام کو ترک کر دیا، اس کو غلط اور باطل سمجھ کر عیسائیت کو صحیح دین سمجھ کر قبول کر لیا ہے کسی کام کے جائز، ناجائز ہونے کا حکم اور ہے اور اس کے کفر ہونے کا حکم جداگانہ ہے، آپ نے یہاں اس کے اسلام ہی کو دریافت کیا ہے، لہٰذا آپ زید وعمر سے ان کے عقائد دریافت کر کے لکھئے، البتہ عیسائی مشنری کی کتابیں فروخت کرنا اس کو ذریعۂ معاش بنانا شرعاً درست نہیں[۱]، اس کو بند کر کے جائز ذریعۂ معاش اختیار کرنا ضروری ہے، وعظ کیلئے مستقل ملازمت کر لی جائے مثلاً ہر ہفتہ ایک یا دو مرتبہ اتنی دیر وعظ کہنا ہوگا اور اتنی تنخواہ ملے گی تو شرعاً درست ہے[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱/۹۰ھ

---

[۱]...... والذی تحرر انه لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره اختلاف ولو روایة ضعیفة الخ (شامی زکریا ص: ۶/۳۵۸، باب المرتد، مطلب مایشک انه ردة لا یحکم بها، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۵، باب احکام المرتدین)

[۱]...... ما قامت المعصیة بعینه یکره بیعه تحریماً والا فتنزیهاً (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ص ۳۹۱ ج۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، مطبوعه کراچی)

[۲]...... وبعض مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ استحسنوا الاستئجار علی تعلیم القرآن الیوم لظهور التوانی فی الامور الدینیة......وزاد بعضهم الاذان والاقامة والوعظ (شامی ملخصاً ص ۵۵ ج۶، کتاب الاجارة، مطبوعه کراچی)

غیر مذہب کی کتابیں دیکھنا اور اپنے کفر کا اقرار کرنا

سوال:- زید کسی غیر مذہب کی کتاب بوجہ استدلال یا باعتبار اعتراض کے دیکھتا ہے مگر زید کی قوم زید کو اس کتاب کے دیکھتے ہوئے دیکھتی ہے تو قوم زید سے دریافت کرتی ہے کہ تم کتاب کیوں دیکھتے ہو، زید نے وہی جواب دیا جو اوپر مذکور ہوا، مگر قوم نہیں مانتی بلکہ زید کو لعن طعن کرنا اور برا کہنا شروع کر دیتی ہے اور کہتی ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ تو کافر ہو جائیگا، خدانخواستہ، اس وجہ سے زید کو غصہ آجاتا ہے اور یہ الفاظ زبان سے نکالتا ہے غصہ کی حالت میں کہ میں تو کافر ہوں گا جو تم سے ہو کرو مگر قوم باوجود ان کلمات کے سننے کے چپ نہیں ہوئی بلکہ بار بار کہتی ہے اس پر زید کو غصہ بڑھ جاتا ہے اور اپنے کو انکے سامنے کہتا ہے کہ "میں کافر ہوں" تو اس صورت میں زید پر کیا حکم ہے اور قوم کا ان کلمات کے سننے کے باوجود تنگ کرنا جائز ہے یا ناجائز، لیکن زید یہ کتاب نعوذ باللہ کفر کی نیت سے ہرگز نہیں دیکھتا، صحیح صحیح جواب درج فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

عالم فہیم شخص کو مناظرہ کیلئے غیر مذہب کی کتب کا مطالعہ جائز ہے[1]، اگر اپنے عقائد خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور ایسے شخص کو قوم کا بار بار ایسے سخت الفاظ کہنا بہت برا اور ناجائز ہے نیز زید کا ایسا جواب دینا جو سوال میں مذکور ہے سخت خطرناک اور گناہ ہے حتی کہ بعض

[1]...... قراءة الكتب السابقة من التوراة والانجيل وامثالها يجوز للعالم لا لغيره ومثله الكتب اللتى تجمع الرطب واليابس فى الاسلاميات، (احكام القرآن لمفتى شفيعؒ ص: ۱۰۱/۳، مطبوعه ادارة القرآن، روح المعانى ص: ۱۲۶/۱۱، الجزء التاسع عشر سورة قصص تحت آيت: ۴۳، مطبوعه دار الفكر بيروت، عالمگیری کوئٹه ص: ۳۷۸/۵، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون فى المتفرقات)

فقہاء نے ایسے الفاظ بولنے والے کی تکفیر کی ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں زید کو احتیاطاً تجدیدِ ایمان اور تجدید نکاح کرنا مناسب ہے اور آئندہ ان الفاظ کے بولنے سے پختہ توبہ کرنا ضروری اور فرض ہے۔

اذا اطلق الرجل كلمة الكفر عمداً لكنه لم يعتقد الكفر قال بعض اصحابنا لا يكفر لان الكفر يتعلق بالضمير ولم يعقد الضمير على الكفر وقال بعضهم يكفر وهو الصحيح عندى لانه استخف بدينه بحر[1]، ص ۱۲۵ ج۵ عالمگیری[2] ص ۲۷۶ ج۲. ماكان فى كونه كفراً اختلاف فان قائله يؤمر بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذٰلک بطريق الاحتياط عالمگیری[3] ص ۲۸۳ ج۲.. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود حسن گنگوہی عفی عنہٗ ۵۲/۶/۲۶ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳/ رجب ۱۳۵۲ھ

اپنی بیوی کو بغیر کپڑے کے نچوانا

سوال:- ایک مجلس میں دو عالم نے وعظ کہا، پہلے عالم صاحب پردہ کے متعلق وعظ فرما کر چلے آئے، اسکے پیچھے دو شخصوں نے ان عالم صاحب کو برا بھلا کہا اور یہ بھی کہا کہ وہی پڑھ کر آیا ہے اور کوئی عالم نہیں، ہم اپنی بیوی لوگوں کے سامنے بغیر کپڑے کے نچوائیں گے، اس بات کو دوسرے عالم صاحب نے سن کر قرآن وحدیث پڑھ کر بہت سمجھایا لیکن وہ نہیں

---

[1]...... البحر الرائق كوئٹه ص: ۱۲۵/۵، باب احكام المرتدين.

[2]...... (عالمگیری ص ۲۷۶ ج ۲، كوئٹه پاكستان، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منها ما يتعلق بتلقين الكفر الخ)

[3]...... (عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲، كوئٹه پاكستان، قبيل باب البغاة)

مانے، اس پر اس عالم صاحب نے کفر کا حکم فرمایا یہ حکم صحیح ہے یا نہیں؟ اگر حکم صحیح نہ ہو تو کہنے والے پر کیا حکم ہونا چاہئے؟ مدلل فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

شریعت کا حکم معلوم ہونے پر اس طرح اس کا انکار کرنا یہ شریعت کا مقابلہ کرنا ہے، جو کہ مسلمان کا کام نہیں کافروں جیسا کام ہے، اس لئے اس معنیٰ کر اس کو کفر بھی کہنا درست ہے، کیوں کہ اس کا انجام عامۃً یہ ہوتا ہے کہ آدمی قرآن وحدیث کی بھی بے ادبی اور گستاخی کر بیٹھتا ہے اس لئے تجدیدِ ایمان اور توبہ کرالی جائے، عالمگیری[1]، بحر[2]، خانیہ[3] باب المرتد میں ایسا ہی مذکور ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۸/۲۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

خود کو غیر مسلم کہہ کر غیر مسلم لڑکی سے بطریقۂ غیر مسلم نکاح کرنا

سوال:- کسی مسلمان شخص نے کسی غیر مسلم لڑکی سے اپنے آپ کو غیر مسلم کہہ کر بطریقۂ غیر مسلم شادی کر لی سال بھر بعد اپنے آپ کو مسلمان کہا اور اس لڑکی کو بھی مسلمان بنا لیا اس آدمی کی پہلی بیوی جو مسلمان ہے کو عرصہ تین سال سے کوئی نان، نفقہ یا حقوقِ

---

[1]...... اذا قال الرجل لغیرہٖ حکم الشرع فی ھذہ الحادثة کذا فقال ذالک الغیر من برسم کارمیکنم نه بشرع یکفر عند بعض المشائخ (عالمگیری ص ۲۷۲ ج ۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطبوعه کوئٹه)

[2]...... (البحر الرائق ص ۱۲۳ ج ۵، مکتبه ماجدیه کوئٹه پاکستان، باب احکام المرتدین)

[3]...... (خانیه علی هامش عالمگیری ص ۵۷۲ ج ۳، کتاب السیر، باب مایکون کفراً من المسلم ومالا یکون)

زوجیت ادا نہیں کیا اس صورت میں زوجۂ اول کو جو مسلمان ہے طلاق پڑ گئی یا نہیں؟ وہ عدالت سے طلاق لیکر دوسری جگہ شادی کرسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

جب اسنے کہا کہ میں مسلمان نہیں ہندو ہوں تو اسکا نکاح سابقہ بیوی[۱] سے ختم ہوگیا قانونی تحفظ کیلئے عدالت سے بھی فعل مختار کا فیصلہ لیلے پھر اپنا دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۹/۱۱/۱۶ھ

افتتاحِ دوکان پرست نارائن کی پوجا

سوال:- ایک مسلمان نے اپنی دوکان کا افتتاح کیا۔ اس نے ایک پنڈت سے دوکان کے اندر وباہر ست نارائن کی پوجا کرائی، پوجا کا پرشاد بھی بانٹا گیا، اس طریقہ سے اس نے ہزاروں روپیہ خرچ کیا چند مسلمانوں نے دیکھا تو اعتراض کیا۔ تو مالکِ دوکان نے کہا کہ ہمارے یہاں جو ملازم غیر مسلم ہیں ان کی خواہش تھی کہ اس رسم افتتاح کے موقع پر ہم بھی پوجا کریں گے۔ اب اس فعل کے کرانے یا کرنے میں گناہ کبیرہ ہوا یا شرک ہوا؟

نوٹ:- پوجا کے ختم پر رنڈیوں کا ناچ گانا بھی ہوا۔

---

[۱]...... مسلم قال انا ملحد یکفر (عالمگیری ص ۲۷۹ ج ۲، مایتعلق بتلقین الکفر الخ، مکتبہ کوئٹہ پاکستان، المحیط البرھانی ص: ۷/۴۲۵، نوع آخر فی الرجل یقول لغیرہ یاکافر، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل، البحرالرائق کوئٹہ ص: ۵/۱۲۳، باب احکام المرتدین) از مرتد شدن احد الزوجین نکاح فی الحال باطل شود (مالابد منہ ص ۱۳۸، باب کلمات الکفر از فتاوائے برہانی، مجمع الانھر ص: ۱/۵۴۶، باب نکاح الکافر، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۴/۳۶۶، باب نکاح الکافر، مطلب الصبی والمجنون لیسا باھل الخ)

الجواب حامداً ومصلّیاً!

رسومِ شرکیہ کی اعانت بھی سخت گناہ ہے[۱]، جوکہ شرک کے قریب ہے رنڈیوں کا ناچ گانا بھی حرام ہے[۲]۔ ایسی چیزیں حق تعالیٰ کے غضب اور لعنت کو کھینچنے والی ہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۵/۹۶ھ

اسکول میں پوجا کیلئے چندہ دینا اور پوجا کا کھانا کھانا

سوال:- ہم لوگ ایسی جگہ کے باشندے ہیں کہ جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے، جس کے قریب تین ہائی اسکول ہیں مگر اردو کی تعلیم کسی میں نہ تھی، ہمارے جیسے جو کامیاب ہوتے ہیں ان کی ملازمت میں کچھ دشواری ہوتی ہے، اس لئے ہم لوگوں کو بہت کوشش کے بعد ایک ہائی اسکول اردو گرانٹ پرائیویٹ طریقہ سے امسال رکھا گیا ہے جس میں احقر کو اسکول کے مینیجنگ کمیٹی نے منتخب کیا ہے اور تنخواہ بھی اس وقت اس کمیٹی سے دی جاتی ہے، یہاں مسلمان بچوں کی تعداد بیس ہے اور ہندو بچوں کی تعداد تین سو تک ہے، یہاں تمام قوانین ہندوانی ہیں، جس میں تمام پوجا بھی شامل ہے، مثلاً گنیش پوجا، سرسوتی پوجا،

---

[۱]...... لا تعاونوا علی ارتکاب المنہیات (التفسیر المظهری ص ۱۹ ج۳، سورۂ مائدہ تحت آیت: ۲، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان)

[۲]...... الملاهی کلها حرام حتی التغنی بضرب القضب، (هدایه ص ۴۵۵ ج۴، کتاب الکراهیة. قبیل فصل فی اللبس، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، الدر المختار مع الشامی کراچی ص: ۳۴۸، ۶/۳۴۹، کتاب الکراهیة، قبیل فصل فی اللبس، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص: ۴/۲۲۳، کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹه ص: ۵/۳۵۱، کتاب الکراهیة، الباب السابع عشر فی الغناء واللهو)

لکھی پوجا وغیرہ کیا جاتا ہے، ہر ماسٹر مسلمان بچوں سے جبراً کہتا ہے کہ تم لوگ اس پوجا میں چندہ دو اور دینا ہوگا، جب کہ تم اس اسکول میں تعلیم پاتے ہو، تو بچے مجبور ہو کر اپنے سرپرست سے کہہ کر چندہ لاتے ہیں، ان پوجاؤں میں کچھ کھانے کی چیزیں بھی ہوتی ہیں وہ کھایا کرتے ہیں، احقر نے جب امسال یہاں ملازمت کی تو ہیڈ ماسٹر سے کہا ایسا چندہ ہمارے دھرم میں نہیں ہے، آپ کیوں بچوں سے یہ چندہ لیتے ہیں؟ تو وہ بولے کہ ہم لوگ اسکول کے قانون سے تمام سے لیتے ہیں انسے بھی لیں گے، اب جو کھانا وغیرہ ہوتا ہے اس بارے میں ان سے پوچھا تو بولے ہم لوگ یہ جو روپیہ لیتے ہیں پوجا کے نام سے، حقیقت میں یہ پوجا نہیں ہے، بلکہ ایک فشٹ کھانا مقصد ہے، اس میں پوجا سے کوئی نقص نہیں ہے اور ہم تو آپ کے بچوں کو پوجا کی ہوئی چیز نہیں دیتے ہیں، کھانے کی جو چیز پوجا نہیں ہوتی ہے اسکو دیتے ہیں، تو اس کھانے میں آپکا کیا حرج ہے؟ احقر نے کہا جب ایسا ہے تو آپ یہ فشٹ پوجا کے دوسرے دن کریں جب اس پوجا سے کوئی تعلق نہیں، وہ بولے اس میں اسکول کا نقصان ہے چھٹی زیادہ ہو جاتی ہے، پڑھائی نہیں ہوسکتی ہے اور ہم کو ضروری ہے کہ ہر پوجا میں اس دن اسکول کی چھٹی کریں تو اسی چھٹی میں یہ فشٹ کر لیتے ہیں، تاکہ اور چھٹی کی نوبت نہ آسکے، اس کے علاوہ تمام استاذوں سے ایک مدعو نوٹس لی جاتی ہے جس پر تمام اساتذہ دستخط کرتے ہیں، اگر کوئی نہ آئے تو باز پرس ہوتی ہے، نیز لڑکوں سے بھی معمولی۔ خاص کر اگر احقر نہ آئے تو زیادہ تر دُشمنی کا باعث ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے ملازمت اور گرانٹ پر نقصان آسکتا ہے، آپ سے درخواست ہے کہ کیا بچے اس حال میں چندہ دیکر کھا سکتے ہیں؟ اور احقر حتی الامکان یہ کوشش کرتا ہے کہ اس پوجا میں نہ کھائے یا نہ شریک ہو، اگر بالکل مجبور ہو کر وہ کھانا کھالیا تو امامت کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

اگر اس چیز اور کھانے کا پوجا سے کوئی تعلق نہیں تو موجودہ حالت میں کھانے کیلئے چندہ دینے اور اس کھانے کی وجہ سے کفر وشرک کا حکم نہیں ہوگا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹۲/۱۱/۱۳ھ

مشرکانہ طریقہ پر کنویں کے افتتاح میں شرکت

سوال: -ایک مسلم شخص نے کنواں کھدوانا شروع کیا، افتتاح تو دو مولوی صاحب اور ایک قاضی امام صاحب کے ہاتھوں ہوا، لیکن اس طرح چوں کہ کھودنے والے غیر مسلم تھے انہوں نے ایک پتھر کو بھیروں کے نامزد کر کے سیندور لگایا، پتھر کی پوجا کی گڑ اور چنے کا بھوگ لگایا بھیروں کی جے بولی تب پجاری نے زمین پر سات پھاوڑے مارے اس کے بعد مولویوں نے سات سات پھاوڑے مار کر کُھلا شرک کیا، اب ان لوگوں کے پیچھے نماز وغیرہ کا کیا ہوگا؟ نیز ان لوگوں نے اس کی اجرت گیارہ گیارہ روپئے بھی لئے ہیں۔

---

[1]...... لکن الاولی للمسلمین ان لا یوافقوا اهل الذمة علی مثل هذه الاحوال باظهار الفرح والمسرة فیکره للمسلم ان یهدی الیهم فی مثل هذه الدعوة لکن لا یکفر به بخلاف اهداء البیضة الی المجوس یوم النیروز حیث یکفر ومایهدی المجوس یوم النیروز من اطعمتهم الی الاشراف ومن کان لهم معرفة لایحل اخذ ذلک علی وجه الموافقة معهم وان اخذه لا علی ذلک لا بأس به والاحتراز عنه اسلم، (بزازیة علی الهندیة کوئٹه ص: ۶/۳۳۳، السادس فی التشبیه، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۲۹، نوع آخر فی الخروج الی الشدة الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، شرح فقه اکبر ص: ۲۲۹، لایحرم کل التشبیه، مطبوعه مجتبائی دهلی)

الجواب حامداً ومصلیاً!

شرک کی قباحت و مذمت تو کوئی چھپی ہوئی چیز نہیں بلکہ سب کو ہی معلوم ہے[۱]، مگر صورتِ مسئولہ میں جسنے شرک کیا ہے وہ تو ہے ہی مشرک مسلمانوں نے تو یہ کام نہیں کیا، لیکن جس مسلمان نے شرک کی اجازت دی یا اس کو پسند کیا یا ساتھ دیا اس نے بھی گناہ کا کام کیا، اگر معلوم تھا کہ یہ شرک ہے تو زیادہ خطرناک ہے،[۲] اگر یہ سمجھا کہ یہ کوئی خاص طریقہ ہے جو کنواں کھودنے کے وقت کیا جاتا ہے اور عدم واقفیت کی وجہ سے اس کو یہ دیکھتے رہے تو پھر زیادہ تشدد کی ضرورت نہیں، تاہم توبہ واستغفار پھر بھی کریں، خاص کر امام و قاضی کا بڑا منصب ہے جو جو اس میں شریک رہے سب ہی دو رکعت صلوٰۃِ توبہ پڑھ کر توبہ کرلیں، امام صاحب خود بھی توبہ کریں اور مقتدیوں کو بھی توبہ کرادیں[۳]، آئندہ ہرگز ایسے کام میں شریک نہ ہوں، نہ امام نہ مقتدی، نیز امام صاحب، مؤذن صاحب، قاضی صاحب کے حق میں یا کسی بھی مسلم کے حق میں شرک وغیرہ کا لفظ استعمال نہ کریں، اب اس قصّہ کو ہوا نہ دیں بلکہ ختم کر دیں، حق تعالیٰ سب کو صراطِ مستقیم پر چلائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۶/۳/۹۴ھ

۱...... انه من يشرک بالله فقد حرم عليه الجنة وماواه النار وما للظالمين من انصار (سورهٔ مائده آیت:۷۲. **ترجمہ**:- بے شک جو شخص اللہ تعالیٰ کے شریک قرار دیگا سواس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کردیگا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۲...... كذا (يكفر) من حسن رسوم الكفرة (البحر الرائق ص ۱۲۴ ج۵، مكتبه ماجديه كوئٹه پاكستان، كتب السير، باب احكام المرتدين، عالمگیری کوئٹہ ص:۲/۲۷۷، الباب التاسع في احكام المرتدين، منها ما يتعلق بتلقين الكفر، شرح فقه اكبر ص: ۲۲۹، لايحرم كل التشبيه، مطبوعه مجتبائی دهلی)

۳...... مافيه خلاف يومر بالاستغفار والتوبه وتجديد النكاح وظاهره انه امر احتياط، (شامی زكريا ص:۶/۳۶۷، باب المرتد، مطلب الاسلام يكون بالفعل، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

غیر اللہ کے نام پر ذبح مشرکانہ عمل ہے

سوال:- (۱) زید نے ایسے بُت اور مورتی کی منت مانی جس کو ہندو لوگ پوجتے ہیں اور ان پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ پھر چند سال کے بعد وہ اپنے لڑکے کے سر پر سے چوٹی اتروانے کیلئے ایک یا دو بکرے اسی بُت اور مورتی کے نام سے مانے پھر وہاں ایک یا دو بکرے اسی بُت کے نام ذبح کئے۔

(۲) بکرا اس بُت یا مورتی کا مانا ہوا تھا اور جہاں پر بُت اور مورتی ہے وہاں لے جا کر اپنے لڑکے کے سر پر سے چوٹی اتروا کر بغیر کسی کا نام لئے ذبح کیا اور ذبح کرتے وقت نہ اللہ کا نام لیا اور نہ کسی بُت و مورتی کا نام لیا۔

(۳) زید نے بکرا جو اسی بت اور مورتی کے نام کا مانا ہوا تھا مورتی اور بُت گاہ پر پہونچ کر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا تو کیا ان تینوں صورتوں میں بُت کے نام کی منّت ماننے سے توبہ کرنا ضروری ہے؟

(۴) اگر کسی شخص نے منّت مذکورہ بالا طریقے پر مانی اور وہ اپنے گھر پر منّت پوری کرتا ہے تو کیا اس کو توبہ کرنے کی ضرورت ہوگی؟

(۵) اگر کسی نے غیر اللہ کے نام کی منت مانی اور بے خبری کی وجہ سے کھا لیا تو کیا گنہگار ہوگا؟

(۶) اگر کسی نے یہ سمجھ کر کھا لیا کہ بھائی ناراض ہو جائے گا تو کیا فتویٰ ہے؟

(۷) زید کو معلوم ہے کہ غیر اللہ کے نام کی نذر ماننا شرک ہے اور کھانا حرام ہے، پھر وہ اپنی منت پوری کرتا ہے، تو اس کے متعلق کیا حکم ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس طرح نذر ماننا مشرکانہ طریقہ ہے جو کہ سخت معصیت ہے اور ایسا بکرا حلال نہیں، تینوں صورتوں میں حرام اور مردار ہے[1]، قرآن شریف وحدیث شریف کا جو فیصلہ ہے وہ بالکل حق ہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے، کسی کو اسکے خلاف فیصلہ دینے کا حق نہیں، مہمان کو اگر علم ہو کہ یہ کھانا غیر اللہ کے نام کا اور بُت کی نذر کا ہے تو اس کو بھی کھانا حرام ہے[2]، جو شخص بُت کی پوجا کرے وہ اسلام سے خارج ہے[3]، نہ اس کا ایمان باقی رہا نہ اس کا نکاح باقی رہا، تجدید ایمان وتجدیدِ نکاح لازم ہے[4]، شوہر نے اگر ایسا کیا ہے تو جب تک وہ تجدیدِ ایمان

---

[1]...... وكذلك حرم عليهم ما اهل به لغير الله وهو ماذبح على غير اسمه تعالىٰ من الانصاب والانداد والازلام ونحو ذلك مما كانت الجاهلية ينحرون له، (تفسير ابن كثير ص: ١/٣٠٦، مطبوعه مصطفى احمد الباز مكه مكرمه، تفسير مدارك التنزيل ص: ١/٨٩، مطبوعه دارالفكر بيروت، سورۂ بقره تحت آيت: ١٧٣، تفسير مظهرى ص: ٣/٢٠، سورۂ مائده تحت آيت: ٣، مطبوعه رشيديه كوئٹه)

[2]...... رجل اهدى الى انسان او اضافه ان كان غالب ماله من الحرام فلا ينبغى ان يقبل وياكل من طعامه مالم يخبر ان ذلك المال حلال الخ، (المحيط البرهانى ص: ٨/٧٣، كتاب الكراهية، جئنا الى فصل الدعوة، مطبوعه المجلس العلمى ڈابھیل، عالمگیری کوئٹه ص: ٥/٣٤٢، كتاب الكراهية، الباب الثانى فى الهدايا والضيافات)

[3]...... عبادة الصنم كفر (الاشباه والنظائر ص: ١٠٢، الفن الثانى، قبيل كتاب اللقيط، مطبوعه مكتبه اشاعت الاسلام دهلى)

[4]...... مايكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولاد زنا كفرا فى فصول العمادى لكن ذكر فى نور العين ويجدد بينهما النكاح ان رضيت زوجته بالعود اليه الخ، (الدرالمختار مع الشامى زكريا ص: ٦/٣٩١، باب المرتد، مطلب جملة من لا يقتل الخ، المحيط البرهانى ص: ٧/٣٩٩، النوع الاول فى اجراء كلمة الكفر، مطبوعه المجلس العلمى ڈابھیل گجرات)

وتجدیدِ نکاح نہ کرلے بیوی اس کو پاس نہ آنے دے، جب یہ نذر ماننا ہی حرام ہے شرک ہے، تو اپنے گھر پر بھی اس کو پورا کرنا ناجائز ہے، لہٰذا صورت نمبر: ۴ر کی صورت بھی پہلی صورتوں میں داخل ہے، غیر اللہ کی منّت ماننے کا مستقل گناہ ہے اور جس نے بے خبری میں ایسا کھانا کھا لیا تو اس کو توبہ واستغفار لازم ہے، کھلانے والے کو بھی سرزنش کرے اور آئندہ کو پوری احتیاط کرے، بھائی کی ناراضگی کے اندیشہ سے بھی حرام ومرُدار کھانا جائز نہیں، اللہ اور رسول کو ناراض کر کے بھائی کو راضی کرنے کا انجام خطرناک ہے[1]، غیر اللہ کی منت ماننے پر جو وعید ہے اس کا علم نہیں تھا جہالت میں منت مان لی ہے اور اب یہ علم ہوا کہ یہ حرام اور شرک ہے، ہرگز وہ منت پوری نہ کرے بلکہ اس سے توبہ کرے۔ غیر اللہ کی منت ماننا بالکل حرام ہے خواہ وہ بُت ہو یا کوئی بزرگ[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۶/۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۶/۹۲ھ

سحر سیکھنا دفعِ سحر کے لئے

سوال:- عمر نے سحر اور سفلیات کے ذریعہ زید کی جان اور مال کو ہلاکت اور مصیبت میں ڈال رکھا ہے، ایسی صورت میں زید اپنی جان ومال کی حفاظت میں سحر سیکھ کر مدافعت

---

[1]...... لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق، (مشکوۃ ص: ۳۲۱، کتاب الامارة والقضاء، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، مسند احمد ص: ۱۳۱/۱، مسند علی بن طالبؓ، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

[2]...... اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الی قولہ فھو بالا جماع باطل وحرام (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار نعمانیہ ص ۱۲۸/۲، آخر کتاب الصوم، قبیل باب الاعتکاف.

کرے یا کوئی دوسرا شخص سحر کے ذریعہ مدافعت کرے، مدافعت کے لئے سحر سیکھنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس سحر میں ایسا کوئی عمل یا اعتقاد اختیار کرنا ہوتا ہے جس سے ایمان باقی نہیں رہتا اس کا سیکھنا اور کرنا یا دوسرے سے کرانا کچھ بھی جائز نہیں۔ قَالَ الشیخ ابو منصور الماتریدی القول بان السحر کفر علی الاطلاق خطأبل یجب البحث عنه فان کان فی ذٰلک رد ما لزمه فی شرط الایمان فهو کفر وَاِلَّا فلا فلو فعل ما فیه هلاک انسان او مرضه او تفریق بینه وبین امرأته وهو غیر منکر لشئ من شرائط الایمان لایکفر لکنه یکون فاسقاًساعیاًفی الارض بالفساداه شرح فقه اکبر[1] ص۱۷۸، یکفر الساحر بتعلّمه وفعله اعتقد تحریمه اولاه در مختار..[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۹۵/۳/۲۵ھ

---

[1]...... شرح فقه اکبر ص:۱۷۸، السحر والعین حق عندنا، مطبوعه رحیمیه دیوبند، سل الحسام الهندی در مجموعه رسائل ابن عابدین ص: ۲/۳۰۲، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، مرقاة شرح مشکوة ص: ۴/۵۶، باب قتل اهل الردة الخ، مطبوعه ممبئی.

[2]...... الدر المختار علی هامش ردالمحتار ص ۲۴۴ ج۴، باب المرتد، مطلب جملة من لا تقبل توبته، مطبوعه کراچی پاکستان، سل الحسام الهندی در مجموعه رسائل ابن عابدین ص:۳۰۳، ج:۲، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور پاکستان، اعلاء السنن ص: ۵۹۹، ج:۱۲، حد الساحر ضربة بالسیف الخ، مطبوعه ادارة القرآن کراچی پاکستان، مرقاة ص:۵۶، ج:۴، باب قتل الردة الخ، مطبوعه اصح المطابع بمبئی، طیبی ص:۱۳۸، ج۷، باب قتل اهل الردة، مطبوعه زکریا دیوبند)

سحر کا حکم

سوال:-(۱) کیا مسلمان کو جادو کرنا جائز ہے؟ اور جو جادو کا عمل کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

(۲) کسی شخص کی چوری ہونے کی وجہ سے اگر کسی قسم کا عملی جادو ہو یا قرآن پاک سے ہو اپنی چیز کے ملنے کیلئے کرے تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

(۱) سحر کرنا کبیرہ گناہ ہے[1]۔ کذا فی شرح الفقه الاکبر.

(۲) آیاتِ قرآنی پڑھ کر دعا کرنا یا دوسرے سے کرانا کہ یا اللہ میری چیز مل جائے درست ہے، حدیث شریف میں بھی دعا ثابت ہے[2]، لیکن سحر کرنا درست نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

۱...... والمراد بها ای بالکبائر نحو القتل والزنی واللواطة والسرقة وقدف المحصنة والسحر الخ(شرح فقه اکبر ص ۶۸ مکتبه مجتبائی دهلی)

۲...... عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الضالة انه یقول اللّٰهم راد الضالة وهادی الضالة تهدی من الضلالة اردد علی ضالتی بقدرتک وسلطانک فانها من عطائک وفضلک مجمع الزوائد ص: ۱/۱۸۹، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا انفلتت دابته الخ مطبوعه دار الفکر بیروت.

ترجمہ:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ چیز کے بارے میں مروی ہے کہ اس کو تلاش کرنے والا کہے اے میرے پروردگار گم شدہ چیز کو لوٹانے والے اور گم شدہ چیز کو رہنمائی عطا کرنے والے گمراہی سے ہدایت عطا کر میری گم شدہ چیز کو اپنے قبضہ اور قدرت سے مجھے واپس لوٹا دے اس لئے کہ وہ تیرے فضل وکرم سے ہی تھی۔

قرآن پاک میں تحریف کرنے کا اقرار

سوال: -۲۳ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو شہر کٹک میں مناظرہ ہوا جس میں بریلی کے علماء نے ایک اشتہار نکالا جس میں قرآن پاک کی ایک آیت لکھی ہوئی تھی وہ غلط تھی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے، تو کہا کہ یہ اضافہ قرآنی ہے تحریف نہیں ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔

''**وهو الهادی الیٰ سواء السبیل ان ارید الّا الاصلاح وَمَاتوفیقی الّا باللہ**''

اب سوال یہ ہے کہ صاف تحریف کا اقرار کرنا شریعتِ مطہرہ میں کیسا ہے؟ ایسے آدمی کا ایمان رہا یا نہیں؟ جو لوگ سُن کر چُپ رہے اور اس کی تائید کی ان کا ایمان رہا یا نہیں؟ ان سے جو اولاد ہوگی وہ حلال ہوگی یا حرام؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

ایمان اور کفر دونوں اصالۃً قلبی چیزیں ہیں جن کا علم خود صاحبِ معاملہ ہی کو ہوسکتا ہے کچھ اور ایسے بھی ہیں کہ جن کو امارات قرار دیا گیا ہے کہ ان امارات پر حکم لگایا جاسکتا ہے کفر کا حکم لگانا انتہائی چیز ہے اس لئے قوی دلیل کی ضرورت ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جب کوئی شخص کسی کو کافر کہے اور وہ حقیقتاً (بدلائل شرعیہ) کافر نہ ہو تو اس کافر کہنے کا وبال اسی کی طرف لوٹتا ہے[1] جس نے کافر کہا ہے اس لئے بہت بڑی احتیاط کی ضرورت ہے آپ وہ اشتہار ارسال کریں اور جس چیز کو انہوں نے اضافہ قرار دیا ہے اس کی بھی پوری نشاندہی کریں مضمون بطور تشریح وتفصیل بھی ہوسکتا ہے جیسے کہ جلالین وغیرہ میں قرآن کریم

---

[1]...... **لا یرمی رجل رَجُلاً بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک رواه البخاری (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۱۱، ج: ۲، باب حفظ اللسان، مکتبه یاسر ندیم دیوبند. بخاری شریف ص: ۸۹۳، ج: ۲، کتاب الادب، باب ماینهی عن السباب واللعن)**

کی آیت کے ساتھ ساتھ تفسیر کا اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کو الفاظِ قرآن سے تمیز کر دیتے ہیں تاکہ اس کے متنِ قرآن ہونے کا اندیشہ نہ ہوا گر اضافہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کو متنِ قرآن قرار دیدیا تو یہ نہایت خطرناک ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

کیا کسی بات کا یقین نہ کرنا کفر ہے

سوال:- چند آدمی جمع تھے ان میں سے ایک شخص حاجی نذیر احمد عرف چھوٹک زید کی شکایت وغیبت کر رہے تھے جن باتوں کا دین سے کوئی تعلق بھی نہیں اس پر میں نے کہا کہ جب آپ کے اور زید کے درمیان کشمکش اور نزاع کے بعد صفائی ہوگئی تو اس کے خلاف غیبت اور پروپیگنڈہ کیا کرتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے اس پر حاجی نذیر احمد صاحب نے کہا کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں میں نے کہا کہ میں جھوٹ سچ نہیں جانتا جو سن رہا ہوں اس کی بنا پر کہہ رہا ہوں اس پر حاجی نذیر احمد صاحب نے کہا کہ اگر تم میری بات پر یقین نہیں کرتے تو تم کافر ہو، واضح رہے کہ ان کے جملے کو وہاں موجود پانچ لوگوں نے سنا میں اس سخت جملے پر صبر کر کے خاموش ہو گیا اور علمائے دین سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کسی شخص کا یہ درجہ ہے کہ جو شخص اس کی بات کا یقین نہ کرے تو وہ کافر ہو جائے از روئے شرع ایسا کہنے والے کا کیا درجہ ہے؟

---

[۱]...... وان من نقص منه حرفاً قاصداً لذالک او بدله بحرف آخر مكانه او زاد فيه حرفاً مما لم يشتمل عليه المصحف الذى وقع الاجماع عليه واجمع على انه ليس من القرآن عامداً لكل هٰذا. انه كافر (كتاب الشفاء ص ۲۵۱ ج ۲، فصل فى حكم من استخف بالقرآن، مطبوعه دارالفكر بيروت، تفسير كبير ص: ۱۰۰، سورة الفاتحة، المسائل الفقهية، مطبوعه دارالفكر بيروت، البحرالرائق كوئٹه ص: ۱۲۴/۵، باب احكام المرتدين)

الجواب حامداً ومصلّیاً!

اس مجلس کی یہ گفتگو نہایت خطرناک ہے فقہاء نے لکھا ہے[۱] اگر کسی شخص نے کسی کا تذکرہ برائی کے ساتھ بطور غیبت کیا اس پر کسی نے منع کیا کہ غیبت نہیں کرنا چاہئے اس کے جواب میں اس برائی کرنے والے نے کہا کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ تو سچی بات ہے جھوٹ نہیں ہے یعنی گویا کہ اس برائی کرنے کو وہ شخص جائز قرار دے رہا ہے کیوں کہ سچی بات ہے جھوٹ نہیں ہے حالانکہ برائی کی جو سچی بات کہی جائے اسی کا نام غیبت ہے قرآن کریم میں اس کو منع فرمایا گیا ہے۔ **و لا یغتب بعضکم بعضاً** (الآیۃ)[۲]

تو قرآنِ کریم میں جس چیز کو منع اور ناجائز قرار دیا گیا ہے، اس کلام میں اس کا انکار ہے یعنی کہنے والا اس کو جائز سمجھ کر کہہ رہا ہے[۳] اور پھر یہ کہنا کہ اگر تم میری بات پر یقین نہیں کرتے تو تم کافر ہو یہ بھی نہایت سخت کلمہ ہے مسلمان کے حق میں ایسی بات کہنے سے پورا پرہیز لازم ہے حدیث پاک میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر کہے اور وہ واقعۃً ایسا نہ ہو

---

[۱]...... الغیبة علی اربعة اوجه فی وجه هی کفر بان قیل له لا تغتب فیقول لیس هذا غیبة لانی صادق فیه فقد استحل ما حرم بالادلة القطعیة وهو کفر (ردالمحتار ص ۴۰۹ ج ۶، مطبوعه کراچی، شامی زکریا ص ۵۸۶ ج ۹، کتاب الحظر والاباحة. فصل فی البیع، تنبیه الغافلین ص: ۹۳، باب الغیبة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

[۲]...... سورۂ حجرات آیت: ۱۲،

ترجمہ: -اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔

[۳]...... ذکر فی الفتاوی من انه اذا اعتقد الحرام حلالا فان کانت حرمته لعینه وقد ثبت بدلیل قطعی یکفر والا فلا الخ، (شرح عقائد ص: ۱۶۷، مبحث رد النصوص کفر الخ، مطبوعه امدادیه دیوبند. البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۲، باب احکام المرتدین، عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۷۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها مایتعلق بالحلال والحرام)

تو یہ کلمہ اسی کافر کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے[1] آپ نے صبر کیا اور خاموش رہے بہت اچھا کیا اب آئندہ بھی خاموش رہیں اور صبر کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۷/۱۳۹۹ھ

مخالف اجماع کا حکم

سوال:- اجماع امت اور علماء اور ائمہ کی مخالفت کرنے والے کون لوگ ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وہ گمراہ ہے جو کفر کی سرحد پر پہونچ چکا ہے[2] کذا فی شرح العقائد[3] فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللّٰہ ولیس کذالک الاحار علیه متفق علیه (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱ ج۲، باب حفظ اللسان، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، مسلم شریف ص:۵۷/۱، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من قال لاخیه المسلم یا کافر، مطبوعه رشیدیه دهلی)

ترجمہ:- جو شخص کسی کو کافر کہکر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

[2]...... وقد صرح فی التحریر فی باب الاجماع بان منکر حکم الاجماع القطعی یکفر عند الحنیفیة، (شامی کراچی ص:۵/۲، باب الوتر، نامی ص:۲/۲، التفسیرات الاحمدیة ص۲۱۰، مطبوعه رحیمیه دیوبند، التفسیر الکبیر ص:۳/۳۰۲، مطبوعه دارالفکر بیروت، روح المعانی ص۱۴۷/۵، سورۃ النساء تحت آیت:۱۱۵، مطبوعه مصطفائی دیوبند، بیضاوی ص۲۵۳/۲)

[3]...... واما فی شرح العقائد فلم اجد فیه صریحا ولکن نقله شارحه فی النبراس واما الاجماع ففیه خلاف وتفصیل والمذکور فی الاصول الحنفیة ان الاجماع علی مراتب فالاقوی اجماع الصحابة مع تصریحهم بالحکم المجمع علیه وهو قطعی کالآیة والخبر المتواتر ویکفر منکره الخ، نبراس ص:۳۳۸، رد النصوص والاستهزا بالشریعة کفر، مطبوعه امدادیه دیوبند (ابوالقاسم ادروی)

پیر کو حاجت رَ وا سمجھنا

سوال:- ایک پیر صاحب کے انتقال کے بعد انکے ایک مرید نے یہ الفاظ کہے ہیں، اے اللہ ہم دین ودنیا کی حاجت کس سے طلب کریں جس سے ہم روحانی اور جسمانی حاجتیں طلب کرتے تھے وہ دنیا سے کوچ کر گئے، یہ الفاظ اس کی زبان پر لانا کہاں تک درست ہے؟ ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اصالۃً حاجت روا خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے، کسی اور کو حاجت روا سمجھنا تعلیمات اسلام کے خلاف ہے[1]، اللہ پاک کے علاوہ پیر وغیرہ سے حاجت طلب کرنا جائز نہیں اس مرید نے اپنے پیر کے بارے میں جو مذکورہ الفاظ کہے ہیں، ان سے ایہامِ شرک ہوتا ہے[2]، لیکن کسی مسلمان کے قول پر شرک وکفر کا حکم لگانا شریعت میں بہت بڑی ذمہ داری کی بات ہے، جب تک اس کے کلام کا صحیح محمل ذرا بھی نکل سکتا ہے (گویا تاویل سے ہی ہو) سخت حکم لگانے میں جلدی نہ کی جائے۔

---

[1]...... واللہ تعالیٰ یستجیب الدعوات ویقضی الحاجات ویملک کل شیء ولا یملکه شیء ولاغنی عن اللہ طرفة عین ومن استغنی عن اللہ طرفة عین فقد کفر، (عقیدۃ الطحاوی ص: ۱۳۴، اللہ غنی من کل شیء، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

[2]...... ان الناس قد اکثروا من دعاء غیر اللہ من الاولیاء الاحیاء منهم والاموات وغیرهم مثل یاسیدی فلان اغثنی ولیس ذلک من التوسل المباح واللائق بحال المؤمن عدم التفوه بذلک وان لایحوم حول حماه وقد عده اناس من العلماء شرکا، (روح المعانی ص: ۶/۱۲۸، سورۂ مائده تحت آیت: ۳۵، مطبوعه مصطفائیه دیوبند.
لایجوز الاستعانة باهل القبور (تنبیه المرام بحواله الجنه لاهل السنة ص ۲۸)

''وقد ذکروا ان المسئلة المتعلقة بالکفر اذا کان لها تسع وتسعون احتمالاً للکفر واحتمال وَاحد فی نفیه فالاولیٰ للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی لان الخطافی ابقاء الف کافر اهون من الخطاء فی افتاء مسلم وَاحدٍ شرح فقه اکبر ص ۱۹۹ ''[1]

یہاں اس کے کلام کا محمل یہ ہے کہ وہ خدا کو حاجت رَوا سمجھتے ہوئے اپنے پیر صاحب کو سفارشی سمجھتا تھا یعنی پیر صاحب کی سفارش اور دعا سے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) حاجتیں پوری ہوا کرتی تھیں اب پیر صاحب نہیں رہے تو کس کی سفارش سے پوری ہوگی، کوئی سفارشی ہی نہیں رہا، اس لئے نہ اس پر شرک کا حکم لگایا جائے نہ اس کو اس قسم کا عقیدہ رکھنے اور بات کہنے کی اجازت دی جائے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۴/۸۹ھ

جوشخص غیر کے سامنے سر جھکائے اور خدا کے سامنے نہ جھکائے اسکا حال

سوال:- جوشخص غیر کے سامنے سر جھکائے اور خدا کے سامنے نہ جھکائے اس کا

---

[1]...... شرح فقه اکبر ص: ۱۹۹، باب المسئلة المتعلقة بالکفر الخ، مطبوعه مجتبائی دهلی، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص: ۶/۳۶۸، باب المرتد، قبیل مطلب توبة الیاس مقبولة، المحیط البرهانی ص: ۷/۳۹۷، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعه المجلس العلمی سملک ڈابهیل.

[2]...... تحت قولة بدرویش درویشان کفربعضهم وصحح ان لاکفروهو المحرر غایة الامران لایرخص فی التکلم بامثال هذه المقالة اهـ (شامی کراچی ص ۴/۲۵۹، مطلب فی معنی درویش درویشان، باب المرتد، کتاب الجهاد)

حال اور ان کے لئے کیا حکم ہے؟ جو جانتے تو سب کچھ ہیں مگر کرتے کچھ نہیں، اور نہ ہی دوسروں کو منع کرتے ہیں، ہندو تو پیروں کو پوجتے ہیں مگر مسلمان کو معلوم ہے کہ خالق کون ہے، پھر بھی وہ دور بھاگتا ہے، خدا کے بجائے اوروں کے آگے گردن جھکاتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلّیاً!

خطاوار اور گنہگار ہیں[1]، انکو توبہ کر کے اپنا عقیدہ اور عمل درست کرنا ضروری ہے[2]، خدائے پاک سب کو توفیق دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررالعبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹۶/۲/۱۳ھ

---

[1]...... السجدة حرام لغیره سبحانه (شرح فقه اکبر ص: ۲۳۰، مطبوعه رحیمیه دیوبند، المحیط البرهانی ص: ۸/۱۱۷، کتاب الکراهیة، الفصل الثلاثون فی علاقات الملوک الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، عالمگیری کوئٹه ص: ۵/۳۶۸، کتاب الکراهیة، الباب الثامن والعشرون فی ملاقات الملوک الخ، عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۸۱، الباب التاسع فی احکام المرتدین)

[2]...... قال تعالیٰ والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا لذنوبهم، سورۂ آل عمران آیت: ۱۳۵،

ترجمہ:- اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کرگذرتے ہیں جسمیں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں، تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں۔ (از بیان القرآن)

فصل دوم

﴿کلمات کفر﴾

یہ لفظ کہنا کہ ''ہم نہیں جانتے مسئلہ کیا ہے؟''

سوال:- زید کے لڑکے کی بارات گئی عمر کے یہاں جیسا کہ رواج ہے زیورات کپڑے لڑکی کے دکھانے کا، جب دکھانے کا وقت آیا تو ایک حافظ صاحب نے منع کیا کہ یہ شریعت کے خلاف ہے، اس کے بعد ایک شخص نے یوں کہا کہ ''ارے ہم نہیں جانتے مسئلہ کیا ہے ہمیں تو کپڑا دکھاؤ'' اس پر کچھ لوگوں کو شبہ ہوا کہ مسئلہ کا انکار کرنے سے خارج از اسلام ہوجاتا ہے، لہٰذا اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا جملہ کہنا بہت سخت بات ہے، اگر خدانخواستہ یہ مطلب ہو کہ ہم شرعی احکام پر ایمان ویقین نہیں رکھتے تو ایمان کا سلامت رہنا دشوار ہے[1]، اگر یہ مطلب نہ ہوتب بھی بڑی جہالت ہے، بہرحال ایسی بات کہنے والے کو توبہ واستغفار لازم ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۷/۹۴ھ

---

[1]...... قال من شریعت چه دانم یکفر (بزازیه علی هامش عالمگیری ص۳۳۸، ج۶، مطبوعه کوئٹه پاکستان، کتاب الفاظ تکون اسلاماً او کفراً او خطأً، الباب الثامن فی الاستخفاف بالعلم، مجمع الانهر ص: ۲/۵۱۰، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، عالمیگری کوئٹه ص: ۲/۲۵۸، الباب التاسع فی احکام المرتدین.

[2]...... سئل والدی عن قائل یقول لا اقول بفتوی الائمة ولا اعمل بفتواهم ما حاله یلزمه التوبة والاستغفار (فتاوی تاتارخانیه ص ۵۰۹ ج۵، مطبع ادارة القرآن کراچی)

استنجے کے لئے ’’کلوخ لینا‘‘ اس کو سینما فلم کہنا

سوال:- اسطرح ایک شخص نے کہا، مثال کے طور پر کلوخ لینا حدیث کا حکم ہے لیکن آدھا من ایک من کا ڈھیلا مت لو اس مقدار سے زیادہ مت لیجئے، عالم صاحب نے اس طرح بولا تھا، عرض یہ ہے کہ قرآن وحدیث کی طرف مائل کرنے کیلئے بولا، سامعین میں سے ایک سامع بولا کہ سنیما ہے کہ فلم ہے۔ علماءِ کرام کو سینما فلم کہہ کر بولا، ایسے شخص کے لئے کیا فتویٰ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کلوخ کا مسئلہ اس طرح بیان کرنا درست ہے اور سینما یا فلم کہنا غلط ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے، کہنے والے نے قرآن وحدیث کو سینما وفلم نہیں کہا بلکہ کلوخ کے مسئلہ کا جو عنوان اختیار کیا گیا ہے اسکو کہا ہے، اسلئے اس کہنے والے پر کوئی ایسا سخت حکم نہیں ہوگا، جو قرآن وحدیث کی توہین کرنے والے پر ہوتا ہے[۱]، البتہ اسکو ایسا کہنے سے بھی منع کیا جائیگا[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۲۱/ ۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ // //

---

[۱]...... وقد قال الامام رحمه الله تعالىٰ لا يخرج احد من الايمان الامن الباب الذى دخل فيه والدخول بالاقرار والتصديق وهما قائمان (بزازيه على هامش عالمگيرى ص ۳۳۲ ج ۶، الباب السادس فى التشبيه، كوئٹه پاكستان)

[۲]...... فى هذه الآية (اى لا تقولوا راعنا) دليلان: احدهما على تجنب الالفاظ المحتملة التى فيها التعريض لـلتنقيص والغض (الجامع لاحكام القرآن للقرطبى ص ۵۶ ج ۲، الجزء الثانى، سورة البقرة تحت آيت: ۱۰۴، دار الفكر بيروت)

امام اور استاد کو خنزیر و منافق کہنا

سوال:- ایک شخص نے ایک عالم فاضل کو امام مسجد رکھا اور اس کے پیچھے چند سال تک نماز پڑھی ہے، نماز کے علاوہ کچھ اور وظائف کی تعلیم بھی اس سے حاصل کرتا ہے، اس شخص نے اپنے استاد کو ایک معمولی بات پر خنزیر و منافق وغیرہ کہہ ڈالا، اور امامت سے بر طرف کردیا پس ایسے شخص کے بارے میں جو اپنے استاد کو ذلیل کرتا ہے شرعاً کیا حکم ہے؟ اور باقی مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے[1]، اور منافق وغیرہ کہنا ہرگز جائز نہیں[2] خاص کر اپنے امام اور استاد کو ایسے الفاظ کہنا حد درجہ بے غیرتی اور محرومی کی دلیل ہے[3]، اس لئے واجب ہے کہ امام سے ان الفاظ کی معافی طلب کرے اور آئندہ توبہ کرے اور عہد کرے کہ کبھی ایسے الفاظ نہیں کہے گا، خاص کر اپنے استاد کی شان میں اور سب کو چاہئے کہ اسے سمجھاویں کہ تم

---

[1]...... عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ سباب المسلم فسوق الحدیث مسلم شریف ص:۵۸، ج:۱، کتاب الایمان، بیان قول النبی ﷺ سباب المسلم فسوق، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، بخاری ص:۱۲، ج:۱، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن الخ، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، (مشکوٰۃ ص ۴۱۱، ج۲، باب حفظ اللسان والغیبۃ، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند،)

[2]...... (وَلاَ تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ) قال عکرمۃ: ھو قول الرجل للرجل یا فاسق یا منافق (تفسیر مظھری ص ۵۲، ج۹، مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان، تفسیر جامع البیان ص:۱۳/۱۳۳، الجزء السادس والعشرون، مطبوعہ دارالفکر، الدرالمنثور ص:۷/۵۶۴، سورۃ حجرات، تحت آیۃ:۱۱، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

[3]...... ان طالب العلم لا ینال العلم ولا ینتفع بہ الا بتعظیم العلم واھلہ وتعظیم الاستاد وتوقیرہ (تعلیم المتعلم ص ۱۹، مطبع الرحمانیہ بمصر)

اپنے استاد سے معافی مانگ لو[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ، جامع العلوم کانپور

آلم کے شعر میں لفظ حریف کی تحقیق

سوال:- مندرجہ ذیل اشعار اور اسکا مضمون خلاف شریعت ہے یا کہ نہیں؟ جب کہ اس کے ظاہری ترجمہ سے قرآن وحدیث کی صریح مخالفت ثابت ہوتی ہے اور شعر کہنے والے کو شرعی اصطلاح میں کیا کہا جائے گا؟ چونکہ مندرجہ ذیل شعر میں آلم مظفر نگری نے خود کو روح الامین کا حریف ظاہر کیا ہے، اور وہ بھی نغمات میں، کیا روح الامین بھی ایسے نغمے پڑھتے ہیں؟ جیسے آلم مظفر نگری فرماتے ہیں۔ شعر یہ ہے: ؎

تیری شہرت الم پہونچی ہوئی ہے بام سدرہ تک
تیرے نغمے حریف روح الامیں نکلے

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایک استاد کے دو شاگرد ایک ساقی کے دو مئے نوش ایک افسر کے دو ماتحت یعنی شریک کار بھی حریف کہلاتے ہیں، اور مقابل بھی آپس میں حریف کہلاتے ہیں جیسے کہ ؎

چو با حبیب نشینی وبادہ پیمائی
بیاد آر حریفان بادہ پیمارا

اور جیسے
حریفان بادہ خوردند رفتند
تہی خمخانہ کردند ورفتند

[1] ...... واما ان كانت المظالم فى الاعراض ...... فيجب فى التوبة. ان يتحلل منهم (شرح فقه اكبر ملخصاً ص ١٩٥، بيان اقسام التوبة، مطبوعه مجتبائى دهلى، شرح نووى على هامش مسلم ص ٣٤٦، ٢/٣٥٤، باب التوبة، كتاب الذكر والدعاء، مطبوعه رشيديه دهلى، روح المعانى ص ١٥/٢٣٥، الجزء الثامن والعشرون، سورة تحريم تحت آيت: ٨، مطبوعه دارالفكر بيروت)

اور جیسے صد شکر ہے کہ ان سے ملاقات تو ہوئی
یہ اور بات ہے کہ حریفانہ ہوگئی

معنی اول کے اعتبار سے روح القدس کے سب حریف ہو سکتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ روح القدس بھی اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کے نغمۂ تسبیح میں رطب اللسان ہیں اور الم بھی نغمۂ تسبیح میں مصروف ومشغول ہیں، بام سدرہ تک تسبیح کا پہونچنا کچھ مشکل نہیں ہے، **قَالَ اللّٰہ تَعَالیٰ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ الآیۃ**[1] باقی شعرا کوایسے کلام سے احتیاط کی ضرورت ہے جس سے دوسرے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہوں[2] اور دوسرے لوگوں کو بھی کسی کلام پر کوئی سخت حکم لگانے میں جلدی نہیں ہونی چاہئے[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۲۹/۷/۸۵ھ

نور نامہ کا ایک شعر

سوال: ۔نور نامہ جمعرات کو پڑھا کرتے ہیں اس میں لکھا ہے کہ:۔

۱...... سورۂ فاطر آیت: ۱۰، **ترجمہ**:- اچھا کلام اسی تک پہونچتا ہے۔ (از بیان القرآن)

۲...... الثانية: فی هذه الآية دليلان: احدهما: على تجنب الالفاظ المحتملة التی فيها التعريض الخ، الجامع لاحكام القرآن ص ۱/۵۶، الجزء الثانی، سورة البقرة تحت آيت: ۱۰۴، مطبوعه دارر الفكر بيروت،

۳...... لا يفتی بكفر مسلم امكن حمل كلامه على محمل حسن آو كان فی كفره خلاف الخ (درمختار على الشامی زكريا ص ۶/۳۶۷، كتاب الجهاد، باب المرتد. مطلب الاسلام يكون بالفعل كالصلوة بجماعة، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت. البحر الرائق كوئٹه ص: ۵/۱۲۵، باب احكام المرتدين) ينبغی للعالم اذا رفع اليه هذا ان لا يبادر بتكفير اهل الاسلام، (البحر الرائق كوئٹه ص: ۲/۱۲۴، باب احكام المرتدين، تاتارخانيه كراچی ص: ۵/۴۵۹، فصل فی اجراء كلمة الكفر)

ع : مگراس کی اپنی سی صورت بنا......رکھااس میں وہ جو کہ قندیل تھا

سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ جسم رکھتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بجائے اس کے قرآن پاک کی تلاوت کریں، درود شریف اور استغفار پڑھا کریں، اگر سب کو سنانا مقصود ہو تو حکایات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فضائل نماز، فضائل صدقات، حیات المسلمین پڑھا کریں، اور اللہ پاک جسم سے پاک ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

شاعر امام کے بعض اشعار

سوال:- ایسے شاعر امام کے بارے میں شرع وقرآن وحدیث کی طرف سے کیا فتویٰ عائد ہوتا ہے؟ شاعر امام کی پوری نظم درج ذیل ہیں۔

کون آئے گا ثانی میرا میرے بعد — کون پہونچائے گا پیغامِ وفا میرے بعد

پھول کی طرح جس ایک شاخ پہ بیٹھا برسوں — کیوں نہ ترسے گی گلستاں کی فضا میرے بعد

ہر طرف ذکر میرا یاد میری بات میری — آج پھر زندہ ہوا نام وفا میرے بعد

ہائے وہ زینتِ محراب و مصلیٰ نہ رہا — بند منبر سے ہوئی حق کی صدا میرے بعد

آپ کے بعد تو ایک بزم سجائی میں نے — آپ کی بزم میں پھر کیسے لگا میرے بعد

اہلِ دل اپنا مقام آپ بنا لیتے ہیں — اہلِ دل ہے تو مقام اپنا بنا میرے بعد

---

[1] ولا جسم لانہ متر کب ومتحیز وذلک امارة الحدوث، شرح عقائد ص۳۷، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، شرح فقہ اکبر، ص۴۲/ مطبوعہ دیوبند، فتح الباری ج۱۵ / ص۲۹۱/ کتاب التوحید، مطبوعہ نزار مصطفی الباز مکة المکرمة.

میرا اندازِ خطابت تمہیں یاد ہے کہ نہیں سچ کہو لطف تمہیں کچھ تو ملا میرے بعد
کوئی رہزن نہ کرے راہبری کا دعویٰ قافلے والے ہوں ہوشیار ذرا میرے بعد
میری موجودگی سے وہ جو سدا جلتے ہیں حال اب ان کا کچھ تو بتا میرے بعد
چہرۂ دوست ہے اترا ہوا ایک بات بھی ہے کیوں پشیمان ہوئے اہلِ جفا میرے بعد
ان کی محفل سے بہت دور چلا آیا ہوں پھر بھی ہوگا سنا میرا گلہ میرے بعد
میں تھا موجود تو چپ سادھ لیا تھا تم نے واہ واہ بن گئے اب شعلہ نوا میرے بعد
یاد آجاؤں اگر میں تو دعا یہ دینا ساتھ آپ کے اب جاؤ خدا میرے بعد
کوئی شیخی نہیں بس یہ ہے مقامِ شاعر نہ ملے گا تمہیں پھر مثل مرا میرے بعد

الجواب حامداً ومصلیاً!

شاعری کا تقاضہ یہی ہے کہ اپنی تعریف کی جائے، اسلئے صلحاء نے شاعری کو اختیار نہیں فرمایا[۱] تاہم منقولہ اشعار میں کہیں نبوت کا دعویٰ نہیں صرف زورِ شاعری ہے جو کہ مناسب نہیں لیکن اس پر کوئی سخت حکم (کفر وغیرہ) کا نہیں لگ سکتا[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۳/۹۶ھ

---

[۱]...... قول الشافعی لولا الشعر بالعلماء یزری لکنت الیوم اشعر من لبید (روح المعانی ص ۱۵۲ ج ۱۹، سورہ شعراء تحت آیت: ۲۲۶، مکتبہ مصطفائی)

ترجمہ:-اگر شعر علماء کے لے باعث عیب نہ ہوتا تو میں لبید سے بڑا شاعر ہوتا۔

[۲]...... لا یخرج احد من الایمان الا من الباب الذی دخل فیہ (بزازیہ علی هامش عالمگیری ص ۳۳۲ ج ۶، الباب الربع فی المرتد، السادس ف التشبیہ، مکتبہ کوئٹہ پاکستان. ینبغی للعالم اذا رفع الیہ هذا ان لایبادر بتکفیر اهل الاسلام، بحرالرائق کوئٹہ ص ۱۲۴/۵، باب احکام المرتدین، تاتارخانیۃ ص ۴۵۹/۵، فصل فی اجراء کلمۃ الکفر، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی،

دعوۃ الحق کو دعوۃ الکفر کہنا

سوال: -مجلس دعوۃ الحق جو کہ مولانا حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے اوراس وقت ہردوئی میں مولانا شاہ ابرار الحق صاحب زید مجدہ دعوۃ الحق کے کاموں کو کر رہے ہیں اور اشاعتِ تعلیم وغیرہ اور جو مقاصد دعوۃ الحق کے ہیں انہیں انجام دے رہے ہیں مولانا موصوف کے کاموں سے اہلِ علم ناواقف نہیں ہیں اور مجلس دعوۃ الحق کا اہلِ علم کو علم ہے، اب یہ بات دریافت طلب ہے کہ ایک عالم دعوۃ الحق کو سمجھتا ہے کہ یہ دعوۃ الحق نہیں بلکہ دعوۃ الکفر ہے اور دار الکفر ہے کیا ایسے عالم کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے، اور کیا ایسے عالم سے اعتقاد رکھنا درست ہے؟ اور اس کا وعظ سننا اور اس کی صحبت میں بیٹھنا درست ہے؟ یا ایسے عالم کا عوام وخواص مسلمین کو بائیکاٹ کرنا چاہئے؟ نیز کیا ایسے عالم کی تکفیر کی جائیگی؟ اور شرعاً کیا اسے حکم دیا جائیگا کہ وہ تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح بھی کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان عالم صاحب سے اسکی شرعی وجہ دریافت کی جائے یہ معمولی چیز نہیں جو فرعی مسئلہ کی حیثیت سے ہو بلکہ بنیادی چیز ہے[۱]، جب تک وہ اس کو مدلل طور پر بیان نہ کریں ان کی یہ بات قابلِ اتباع نہیں اور خود ان پر حکمِ کفر عائد کرنے میں بھی جلدی نہ کی جائے[۲]، البتہ ان کا اس قسم کا وعظ نہ سنا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند

---

[۱]...... من ذكر عنده الشرع فتجشا اى عمداً او تكلفاً او صوت صوتا كريها اى تقذراً او تكرها او قال هذا الشرع؟ كفر اى حيث شبه الشرع بالامر المكروه فى الطبع، (شرح فقه اكبر ص: ۲۱٦، فصل فى العلم والعلماء مطبوعه مجتبائى دهلى) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اللہ میاں کا اپنی تعریف کرنا

سوال:- ایک عالم صاحب الٓم ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ پڑھ کر فرماتے ہیں کہ اللہ میاں اپنے مونہہ میاں مٹھو بن رہا ہے۔ از روئے شرع یہ الفاظ کیسے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ظاہر ہے کہ الفاظ تو اللہ میاں کی عظمت کے خلاف اور نہایت استہزاء واستخفاف پر دلالت کرتے ہیں، جن سے ایمان سلب ہو کر ارتداد کا حکم ہوتا ہے[1]، وہ عالم صاحب ہی اپنے الفاظ کی تشریح کر سکتے ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

کسی کو یہ کہنا کہ اس کے دل میں کفر بھرا ہوا ہے

سوال:- کوئی شخص ذاتی غضب کی بنا پر اگر کسی کو کہے کہ اس کے دل میں کفر بھرا ہوا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) ۲...... ینبغی للعالم اذا رفع الیه هذا ان لایبادر الی تکفیر اهل الاسلام ...... الکفر شئ عظیم فلا اجعل المومن کافراً متی وجدت روایة انه لا یکفر (البحر الرائق ص ۱۲۴–۱۲۵ ج۵، باب احکام المرتدین، مکتبه ماجدیه کوئٹه پاکستان)

[1]...... یکفر اذا وصف الله تعالیٰ بما لا یلیق به (عالمگیری ص ۲۵۸ ج۲، کوئٹه پاکستان، الباب التاسع فی احکام المرتدین، المحیط البرهانی ص: ۷/۳۹۹، نوع آخر فیما یقال فی ذات الله تعالیٰ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهیل، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۴، ثم ان الفاظ الکفر، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

الجواب حامداًومصلیاً!

کسی کے متعلق یہ کہنا کہ اسکے دل میں کفر بھرا ہوا ہے بہت سخت اور خطرناک بات ہے، ہرگز ایسا نہ کہا جائے[۱]، دل کا حال اللہ کے سوا کسی کو نہیں معلوم، حضرت نبی اکرم ﷺ پر وحی آتی تھی بعض کے متعلق بتایا جاتا تھا اس لئے کبھی آپ اسکو ظاہر بھی فرمادیتے[۲] اب کسی کو یہ حق نہیں، جو اعمال سرزد ہوتے ہیں ان کے متعلق جائز و ناجائز کا حکم بتایا جاسکتا ہے، اسلامی اور غیر اسلامی اخلاق کی تعیین کی جاسکتی ہے مگر یہ کہنا درست نہیں کہ فلاں شخص کے دل میں کفر ہے جبکہ وہ شخص مسلمان ہو، غیر اسلامی اخلاق و اعمال سے بچنا سب کو ضروری اور لازم ہے۔

فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۳/۲۰ھ

بے دین فقیروں کا حال اور دعویٰ

سوال:- حضرت نبی اکرم ﷺ جب شبِ معراج میں دیدارِ خداوند عالم سے مشرف ہوئے تو اس وقت خدائے عز وجل اپنے حبیب ﷺ سے کتنے کلام کئے تھے اور ان میں سے کتنے ظاہر میں ہیں اور کتنے باطن میں اور اس کی کوئی مقدار متعین اور ظاہری و باطنی میں تقسیم ہونا کسی حدیث یا مرشد کامل یا کتب تصوف سے ثابت ہے یا نہیں؟

۱...... لا یرمی رجلٌ رَجُلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱ ج۲، باب حفظ اللسان، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)

۲...... عن ابی مسعود الانصاری قال خطبنا رسول اللہ ﷺ خطبۃ فحمداللہ واثنیٰ علیہ قال ان فیکم منافقین فمن سمیت فلیقم ثم قال قم یا فلان قم یا فلان قم یا فلان حتی سمی ستۃ وثلاثین رجُلاً ثم قال ان فیکم او منکم منافقین فاتقوا اللہ (مسند احمد بن حنبل ص ۲۷۳، ج۵، حدیث ابی مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

چونکہ ہمارے اس دیار میں بعض لوگ اپنے کوفقیر کہلاتے ہیں اوران کا دعویٰ ہے کہ جب حضورﷺ نے شبِ معراج میں خداوند عالم سے ملاقات کی اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبﷺ سے (۹۰۰۰۰) نوے ہزار کلام کئے، من جملہ تیس ہزار ظاہری یعنی شریعت میں اور ساٹھ ہزار باطن میں جس کو معرفت کہتے ہیں، بناء علیہ وہ ظاہری یعنی شریعت کو چھوڑ کر باطنی کی طرف راغب ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن شریف کوئی چیز نہیں، دلی قرآن اصل ہے اور ظاہری قرآن محض کاغذ ہے، نیز علماءِ دین کو اندھا کہتے ہیں، نماز کوئی چیز نہیں وہ کچھ ضروری نہیں اور حدیث تفسیر کو نہیں مانتے، یہ سب بکواس کرتے پھرتے ہیں اور گانجا، افیون، بھنگ، حقہ نوشی، اور ایک دوسرے کی بیوی سے خدمت لینا، خلوت میں اور عورتوں کو مرید بنا کر رات میں خلوت میں فیض رسانی کرنا، وغیرہ وغیرہ بے غیرتی ان کا طریقہ ہےاور چشتیہ کے نام سے شب وروز سماع، قوالی، بھنگ نوشی میں مشغول رہتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں کلام اللہ وکلام الرسول میں کیا حکم ہے، اور یہ بھی گزارش ہے کہ کسی طریقہ میں یعنی چشتیہ وغیرہ میں اس کا جائز ہونا ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسے فقیروں سے گفتگو اور بحث بے سود بلکہ مضر ہے، دین میں ایسے لوگوں کا کوئی حصّہ نہیں[1]، اسلامی حکومت ہو تو ایسے لوگوں کو سخت ترین سزا دی جائے[2]، جو قرآن کریم[3]

---

[1]...... السماع والرقص الذی یفعله المتصوفة فی زماننا حرام لا یجوز القصد الیه والجلوس علیه هو والغناء والمزامیر سواء (عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۵۱، الباب السابع عشر فی الغناء الخ، سکب الانهر علی هامش المجمع ص ۴/۲۳۰، کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، دارالکتب العلمیة بیروت)

[2]...... ومن موجبات التعزیر الزهد البارد (عالمگیری ص ۱۶۹ ج ۲، فصل فی التعزیر)

[3]...... اذا انکر آیة من القرآن الی قوله کفر (عالمگیری ملخصاً ص ۲۶۶ ج ۲، مطبوعه کوئٹه، باب احکام المرتدین، کتاب الشفاء ص: ۲/۲۵۱، فصل فی حکم من استخف بالقرآن، مطبوعه مؤسسة الثقافیة بیروت، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حدیث شریف، تفسیر کونہیں مانتا وہ اسلام سے خارج اور مستحقِ نار ہے۔فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/ربیع الثانی ۶۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/۴/۶۷ھ

یہ دعویٰ کہ میں جب چاہوں بارش کرادوں

سوال:- ایک شخص نہایت عبادت کرنے والا ہے اور وہ بارش کے بارے میں خدائی دعویٰ کرتا ہے یعنی وہ کہتا ہے کہ میں جب چاہوں بارش کرادوں اور جب چاہوں بند کرادوں اس شخص کے بارے میں علماء کیا خیال کرتے ہیں اور نماز اس شخص کے پیچھے کیسی ہے جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ خدائی کا دعویٰ نہیں اگر وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں جب چاہوں بارش کردوں اور جب چاہوں بند کردوں اس میں فقط میرا حکم چلتا ہے خدا کا حکم نہیں چلتا تو البتہ خدا کی خدائی کا اس خاص معاملہ میں انکار ہوتا، اور اپنی طرف خدا کے اس فعل کی نسبت ہوتی، صورت مسئولہ میں تو وہ یہ کہتا ہے کہ جب چاہوں بارش کرادوں، جب چاہوں بند کرادوں، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے میرا اتنا تعلق ہے کہ وہ میری دعا قبول فرما لیتے ہیں، لہٰذا ایسے شخص کی تکفیر نہیں کی جاسکتی ہے[1]، اگرچہ اسکو ایسا دعویٰ کرنا ہرگز زیبا نہیں۔

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) مجمع الانہر ص: ۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[1]...... اختلف العلماء فی کفر من قال مطرنا بنوء کذا علی قولین احدھما ھو کفر باللہ تعالیٰ سالب لاصل الایمان مخرج من ملۃ الاسلام قالوا وھٰذا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

لقولہٖ علیہ السلام: ومن یتالّ علی اللّٰہ یکذبہٗ[۱] اس کومناسب طریقہ سے سمجھا دینا چاہئے، یہ الفاظ مذکورہ کہنے کا حکم ہے اگر اسکے علاوہ کچھ اور لفظ کہتا ہوتو اس کوعلیحدہ دریافت کرلیا جائے اور یہ کلمہ لوگوں کونفرت دلانے والا ضرور ہے، جس میں تقلیل جماعت کا اندیشہ ہے، لہٰذا اگر اس سے بہتر امامت کا اہل مل جائے تو اس کو امام بنالیا جائے، ورنہ پھر یہی سہی۔

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود حسن غفرلہ دارالعلوم دیوبند

خدائی کا دعویٰ

سوال:-ایک حافظ خدائی کا دعوی کرتا ہے کہ یہاں کے لڑکے ہرگز پڑھ نہیں سکتے، اگر پڑھ لیں تو مجھے زندہ گاڑ دینا، جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ شخص غیب کی باتیں جانتا ہے

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا)

فیمن قال ذلک معتقداً ان الکوکب فاعل مدبر منشیء للمطر کما کان بعض اھل الجاھلیة یزعم من اعتقد ھذا فلا شک فی کفرہ ولو قال مطرنا بنوء کذا معتقدا انہ من اللہ وبرحمتہ وان النوع میقات لہ وعلامة اعتبارا بالعادة فکأنہ قال مطرنا فی وقت کذا فھذا لایکفر، (نووی علی مسلم ص: ۱/۵۹، کتاب الایمان، باب بیان کفر من قال مطرنا بنوء کذا، مطبوعہ ریشدیہ دھلی، عمدة القاری ص:۳/۱۳۷، ص:۳/۱۳۷، الجزء السادس، باب الاذان، باب یستقبل الامام الناس اذا سلم، مطبوعہ دارالفکر بیروت، فتح الباری ص: ۳/۲۱۹، کتاب الاستسقاء، باب قول اللہ تعالیٰ تجعلون رزقکم الخ، مطبوعہ نزار مصطفی الباز مکة مکرمة، بذل المجھود ص: ۵/۱۳، کتاب الطب، باب فی النجوم، مطبوعہ رشیدیہ سھارنپور.

[۱]...... دلائل النبوة، ص ۵/۲۴۲، باب ما روی فی خطبتہ ﷺ بتبوک، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت.

ترجمہ:-جوشخص اللہ تعالیٰ پرقسم کھاتا ہے اللہ اسکوجھوٹا کردیتے ہیں۔

جب کہ سوائے خدا کے کسی کو غیب کا علم نہیں، ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب لڑکے بدشوق ہوں اور والدین کو پڑھانے کا شوق نہ ہو تو استاذ کی سب محنت بیکار جاتی ہے، اس سے پریشان ہوکر استاذ کہہ دیں کہ یہاں کے لڑکے ہرگز نہیں پڑھ سکتے تو یہ خدائی کا دعویٰ نہیں، نہ یہ علمِ غیب کا دعویٰ ہے بلکہ حالت کا اندازہ عموماً کرکے رائے قائم کی جاتی ہے[۱]، اس لئے اس بات کی وجہ سے حافظ کو برا نہ کہا جائے، نہ کوئی اور غلط معاملہ کیا جائے، بلکہ ان کا ادب واحترام کیا جائے اور بچوں کی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے، حافظ صاحب کو چاہئے کہ ایسی باتیں کہہ کر ان کو مایوس اور بددل نہ کریں[۲]، خود محنت کریں اور خدا سے دُعا مانگیں کہ وہ ان کی محنت کو کامیاب فرمائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۸/۵/۹۰ھ

کسی پیر کا اپنے آپ کو اللہ کہنا اور کچھ لغویات

سوال:- ایک انسان جو بظاہر مسلمان ہے مگر اپنے آپ کو اللہ کہلواتا ہے، اور کہتا ہے کہ خنزیر کا گوشت حلال ہے، اس لئے کہ حضور ﷺ نے استعمال کیا ہے، اور کہتا ہے کہ

---

[۱]...... وبالجملة فالعلم بالغيب امر تفرد به سبحانه ولا سبيل اليه للعباد الا باعلام منه والهام بطريق المعجزة او الكرامة اوارشاد الى الاستدلال بالامارات فيما يمكن فيه ذلک، (شرح فقه اكبر ص:۱۸۵، الناس فى حق رجال الغيب ثلاثة احزاب، مطبوعه مجتبائى دهلى.

[۲]...... فى حديث انس يسروا ولا تعسروا وسكنوا ولا تنفروا، متفق عليه (مشكوٰة المصابيح ص۳۲۳/۲) كتاب الاماره، باب ما على الولاة من التيسير، الفصل الاول، طبع ياسر نديم.

ترجمہ:- سہولت پیدا کرو تنگی میں مت ڈالو اور تسلی دو نفرت مت دلاؤ۔

شراب بھی جائز ہے، ایسے شخص سے مرید ہونا اور اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا کیسا ہے؟ ایسے آدمی کی نماز جنازہ تجہیز وتکفین شریعت کی رو سے عمل میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر واقعہ صحیح ہے تو شخص مذکور کافر ہے[۱]، اس سے مرید ہونا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے، اسکے پاس جانا اس کی مجلسوں میں بیٹھنا بھی قطعاً جائز نہیں ہے[۲]، ہر مسلمان کو اسکا بائیکاٹ کر دینا بالکل مناسب ہے[۳]، اسکی تجہیز وتکفین اور صلوۃ جنازہ مسلمانوں کیلئے ہرگز جائز نہیں[۴]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

۱...... اذا وصف اللہ تعالیٰ بمالایلیق بہ الی قولہ او اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصة بالخالق نحو القدوس والقیوم والرحمن وغیرها یکفر (مجمع الانھر ص: ۲/۵۰۴، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

۲...... وکذالک منع اصحابنا الدخول الی ارض العدو ودخول کنائسهم والبیع ومجالسة الکفار واهل البدع والا تعتقد مودتهم ولایسمع کلامهم ولامناظرتهم، (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص: ۴/۱۴، الجزء السابع سورة الانعام آیت: ۶۸، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

۳...... قوله: نهی رسول اللہ ﷺ عن کلامن ایها الثلاثة، هو دلیل علی وجوب هجران من ظهرت معصیته، فلا یسلم علیه الا ان یقلع وتظهر توبه، المفهم شرح تلخیص مسلم ص ۷/۹۸، کتاب الرقاق، باب یهجر من ظهرت معصیته، مطبوعہ دارابن کثیر دمشق بیروت،

۴...... وشرطها ای شرط جواز الصلوة علیه اسلام المیت فلا تصح علی الکافر لقوله تعالیٰ ولاتصل علی احد منهم مات ابدا، التوبة آیت: ۸۴ الخ، (مجمع الانھر، ص: ۱/۲۶۸، باب صلوة الجنائز، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۳/۱۳۴، باب صلاة الجنازة، قبیل مطلب فی حمل المیت، مراقی الفلاح مع الطحطاوی مصری ص: ۴۹۶، قبیل فصل فی حملها ودفنها)

اگر میں نے فلاں کام کیا تو مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو

سوال:- زید ایک مسجد میں امامت کرتا ہے وہ حافظِ قرآن بھی ہے، لیکن اس کی عادت یہ ہے کہ جب وہ کوئی غلط کام کرلے اور لوگ اس سے اس کی وجہ پوچھتے ہیں تو فوراً کہتا ہے کہ حاشا وکلّا مجھے مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہوا گر میں نے ایسا کیا ہو، کیا ان الفاظ کے استعمال کرنے سے ایمان باقی رہتا ہے یا نہیں؟ ان الفاظ کے بارے میں ایک صاحب نے کہا کہ یہ شرک ہے، نیز ہم لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا کہنا تو شرک نہیں ہے نہ ایسا کہنے سے آدمی مشرک ہوتا ہے[۱] لیکن بات بات پر ایسا کہنا نہایت مذموم وقبیح فعل ہے، لوگ بھی ایسے آدمی کو جھوٹا سمجھتے ہیں، اگر خدانخواستہ وہ بات غلط ہو تو یہ مرتے وقت اپنے حق میں کلمہ نصیب نہ ہونے کی بددعا ہے، اگر قبول ہو جائے تو خاتمہ کتنا خطرناک ہے، امام صاحب کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ ایسا نہ کیا کریں، بغیر اسکے بھی ان کی بات کا یقین کرلیا جائے گا، لیکن اگر ثابت ہو گیا کہ ان کی بات غلط ہے تو لوگوں کی نظر میں ان کی کیا عزّت رہے گی؟ پھر کس طرح لوگ ان کو امام بنانے

---

[۱]...... ولوقال ان فعل کذا فهو یهودی او نصرانی او بری من الاسلام او کافر ......فهو یمین......والمختار للفتویٰ انه ان کان عنده انه یکفر متی اتی بهٰذاالشرط ومع هذا اتی یصیر کافراً لرضاه بالکفر وکفارته ان یقول لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول الله وان کان عنده انه اذا اتی بهٰذاالشرط لا یصیر کافراً لا یکفر (عالمگیری ص ۵۴ ج ۲، کتاب الایمان الباب الثانی فیما یکون یمیناً و مالا یکون یمیناً. مطبوعه کوئٹه پاکستان، قاضیخان علی الهندیة کوئٹه ص: ۳/۵۷۳، باب مایکون کفراً من المسلم ومالایکون، شرح فقه اکبر ص: ۲۳۶، من قال احسنت لما هو قبیح، مطبوعه مجتبائی دهلی)

کیلئے راضی ہوں گے اور واقعۃً بھی مسئلہ کی رو سے جھوٹ بولنے والا اور اپنی جھوٹی بات پر ایسی قسمیں کھانے والا امامت کا اہل نہیں ہوتا۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۶/۸۹ھ

اگر فلاں کام کروں تو اُمّت سے خارج

سوال:- زید اور بکر چچازاد بھائی ہیں اور دونوں کو حقیقی بہنیں منسوب ہیں اور زید عمر میں بکر سے بڑا ہے، زید نے گاہے بگاہے کچھ معاملات میں بکر کی بے عزّتی بھی کی ہے، لیکن اس کے باوجود بکر نے کوشش کی کہ دونوں میں میل ملاپ باقی رہنا چاہئے، تو زید کی عورت نے کہا کہ تم دونوں میں میل ملاپ کس طرح رہ سکتا ہے اس کی کوئی صورت ہے؟ تو زید نے اسکا کوئی جواب نہیں دیا، اس پر بکر نے جواب دیا کہ میل ملاپ کی یہ صورت ہے کہ اگر ہم تمہاری طرف سے کوئی اپنے خلاف بات سنیں تو ہم تم سے تصدیق کریں گے کہ کیا تم نے ایسی بات کہی ہے اور اگر تم ہماری طرف سے کوئی اپنے خلاف بات سنو تو اس کی تصدیق کرلو۔ اگر ہماری طرف سے بات سچ ثابت ہو جائے تو تم ہمارے پچاس جوتے مار سکتے ہو، اگر ہم اس پر ذرا بھی اف کریں اور تم سے خلاف ہو جائیں تو ہم قسم کھاتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت میں نہیں ہیں، ان مشروط باتوں کا زید نے اس وقت کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ باتیں دوپہر کو ہوئیں اور رات کو نو بجے کے قریب زید نے یہ جواب دیا کہ ہم کو مذکورہ مشروط باتیں تسلیم ہیں، اس کے کچھ دن بعد ایک صاحب کے یہاں شادی تھی اس سے اور زید سے کچھ تنازع چل رہا تھا اور بکر سے میل ملاپ تھا۔ اس نے بکر کو شرکت شادی کی

---

[۱]...... یکره امامة عبد واعرابی وفاسق (درمختار) قوله فاسق من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من یرتکب الکبائر (شامی کراچی ص ۵۶۰ ج ۱، باب الامامة)

دعوت دی، تو اس میں شرکت کے لئے بکر نے زید سے پوچھا کہ اب ہم کو کیا کرنا چاہئے، جس سے تم سے تنازع تھا اس نے ہم کو شرکتِ شادی کی دعوت دی ہے تو زید نے کہا کہ فلاں بھی چلا گیا ہے اور اس کیلئے میں کیا بتاؤں، تمہارا جی چاہے جاؤ تمہارا جی نہ چاہے نہ جاؤ میں کچھ نہیں جانتا اس کے بعد بکر نے شادی میں شرکت کی، اب زید کہتا ہے کہ بکر نے قسم مذکورہ کھائی تھی کہ ہم زید کے خلاف نہیں جاویں گے اور اس نے شادی میں شرکت کر کے خلاف ورزی کی، لہٰذا وہ قسم کا حانث ہو گیا اس لئے وہ کافر ہو گیا اور اس کا نکاح ختم ہو گیا، اب بکر کو لازم ہے کہ بعد تجدیدِ ایمان اپنا دوبار نکاح کر لے، کیا مذکورہ باتوں پر بکر دائرۂ کفر میں داخل ہو گیا یا زید محض بے عزتی کر رہا ہے، اگر ایسی بے عزتی کر رہا ہے تو زید کے لئے از روئے شرع کیا سزا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بکر نے شادی میں شرکت زید کے خلاف ہو کر نہیں کی، لہٰذا زید اور بکر کی منقولہ گفتگو کے ماتحت بکر پر کفّارۂ قسم لازم نہیں ہوا، نہ وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہوا نہ تجدیدِ ایمان لازم ہے نہ تجدیدِ نکاح ضروری ہے[1]، آئندہ اُمت سے خارج ہونے اور اس قسم کے دیگر کلمات سے پرہیز کیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفی عنہ دار العلوم دیو بند ۲۸/۵/۸۸ھ

---

[1]...... واذا قال هو يهودى او نصرانى او مجوسى او برىء من الاسلام وما اشبه ذلك ان فعل كذا على امر فى المستقبل فهو يمين عندنا والمسئلة معروفة فان اتى بالشرط وعنده انه يكفر وان كان عنده انه لايكفر متى اتى بالشرط لايكفر متى اتى به، (شرح فقه اكبر ص: ۲۳۶، من قال احسنت لما هو قبيح شرعا، مطبوعه مجتبائى دهلى، عالمگيرى كوئٹه ص: ۲/۵۴، الباب الثانى فيما يكون يمينا الخ، قاضيخان على الهندية كوئٹه ۲/۵۷۳، باب مايكون كفرا من المسلم)

بت خانہ کی قسم کھانا

سوال: - زیداور عمر میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا، جسکے فیصلے کیلئے دو چار ہندو بھائی اور کچھ مسلمان بھائی کسی مزار سے کچھ فاصلے پر بیٹھے، جب زید سے زبان بندی لی گئی تو زید کو جو کچھ کہنا تھا کہا اور عمر سے زبان بندی لی گئی تو اسنے اس بُت خانہ پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں بالکل ٹھیک ہے اس بُت خانہ کی قسم، التجا یہ ہیکہ عمر نے ایک مسلمان ہوتے ہوئے ایسی قسم کھائی ہے اس سے اسکے اسلام وایمان میں کوئی نقصان تونہیں ہوا؟ یا ہوا تو کیا کرنا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

ضرورت پیش آنے پر اگر قسم کھائی جائے تو اللہ تعالیٰ اور اسکی صفات کی قسم کھائی جائے[1]، کسی غیر اللہ کی قسم کھانا اور وہ بھی بت خانہ کی قسم کھانا ہرگز جائز نہیں، سخت گناہ ہے، مذکورہ صورت میں زیادہ خطرہ ہے[2]، اس لے تجدید نکاح کرادیا جائے، ندامت کے ساتھ توبہ کر کے آئندہ پوری احتیاط واجتناب کا وعدہ کرنا چاہئے[3]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۱۲/۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... والقسم بالله تعالىٰ وباسم من اسماء ه كالرحمٰن الرحيم او بصفة من صفاته كعزة الله وجلاله وكبرياء ه وعظمته وقدرته ولا يقسم بغير الله (درمختار على هامش الشامى كراچى ص ۱۰۷/۳، كتاب الايمان، مطلب فى الفرق بين السهو والنسيان، مرقاة شرح مشكوة ص ۵۵۴/۳، باب الايمان والنذور، الفصل الاول، مطبوعه بمبئى، مشكوة شريف ص ۲۹۶، باب الايمان والنذور، الفصل الثانى)

[2]...... واما الحلف بالصنم ونحوه فان قصد به نوع تعظيم له كفر والا فلا فلحكم عله بالكبيرة غير بعيد لما فى الحديث من الوعيد الشديد (كتاب الزواجر عن اقتراف الكبائر ص ۸۶۷/۴، الكبيرة الثانية والثانية والثالثة والرابعة عشرة بعد الاربعمائة الحلف بالامانة او بالصنم الخ، كتاب الايمان، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكة المكرمة) (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

یہ کہنا کہ ''رزق ہم دیں گے''

سوال:- قاری فخر الدین صاحب نے ایک آدمی کو کہا کہ روزی ہم دیں گے کیا ایسا کہنا شریعت کے نزدیک جائز اور درست ہے؟

الجواب حامداًومصلّیاً!

قاری فخر الدین صاحب حیات ہوں تو خود ان سے ہی اس کا مطلب دریافت کیا جائے ممکن ہے کہ ان کی تشریح سے اشکال ختم ہو جائے، حقیقتاً رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے، اہلِ عرب مجازاً بولتے ہیں ''رزق الامیر الجند'' امیر نے لشکر کو رزق دیا یعنی تقسیم کیا[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند

''ایمانداری کوئی چیز نہیں'' کا مفہوم اور حکم

سوال:- زید نے مریم سے اس کی غلط فہمی دور کرنے کیلئے کہا کہ آخر ایمانداری تو کوئی چیز ہے۔ مریم نے بیساختہ غصہ کی حالت میں کہا ''ایمانداری کوئی چیز نہیں'' اس بات سے ایمان میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے کہ نہیں؟ اور نکاح دوہرانے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلّیاً!

ایمانداری کا مفہوم عامۃً سچ بولنا اور سیاسی غرض کو مدنظر نہ رکھنا ہوتا ہے، خدا پر ایمان

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳]...... ماکان فی کونہ کفرا اختلاف یؤمر قائلہ بتجدید النکاح، وبالتوبة والرجوع عن ذلک احتیاطا، مجمع الانہر ص ۲/۵۰۱، کتاب السیر والجھاد، باب المرتد، دارالکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹہ ص ۲/۲۸۳، الباب التاسع فی احکام المرتدین، قبیل باب البغاة،

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [۱]...... (لسان العرب ص ۱۱۵ ج ۱۰) (ق ک) دار صادر..

رکھنا مراد نہیں ہوتا، مریم نے جب کہا کہ ایمانداری کوئی چیز نہیں، تو اسی مفہوم کی نفی کرنا مقصود ہے نہ کہ خدا پر ایمان کی نفی لہٰذا اس پر کفر کا فتویٰ نہیں ہوگا، البتہ ایسے الفاظ بولنے سے منع کیا جائے گا جن سے کفر کا شبہ بھی ہوتا ہو[1] لہٰذا توبہ و استغفار کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۱۶/۳/۹۵ھ

زوجہ کا ایک کفریہ خط زوج کے نام

سوال:- زید اور ہندہ میں زوجیت کا رشتہ ہے، لہٰذا ہندہ زید کو یہ خط تحریر کر رہی ہے، خط کی عبارت اور مضمون یہ ہے:

جناب زید صاحب!.................. السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و بر کاتہٗ

بعد سلام کے عرض کرتی ہوں آپ کہتے ہیں کہ میں گھر جاتا ہوں تو مجھ سے کوئی بات نہیں کرتا، آپ سے جب تک کوئی بات نہیں کریگا جب تک کہ آپ کام نہیں سیکھ لیتے، پورا کام سیکھ لو اور ڈاڑھی کم کرو اور قمیص اونچی کرو کیوں کہ بالکل بوڑھے لگتے ہو اور اچھے نہیں لگتے، اس وجہ سے آپ سے سب گھبراتے ہیں، سادھو سے ہو، مولوی بھی بہت دیکھے لیکن ایسے نہیں دیکھے جیسے تم۔

خدا ایسے مولویوں سے بچائے، زیادہ کپڑے ایسے پہنتے ہو جیسے کپڑے کبھی ہم نے دیکھے ہی نہ ہوں، آپکو دیکھ کر مجھے غصہ آتا ہے، اگر آپکو میری بات پسند نہ ہو تو میرے گھر آنے کی ضرورت نہیں ہے، ایسے انسان سے میں راضی نہیں ہوں جو میرا مذاق اُڑائے،

---

[1]...... فالحق ان یکفر القائل ان کان من تلک الفئة او اراد ما ارادوه وان قاله غیر عالم فهو مخطئی یلزمه ان یستغفر وغایة الامر ان لایرخص فی التکلم بامثال هذه المقالة، (شامی کراچی ملخصا ص: ۴/۲۵۹، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب فی معنی درویش درویشان)

(داڑھی رکھنے کی بناء پر) خدا ایسے مولویوں سے بچائے، بالکل گاؤں والے بن کر آجاتے ہو اور مجھے روپئے بھیج دو اور اپنی خیریت سے جلد مطلع کرو اور میری ان باتوں کا جواب دو۔ تنگ ہو کر خط لکھا ہے آپ مانو یا نہ مانو آپ کو خدا ہی سمجھائے گا اگر سمجھ میں نہ آئے تو۔

اس خط سے ثابت ہو رہا ہے کہ ہندہ کو ڈاڑھی اور نیچے کرتے سے بہت زیادہ نفرت ہے اور تحقیر دین ہے، لہٰذا اس خط کی بناء پر ہندہ پر کفر کا حکم ثابت ہوگا یا نہیں؟ اگر ثابت ہوتا ہو تو زید کا نکاح ہندہ سے باقی رہا یا نہیں؟ یا بین بین کا درجہ ہے کہ نہ باطل ہے نہ ثابت؟ پھر نکاحِ ثانی کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور بقایا مہر کی ادائیگی زید پر واجب ہے یا نہیں؟ آیا زید کو قصرِ داڑھی جائز ہے؟ جب کہ زید کی عمر اس وقت ۲۸/سال کی ہے اور ہندہ کی عمر ۱۸/سال کی ہے اور ہندہ یہ خط اپنے میکہ سے لکھ رہی ہے اور زید اس وقت ٹیلر ماسٹر کا کام سیکھ رہا ہے، مشاہدہ کیلئے زید کا فوٹو بھی بھیجا جا رہا ہے، لہٰذا آپ حضرات اس مسئلہ کو واضح طور پر بیان فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلّیاً!

ہندہ کی اس تحریر کی بناء پر نکاح ختم ہو کر ہندہ زید کی زوجیت سے خارج نہیں ہوئی، دوبارہ نکاح کی بھی ضرورت نہیں، پہلا نکاح باقی ہے[1]، اس نے جو خط لکھا وہ جہالت اور ماحول کا اثر ہے اس کو تعلیم وتفہیم کی ضرورت ہے، زید کو داڑھی کٹانے کی ضرورت نہیں، نہ اس کی اجازت ہے[2] اس داڑھی سے نہ وہ سادھو معلوم ہوتا ہے نہ گاؤں والا،

---

[1]...... قال بعض مشائخ بلخ ردة المرأة لا تعتبر ردة ولا تبين من زوجها (فتاوی خانیہ ص ۵۷۹، ج۳، قبیل باب الردة واحکام اهلها، کوئٹہ پاکستان، الدر المختار مع الشامی زکریا ص: ۴/۳۶۷، باب نکاح الکافر، مطلب الصبی والمجنون لیسا باهل الخ، البحر الرائق کوئٹہ ص: ۳/۲۱۴، باب نکاح الکافر)

[2]...... واما الاخذ منها دون ذالک ای دون القبضة فلم یبحه (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہندہ کو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے، مہر اس تحریر کی وجہ سے ساقط نہیں ہوا اور زید کے ذمہ باقی ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳؍۲؍۹۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

بدری صحابی کو وہابی اور منافق کہنا

سوال: - ایک صحابی جو اصحابِ بدریین میں سے ہیں جن کا اسم گرامی حاطب ابن ابی بلتعہ ہے ان کو وہابی اور منافق کہا گیا، حالانکہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرما دیا ہے کہ اصحابِ بدریین جنتی ہیں، حالانکہ بریلی کے علماء نے کہا کہ یہ صحابی نہیں بلکہ وہابی اور منافق ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جو شخص کسی صحابی کو وہابی اور منافق کہے اس کا ایمان رہا یا نہیں؟ نیز جو اس کہنے والے کے ساتھ تھے انہوں نے نکیر نہیں کی بلکہ خاموش رہے انکے بارے میں کیا حکم ہے؟

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) احد و اخذ کلها فعل يهود الهند و مجوس الاعاجم (الدر المختار على هامش ردالمحتار ص۴۱۸ ج۲، مطبوعه كراچى، قبيل فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، طحطاوى على المراقى مصرى ص: ۵۶۱، فصل فى مايكره للصائم، البحر الرائق كوئٹه ص: ۲/۱۸۰، قبيل فصل فى العوارض)

[1]...... والمهر يتأكد باحدمعان ثلاثة الدخول والخلوة الصحيحة وموت احد الزوجين سواء كان مسمىٰ او مهر المثل حتى لا يسقط منه شئ بعد ذالک الابالابراء من صاحب الحق (عالمگيرى ص۳۰۳، ۳۰۴ ج۱، الفصل الثانى فيما يتأكد به المهر، مطبوعه كوئٹه پاكستان، الدرالمختار مع الشامى زكريا ص: ۴/۲۳۳، باب المهر، البحر الرائق كوئٹه ص: ۳/۱۴۳، باب المهر)

الجواب حامداً ومصلّیاً!

کیا اس کے متعلق بھی کوئی تحریر موجود ہے کہ حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو وہابی کہا ہے اور وہابی کا یہی مطلب لیا ہے جس کے عقائد کی تشریح فتاویٰ رضویہ میں کی ہے اور کفر کا حکم لگایا ہے اور مولانا محمد اسماعیل شہید نوراللہ مرقدہ کو ابوالوہابیہ کہہ کر بے شمار دلائل ان کے کفر کے بیان کئے ہیں اور یہ لکھا ہے جو کہ ان کے کفر اور عتاب میں شک کرے وہ خود بھی کافر ہے پھر آخر میں لکھا ہے کہ محتاط علماء ان کو کافر نہیں کہتے یہی مفتی بہ ہے، خانصاحب بریلوی کی کتاب ''الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات الوہابیہ'' ہے اسمیں تفصیل ہے مذکورہ خانصاحب کی تحریر کی بناء پر ان کے ایمان کا سلامت رہنا اور ان کے نکاح کا باقی رہنا اور کل اولاد کا حلال ہونا دشوار ہو گیا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۳۹۹/۲/۲۲ھ

---

[1]...... لو قال لمسلم اجنبی یاکافر او لا جنبیة یاکافرة ولم یقل المخاطب شیئا الٰی قوله کان الفقیه ابو بکر الاعمش البلخی رحمه الله تعالیٰ یقول: یکفر هذا القائل وقال غیره من مشائخ بلخ: لا یکفر والمختار للفتوی لجنس هذه المسائل ان القائل بمثل هذه المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقده کافرا لا یکفر وان کان یعتقده کافرا فخاطبه بهذا بناء علی اعتقاده انه کافر یکفر الخ (المحیط البرهانی ص: ۷/۴۲۴، نوع آخر فی الرجل یقول لغیره یاکافر الخ، مطبوعه المجلس العلمی دابھیل، عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۷۸، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بتلقین الکفر، بزازیة علی الهندیة کوئٹه ص: ۶/۳۳۱، الخامس فی الاقرار بالکفر)

مجھ کو جہنم کا سب سے نچلا طبقہ منظور ہے
اللہ تعالیٰ کی ایسی تیسی (نعوذ باللہ)

سوال:- زید اور عمر دونوں حقیقی بھائی ہیں زید بڑا ہے عمر چھوٹا ہے دونوں میں ایک رات جھگڑا ہو رہا تھا تو بڑے بھائی کی بدعنوانیوں کی بنا پر چھوٹے بھائی نے کہا کہ تمہارے یہ اعمال ہیں اللہ کے یہاں تمہارا کیا حشر ہوگا۔تو بڑے بھائی نے کہا کہ ''مجھ کو جہنم کا سب سے نچلا طبقہ منظور ہے'' پھر دوسری رات میں بھی جھگڑا ہوا اور زیادہ خطرناک صورت ہوگئی، تو بیچ بچاؤ کرنے والوں نے بڑے بھائی زید سے کہا کہ خدا کے لئے چُپ رہو۔تو زید نے برملا کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی تیسی (نعوذ باللہ) کیا زید کے یہ دونوں جُملے کلمۂ کفر ہیں؟ اگر ہیں تو ایسی صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے؟ اور کیا اس سے نکاح پر بھی اثر پڑے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ کلمات نہایت سخت ہیں ان سے ایمان کا باقی رہنا دشوار ہے[1]۔

---

[1]...... یکفر اذا وصف اللّٰہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ......او نسبہ الی الجھل او العجز اوالنقص (عالمگیری ملخصاً ص ۲۵۸ ج ۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بذات اللہ الخ، مطبوعہ کوئٹہ، المحیط البرھانی ص: ۷/۳۹۹، نوع آخر فی ما یقال فی ذات اللہ، مجمع الانھر ص: ۲/۵۰۴، ثم ان الفاظ الکفر انواع، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اگر خدای مرا در بہشت کند غارت کنم او قیل لا تعص اللہ فان اللہ تعالیٰ یدخلک النار فقال من از دوزخ نمی اندیشم کفر بھٰذا کلہ، (عالمگیری کوئٹہ ص ۲/۲۶۰، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منہا ما یتعلق بذات اللہ تعالیٰ، تاتارخانیہ کراچی ص: ۵/۴۸۶، فصل رد الاوامر الشرعیۃ)

مگر ایسے شخص کے واسطے فتویٰ کیا کارآمد ہوگا کسی عالم صالح بزرگ کے پاس اس کو لے جائیں وہ نرمی اور شفقت سے اس کو سمجھادیں اور تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کرادیں[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱۱/۹۹ھ

نیند کو نماز سے بہتر کہنے پر کیا حکم ہے؟

سوال:- بعد نماز عشاء ایک آدمی نے اپنی لیٹی ہوئی بیوی سے کہا نماز پڑھ لو بیوی نے کہا مجھے نیند آرہی ہے اس کے جواب میں مرد نے کہا کہ نیند یعنی سونا بہتر ہے یا نماز بہتر ہے؟ تو بیوی نے جواب دیا کہ نیند بہتر ہے اس صورت میں عورت پر کفر لازم آتا ہے یا نہیں؟ نیند کو نماز سے اچھا بتانے والا آدمی کیسا ہے؟ اسلام میں داخل رہے گا یا خارج از اسلام ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

نیند کا نماز سے بہتر ہونا جو کہ بیوی نے جواب میں کہا ہے وہ باعتبار تقاضۂ طبیعت کے ہے یعنی اس وقت سونے کو طبیعت چاہتی ہے نیند کا غلبہ ہے نیند ہی اچھی لگتی ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدائے پاک کے نزدیک نیند کا مقام نمازِ عشاء سے بلند ہے کہ اگر کوئی عشاء کی نماز نہ پڑھے بلکہ مر جائے تو وہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک پیارا ہے اس سے جو نماز پڑھے

---

[۱]...... وان کانت نیته الوجه الذی یوجب التکفیر یؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلک وبتجدید النکاح بینه وبین امرأته، (عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲، قبیل الباب العاشر فی البغاة، مطبوعه کوئٹه، المحیط البرهانی ص: ۷/۳۹۷، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، شامی زکریا ص: ۶/۳۶۸، باب المرتد، مطلب فی حکم من شتم دین مسلم)

اس لئے بیوی پر کوئی سخت حکم نہیں لگایا جائے گا[۱] البتہ اس قسم کا لفظ بولنے سے اس کو منع کیا جائے گا، وہ توبہ کرے آئندہ ایسا نہ کہے نکاح بدستور قائم ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۳/۶/۹۶ھ

مناظرہ سکھانے کیلئے کفریات بولنا کیسا ہے؟

سوال:- ہمارے یہاں ایک دینی مدرسہ میں تعلیماً طلبہ کو مناظرہ کی تمرین کرائی جاتی ہے۔ ایک طالب علم اپنے آپ کو کبھی کافر کبھی بدعتی کبھی مرزائی کبھی مودودی ظاہر کرتا ہے جب اپنے کو کافر ظاہر کرتا ہے تو خدا کا انکار اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کرتا ہے۔ دوسرا طالب علم اس کو کافر وغیرہ الفاظ سے مخاطب کر کے اس کا جواب دیتا ہے، اور جب بدعتی ظاہر کرتا ہے تو علماءِ دیوبند کو گالیاں دیتا ہے اور ان کو کافر بتلاتا ہے۔ دوسرا طالب علم اس کو جواب دیتے ہوئے گمراہ خاں وغیرہ کہتا ہے۔ یہی صورت تب بھی ہوتی ہے جب مرزائی یا مودودی اپنے کو ظاہر کرتا ہے۔ غرض جب کسی فرقہ کی وکالت کرتا ہے تو فرقِ باطلہ کے عقائد تو نہیں رکھتا لیکن ان کے وہ کلمات جو شرعاً ناجائز ہیں استعمال کرتا ہے۔ مذکورہ صورت کبھی کبھی مدرسہ کے جلسہ میں ہوتی ہے اس میں بعض مرتبہ جلسہ کو دلچسپ بنانا بھی مقصد ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان صورتوں میں وہ طالب علم گنہگار تو نہیں ہوتا،

---

[۱]...... لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره خلاف ولو کان روایة ضعیفة (الدر المختار علی هامش رد المحتار ص ۲۳۰ - ۲۳۱ ج ۴، مطبوعه کراچی، باب المرتد، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۵، باب احکام المرتدین)

اور ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ یہاں مدرسے کے اساتذہ میں اختلاف ہے کوئی درست کہتا ہے کوئی غلط۔

الجواب حامداًومصلّیاً!

اگر فرقہ باطلہ ہالکہ سے مناظرہ سکھایا جائے تو کسی طالب علم کا اپنے آپ کو ان فرقوں میں شمار کرنا اور اہلِ حق کی تضلیل وتکفیر کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں سخت معصیت ہے بلکہ اپنے ایمان کا خطرہ ہے، اقرارِ کفر اور اجرائے کلمہ کفر اگر چہ اعتقاداً نہ ہو استہزاء ہو تو اس کو بھی فقہاء نے موجبِ کفر لکھا ہے جیسا کہ مجمع الانہر[1]، عالمگیری[2]، شامی[3]، شرح فقہِ اکبر[4]، وغیرہ میں مذکور ہے، اس لئے مناظرہ کا طریقہ اختیار کرنے کی صورت یہ ہے کہ ان باطل فرقوں کی طرف سے ایک کہے کہ مثلاً اگر قادیانی یہ کہے تو آپکے پاس کیا جواب ہے۔ اگر رضاخانی یہ کہے تو آپ کے پاس کیا جواب ہے۔ فلاں جماعت نے آپ کے اکابر پر اعتراض کیا ہے اس کا کیا جواب ہے؟ کفریات کو کبھی بھی اپنا مقولہ بنا کر نہ پیش کرے اگر چہ جعلی وکیل کی نیت سے ہو ویسے بھی کلمہ کفر کو زبان پر لانا موجبِ ظلمت ہے جب تک اس کی تردید نہ کی جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیو بند ۷/۱۱/۱۴۰۰ھ

---

[1]...... والحاصل ان من تکلم بکلمة الکفرھازلا او لاعباً کفر عند الکل لا اعتبار باعتقاده (مجمع الانھر ص ۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت)

[2]...... الھازل او المستھزئ اذا تکلم بکفر استخفافاً واستھزاءً ومزاحاً يکون کفرا عند الکل (عالمگيری ص ۲۷۶ ج ۲، الباب التاسع فی احکام المرتدين، منھا ما يتعلق بتلقين الکفر الخ، مطبوعه کوئٹه)

[3]...... شامی کراچی ص ۴/۲۲۴، مطلب ما يشک فی انه ردة لايحکم بها، باب المرتد)

[4]...... شرح فقه اکبر ص ۱۸۸، قبيل المراد بعدم تکفير احد من اهل القبلة، مطبوعه رحيميه ديو بند)

داڑھی کو زیر ناف کے بالوں سے تشبیہ دینا

سوال:- زید نے بکر کو کہا کہ داڑھی رکھ لو بکر نے جواب دیا کہ ناف کے نیچے کے بال رکھ لوں ایسی صورت میں بکر کی شرعی کیا سزا تجویز کی جاسکتی ہے اور اہل برادری کیا سزا کفارہ مقرر کر سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بکر کا جواب بہت سخت ہے،[۱] یعنی ڈاڑھی کو زیر ناف کے بالوں سے تشبیہ دیتا ہے اور منہ کو شرمگاہ سے تشبیہ دے رہا ہے پس جس طرح زیر ناف کے بالوں کو رکھا نہیں جاتا بلکہ صاف کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ڈاڑھی کو نہیں رکھا جائے بلکہ صاف کر دینا چاہئے ڈاڑھی رکھنا ایسا قبیح وناپسند ہے۔ حالانکہ ڈاڑھی رکھنے بلکہ بڑھانے کا حکم حضور اکرم ﷺ نے دیا ہے جیسا کہ احادیث میں موجود ہے[۲]

---

[۱]...... رجل قال لآخر احلق رأسک وقلم اظفارک فان هذه سنة فقال لا افعل وان كان سنة فهذا كفر لانه قال على سبيل الانكار والرد وكذا فى سائر السنن خصوصا فى سنة هى معروفة وثبوتها بالتواتر كالسواک ونحوه الخ، (مجمع الانهر ص:۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، خلاصة الفتاوى ص:۴/۳۸۶، الجنس الثالث فيما يقال فى الانبياء، مطبوعه نول كشور لكهنئو، المحيط البرهانى ص:۷/۴۱۰، نوع آخر فيما يعود الى الانبياء، مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل)

[۲]...... قال رسول الله ﷺ خالفوا المشركين اوفروا اللحى واحفوا الشوارب وفى رواية: انهكوا الشوارب واعفوا اللحىٰ. مشكوٰة شريف ص ۳۸۰، كتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، مسلم شريف ص:۱/۱۲۹، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، مطبوعه رشيديه دهلى، بخارى شريف ص:۲/۸۷۵، كتاب اللباس، باب تقليم الاظفار، مطبوعه اشرفى ديوبند) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اورزیرناف کے بالوں کوصاف کرنے کا حکم ہے[۱]، دونوں چیزوں کا حکم الگ الگ تھا۔ بکر نے دونوں کا حکم ایک کردیا جو کہ بڑی جسارت ہے ممکن ہے کہ بکر نے اس تفصیل پر غور نہیں کیا ہوا یسے ہی بے پرواہی سے جواب دے دیا ہوتاہم اس کو اپنے اس جواب پر نادم ہوکر توبہ کرنا لازم ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۷/۱۴۰۱ھ

اگرایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھی ایک بات کہیں گے تو نہیں مانوں گا

سوال:- خالداور حامد دونوں کے جھگڑے کے درمیان ماجد پہونچا اوراس سے

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) ترجمہ:- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو۔ ڈاڑھی بڑھاؤ مونچھیں کٹاؤ۔

[۱]...... **قال رسول اللّٰہ ﷺ عشرمن الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواک واستنشاق المـاء وقص الاظفاروغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانةالحديث(مشکوٰة شريف ص ۴۴، بـاب السـواک الـفـصـل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، مسلم شريف ص: ۱۲۹/۱، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، مطبوعه رشيديه دهلی، ابو داؤد ص: ۸/۱، کتاب الطهارة، باب السواک من الفطرة، مطبوعه اشرفی ديوبند)**

ترجمہ:- دس چیزیں فطرت میں سے ہیں (۱) مونچھ کاٹنا (۲) ڈاڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) کلی کرنا (۵) ناخن کاٹنا (۶) میل کی جگہوں کو دھونا (۷) بغل کے بال اکھاڑنا (۸) موئے زیرناف کاٹنا۔

[۲]...... **ماکان فی کونه کفراً اختلاف فان قائله يومر بتجديد النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذالک بطريق الاحتياط (عالمگيری ۲۸۳ ج۲، قبيل الباب العاشر فی البغاة، مطبوعه کوئٹه پاکستان. مجمع الانهر ص: ۵۰۱/۲، باب المرتد، مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت. المحيط البرهانی ص: ۳۹۹/۷، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهيل)**

کہا کہ صلح کرلوتو حامد بولا کہ اگر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھی آ کرمنع کریں گے تو بھی نہیں مانوں گا اب ایسے شخص کو گنہگار کہا جائے یا کافر؟ بینواوتوجروا

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ جملہ نہایت سخت ہے[۱]،حسب تصریح فقہاء ایسے شخص کا اسلام سلامت رہنا دشوار ہے تجدید ایمان ونکاح کیا جائے توبہ کرکے خدا سے پختہ عہد کیا جائے کہ اس قسم کا کوئی لفظ بلکہ کوئی بھی حرکت خدائے پاک کے نبی کے خلاف سرزد نہ ہونے پائے[۲]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۰/۶/۱۴۰۰ھ

جوشخص یہ کہے کہ میں نماز نہیں پڑھتا

سوال:-عمداً تارک صلوٰۃ کے حق میں اورحق میں اس شخص کے جس کو نماز پڑھنے کیلئے بلایا جائے اور وہ شخص نماز پڑھنے سے صاف انکار کردے یا اس سے اعراض ظاہر کرے مولانا اشرف علی تھانویؒ نے امدادالفتاویٰ جلد اول میں ص۵۳۴ پر جوادارہ اشرف العلوم کراچی میں چھپا ہے،تارک صلوٰۃ عمداً کے سلسلہ میں مختلف اقوال ثلٰثہ ذکر کرنے

---

[۱]...... ویکفر بقوله ان کان ماقال الانبیاء حقاً او صدقا الی قوله وبقولها نعم حین قال لها لو شهد عندک الانبیاء والملائکة لا تصدقیهم حین قالت له لا تکذب (البحر الرائق ص ۱۲۱، ج۵، باب احکام المرتدین، المکتبة الماجدیه پاکستان، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۰۱، نوع آخر فیما یعود الی الانبیاء، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، بزازیة علی الهندیة کوئٹه ص: ۶/۳۲۷، الثالث فی الانبیاء)

[۲]...... ماکان فی کونه کفراً اختلاف فان قائله یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذالک بطریق الاحتیاط (عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲، قبیل الباب العاشر فی البغاة، کوئٹه پاکستان)

کے بعد یوں تحریر فرمایا ہے اور اگر نماز سے تنفر یا اعراض ظاہر کیا یا تحقیر و استہزاء سے پیش آیا تو کافر ہو جائے گا کیوں کہ اہانت حکم شرعی کی کفر ہے اس پر مختلف علماء کرام کے دستخط موجود ہیں دریافت طلب بات یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں اس تحریر کے لحاظ سے سینکڑوں ہزاروں کافر ہو جائیں گے آپ اس سلسلہ میں حدیث وقرآن اور فقہ کی روشنی میں وضاحت کیجئے آیا یہ شخص ایسی ہی زجر وتوبیخ کا مستحق ہے یا کیا؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

جو شخص قصداً بلا کسی عذر کے نماز فرض کو ترک کرتا ہے اور قضا کرنے کی بھی نیت نہیں رکھتا اور اپنی اس بات پر خدا کے عقاب کا بھی خوف نہیں کرتا اسکے متعلق فقہاء کرام نے لکھا ہے۔

(یکفر) بترک الصلوٰۃ متعمداً غیرنا وللقضاء وغیر خائف من العقاب (بحر[۱] ص ۱۲۲ ج۵) جو شخص نماز پڑھنے سے انکار کرے اس کے متعلق یہ تفصیل ہے:

وقول الرجل لا اصلی یحتمل اربعة اوجه احدها لا اصلی لانی صلیت والثانی لا اصلی بامرک فقد امرنی بهامن هو خیر منک والثالث لا اصلی فسقا ومجانة فهٰذه الثلٰثة لیست بکفر والرابع لا اصلی اذ لیس بواجب علی الصلوٰۃ ولم اومر بها.[۲]

[۱]...... البحر الرائق ص ۱۲۲ ج۵، باب احکام المرتدین، مطبوعه الماجدیه کوئٹه. مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۸، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[۲]...... عالمگیری ص ۲۶۸ ج۲، منها مایتعلق بالصلوٰۃ والصوم والزکوٰۃ، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطبوعه کوئٹه پاکستان، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۱۴، کتاب السیر، الفصل الثانی والاربعون فی مسائل المرتدین، نوع آخر فیما یتعلق بالصلوۃ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهیل، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۸، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

فقہاء کے تحریر کردہ احکام کو حالات پر منطبق کیجئے پھر جو اشکال ہو اُسے دریافت کرلیا جائے جو شخص خود ہی کفر کی راہ اختیار کرلے اسکے متعلق جو حکم ہوگا وہ خود ہی اس پر جاری ہوگا۔ اگر وہ اس حکم کو برداشت نہیں کرسکتا تو دوسری راہ اختیار کرے یعنی جو شخص جہنم کی راہ پر جارہا ہے وہ اگر جہنم نہیں جانتا ہے تو اس راہ پر نہ چلے اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص ریل کی لائن پر چل رہا ہے کسی نے اسکو منع بھی کیا اسپر مت چلو ریل آئی تو کچلے جاؤگے، اس نے استہزاء و مذاق کرکے اسکی بات نہیں مانی پھر ریل آبھی گئی اور وہ لائن سے نہیں ہٹا تو اسکا انجام معلوم ہے جس نے لائن پر چلنے سے منع کیا تھا اور کچل جانے سے ڈرایا تھا اسپر کیا الزام ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۲۰/۶/۸۷ھ

انکار نماز کی ایک توجیہ

سوال:- زید سے نماز پڑھنے کے لئے کہا اس نے جواب دیا مجھے تو نماز پڑھنی ہی نہیں اور نہ اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے تو اس قول سے اس کے ایمان کے بارے میں کیا حکم ہے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی جاوے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ قول تو نہایت خطرناک ہے ممکن ہے کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ مجھے نماز پڑھنی نہیں آتی اس لئے اس کی تکفیر سے احتیاط کی جائے جب کہ اس کا شمار مسلمانوں میں[1] تھا تو اس کی

---

[1] ولو اطلق وقال لااصلی لایکفر منها عالمگیری ص ۲۶۸ ج ۲ ما، یتعلق بالصلوۃ الخ، کوئٹہ پاکستان، المحیط البرہانی ص: ۴۱۴/۷، نوع آخر فیما یتعلق بالصلوۃ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل، قاضیخاں علی الھندیۃ کوئٹہ ص: ۵۷۳/۳، باب مایکون کفرا من المسلم، بزازیۃ علی الھندیۃ کوئٹہ ص: ۳۴۱/۶، التاسع فی مایقال فی القرآن الخ)

نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔ صلوا علی کل بر و فاجر[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۶/۱۴۰۰ھ

سخت کلمہ اور اس کا جواب

سوال:- ایک گاؤں میں دو پارٹی ہیں دونوں مسلم حنفی المسلک ہیں ایک پارٹی کا ایک شخص اپنی اکثریت دولت اور نفسانیت کی بنا پر اگر یہ جملہ کہے کہ ''ہم بے شرع ہی رہیں گے'' اور ایک نے اسی بنیاد پر یہ جملہ کہا کہ ''ہم فتویٰ نہیں مانتے''۔

اور ایک شخص نے یہ جملہ کہا کہ ''ہم دس حرام سور کھا چکے ہیں ایک اور کھائیں گے'' دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان مذکورہ تینوں اشخاص کے اس جملہ پر شریعت کا کیا حکم ہے کیا یہ لوگ اسلام سے خارج ہو جائیں گے؟ پھر سے تجدید ایمان و نکاح کرنا ضروری ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً!

جہالت اور نفسانیت کی بنا پر یہ جملے کہے گئے ہیں اگر ان کو شرعی حکم معلوم ہوتا اور نفس پر قابو ہوتا تو ہرگز اسکی نوبت نہ آتی اب ایسا کہنے والوں کو حکم شرعی بتایا جائے گا تو اندیشہ ہے کہ پھر جہالت اور نفسانیت جوش میں نہ آجائے اور زیادہ خطرناک جملے نہ زبان سے نکل جائیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ ان کا کوئی خیر خواہ قابل اعتماد ان کو سمجھائے کہ وہ خود ہی حکم دریافت کرلیں تاکہ ان کو بتا دیا جائے کہ پہلے دو جملے ایسے ہیں کہ ان سے ایمان سلامت رہنا دشوار ہے[2]۔ تیسرا جملہ بھی جرأت کا ہے، ان سے اللہ سے نادم ہو کر سچے دل سے توبہ کرلیں

---

[1]...... کنز العمال ص ۵۴ ج ۶، مؤسسته الرسالة بیروت، کشف الخفاء ص: ۲/۲۹، حرف الصاد المهملة، مطبوعه دار احیاء التراث العربیبیروت.

ترجمہ:- ہر نیک اور فاسق شخص پر نماز پڑھو!

[2]...... اذا قال الرجل لغيره حكم الشرع فی هٰذه الحادثة كذا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور کلمہ پڑھ کر دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول دوبارہ کرلیں، فتاویٰ عالمگیری[۱] البحر الرائق[۲] وغیرہ کتب فقہ میں ایسا ہی مذکور ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ ۳/۸/۱۴۰۱ھ

نحن عباد محمد ﷺ کا مطلب

سوال:- رضا خانیوں کا کلمہ کون ہے اور یہ عبارت کیا ہے؟ اللہ رب محمد ﷺ نحن عباد محمد ﷺ یہ کلمہ ہے یا درود شریف ہے اس کو پڑھنے سے آدمی گنہ گار ہوگا یا اس کو ثواب ملے گا اور اس کو پڑھنے والا مومن رہتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

یہ عبارت حدیث شریف یا فقہ کی کسی کتاب میں نہیں دیکھی جن کی یہ عبارت ہے ان سے ہی دریافت کرنا چاہئے کہ یہ کلمہ ہے یا درود شریف؟ البتہ اس میں نحن عباد محمد ﷺ جو کہا گیا

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) فقال ذالک الغیر من برسم کارمیکنم نہ بشرع یکفر الٰی ماقال رجل عرض علیہ خصمہ فتویٰ الائمۃ فردھا وقال چہ بارنامہ فتویٰ آوردہٗ قیل یکفر الخ (عالمگیری ص ۲۷۲ ج ۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطبوعہ کوئٹہ. المحیط البرھانی ص: ۴۲۱/۴۲۲/۷، نوع آخر فی العلم والعلماء الخ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل، بزازیۃ علی الھندیۃ کوئٹہ ص: ۳۳۷،۳۳۸/۶، الثامن فی الاستنخفاف بالعلم)

۱...... فان قائلہ یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبۃ والرجوع عن ذالک بطریق الاحیتاط، (عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲، مطبوعہ کوئٹہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین)

۲...... البحر الرائق ص ۱۲۳، ج ۵، مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ، کتاب السیر، باب احکام المرتدین.

ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ (نعوذ باللہ) ہم محمد ﷺ کے بندے ہیں جو شخص حضرت محمد ﷺ کو معبود مانے وہ اسلام سے خارج ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۶/۹/۸۸ھ

غصہ میں کلمہ کفر

سوال:- زید نے عمر سے ایک جھگڑے میں پوچھا کہ کیا تم بندوں کو مسبب الاسباب سمجھتے ہو کہ اگر رسوم میں شرکت نہ کرے تو وہ نوکری سے علیحدہ کردیں گے عمر نے ایک دم کہہ دیا ہاں ایسا ہی سمجھتا ہوں اب عمر پچھتا تا ہے کلمہ کفر ہوگیا توبہ تو اسی وقت کرلی اس کو ندامت بھی بہت ہے اب کیا کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

توبہ واستغفار اور آئندہ کیلئے احتیاط کرے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... یکفر اذا وصف اللّٰہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ (الی قولہ) او جعل لہ شریکا الخ عالم گیری ص ۲۵۸ ج ۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطلب موجبات الکفر انواع، مطبوعہ کوئٹہ. مجمع الانھر ص: ۲/۵۰۴، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، البحر الرائق کوئٹہ ص: ۵/۱۲۰، باب احکام المرتدین)

[2]...... وما خطاء من الالفاظ ولایوجب الکفر فقائلہ یقر علی حالہ ولا یومر بتجدید النکاح ولکن یومر بالاستغفار والرجوع عن ذلک، شامی زکریا ص: ۶/۳۹۱، باب المرتد، مطلب من لا یقتل اذا ارتد، (مجمع الانھر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، المحیط البرھانی ص: ۷/۳۹۹، النوع الاول فی اجراء کلمۃ الکفر، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل)

کیا رکوع میں سبحان ربی الاجیم پڑھنا کفر ہے

سوال:-نماز کے اندر رکوع میں سبحان ربی العظیم کے بجائے سبحان ربی الکریم پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص العظیم کے بجائے اجیم پڑھتا ہو تو وہ دائرۂ اسلام میں رہتا ہے یا نہیں؟ اور اس کا ایمان کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حدیث پاک میں سبحان ربی العظیم ہے[1]، سبحان ربی الکریم پڑھنا حدیث شریف کے خلاف ہے جو شخص عین وظاء ادا نہیں کرتا وہ اجیـــم پڑھتا ہوگا اس طرح پڑھنا غلط ہے لیکن اس سے کافر نہیں ہوتا کیونکہ جو شخص عین وظا ادا نہیں کر پاتا وہ مجبور ہے اس کو صحیح ادا کرنے کی کوشش لازم ہے جب تک صحیح ادا نہ کر سکے اس کو سبحان ربی الکریم پڑھنا چاہئے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۶/۹/۸۸ھ
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ اذا رکع احدکم فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقد تم رکوعہ وذالک ادناہ الحدیث (مشکوۃ شریف ص: ۸۳، باب الرکوع، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ترمذی شریف ص: ۱/۶۰، باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود، مطبوعہ بلال دیوبند، ابن ماجہ ص: ۶۳، باب التسبیح فی الرکوع والسجود، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

[2]...... السنۃ فی تسبیح الرکوع سبحان ربی العظیم الا ان کان لا یحسن الظاء فیبدل الکریم لئلا یجری علی لسانہ العزیم فتفسد بہ الصلوٰۃ (شامی کراچی ص ۴۹۴ ج ۱ فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتہائہا، تاتارخانیہ کراچی ص: ۱/۴۷۶، الفصل الاول فی ذکر حرف مکان حرف)

''کَلَّاسَوْفَ تَعْلَمُوْن'' کو کلا صاف کرنے کی تائید میں پڑھنا کفر ہے

سوال:- داڑھی منڈوانے والے داڑھی منڈانے کی تائید میں ''کلا سوف تعلمون'' پیش کرتے ہیں کیا یہ کفر ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

داڑھی منڈانے والے کی تائید میں اس کو پڑھنا اور مطلب یہ لینا کہ کلا صاف کرو یہ تحریف اور کفر ہے[1] فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۴/۸۷ھ
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

وندے ماترم

سوال:- دفتروں اور مدرسوں میں وندے ماترم پڑھنے پر اگر اصرار کیا جائے تو پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلّیاً!

اس کے معنی کیا ہیں اگر یہ شعار کفار ہے تو اس سے بچنا لازم ہے اور اس کیلئے

---

[1]...... المراد بالتحريف القاء الشبه الباطلة والتاويلات الفاسدة وصرف اللفظ عن معناه الحق الى معنى باطل بوجوه الحيل اللفظية كما يفعله اهل البدعة (تفسير كبير ص: ۲۳۰، ج۳، سورة النساء، مطبوعه دار الفكر بيروت، كتاب الشفا ص: ۲/۲۵۱، فصل فى حكم من استخف بالقرآن طبع بيروت، شرح فقه اكبر ص: ۲۰۲، من قراء الظاء مقام الضاد، مطبوعه مجتبائى دهلى)

درخواست دے کر قانونی طور پر استثناء کرا لیا جائے [۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

اسکول میں ترانہ

سوال:- اسکولوں میں آج کل شرعی لباس نہیں ہے اور صبح کو پرارتھنا میں ''رگھوپتی راگھو راجہ رام'' ترانہ مسلمان، ہندو، سکھ سب مل کر گاتے ہیں، اگر مسلمان بچّے اور استاذ شریک نہ ہوں تو ان پر ناحق ظلم کیا جاتا ہے، ایسی صورت میں مسلمان بچوں اور استاذوں کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شرک اور معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ''**لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق**''الحدیث [۲] ایسی چیزوں سے بچنے کیلئے آئینی تدابیر اختیار کی جائیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... من تشبه بقوم فهو منهم (مشكوٰة ص ۳۷۵ كتاب اللباس) قال الطيبى هذا عام فى الخلق والخلق والشعار (مرقاة ص ۴۳۱ ج۴، كتاب اللباس، مطبوعه بمبئی)

تنبیہ:- وندے ماترم میں سراسر شرکیہ وکفریہ کلمات ہیں اس کو پڑھنا جائز نہیں ہے۔ کفایۃ المفتی ص ۹،ر۔

[۲]...... (مشكوٰة المصابيح ص ۳۲۱ ج ۲ كتاب الامارة والقضاء، الفصل الثانی مطبوعه ياسر نديم ديوبند، مسلم شريف ص ۱۲۵/۲، كتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء فى غير معصية، مطبوعه رشيديه دهلی. مسند احمد ص: ۱۳۱/۱، مسند علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه، مطبوعه دار الفكر بيروت.

جو مسئلہ پیش آئے اس کا جواب دریافت کیا جائے مثلاً مثلاً سے نہیں

سوال:- اگر کوئی مسلمان مرد خدانخواستہ زبان سے کوئی کلمہ کفر کہہ دے جس سے کہ وہ کافر ہو جائے۔ مثلاً خدا کو گالی دے دے یا کسی شرعی بات کا منکر ہو جائے اور وہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور حمل پڑ جائے اور مثلاً لڑکی پیدا ہو جائے تو میرے بزرگان دین وہ لڑکی حرام ہے یا حلال کیوں کہ وہ مرد کافر ہو گیا تھا اور اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا تھا اور اس نے عورت سے صحبت کی تو وہ زنا ہو گیا وہ حمل کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

جو بات واقعتہً پیش آئی ہو صحیح صحیح لکھ کر اس کا حکم دریافت کرنا چاہئے فرضی باتیں مثلاً مثلاً کہہ کر ایسے امور میں پوچھنا ٹھیک نہیں[1]، کافر ہو جانا بہت سخت ہے اللہ پاک محفوظ رکھے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

---

[1]...... ولو سأل عامی عما لم یقع لم یجب جوابه، المجموع شرح المهذب ص ۵۷/۱، فصل فی احکام المفتیین، مطبوعه دار الفکر بیروت.

[2]...... لان الکفر نهایة فی العقوبة (البحر الرائق ص ۱۲۵ ج۵، باب احکام المرتدین. المکتبة الماجدیه کوئٹه پاکستان)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

﴿تکفیر مسلم﴾

تکفیر مسلم

سوال:-کسی نے فتوی دیا کہ یہ مسلمان کافر ہے،تو حقیقت میں وہ کافر نہ ہوتو کہنے والے کا شرع کی رو سے کیا حکم ہے؟ عندالحنفیہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی مسلمان کو بلا وجہ کافر جاننا کفر ہے۔

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایمارجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھااحدھما متفق علیہ وعن ابی ذرؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری وعنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من دعا رجلاً بالکفر او قال عدو اللّٰہ ولیس کذالک الاحار علیہ متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۱ ج ۲)[1] فقط واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1]...... مشکوۃ شریف ص ۴۱۱، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، طبع یاسر ندیم،

کسی مسلمان کوسردار جی کہنا

سوال: -ایک شخص کبھی کبھی نماز کی پابندی کرتا ہے، وحدانیت اور رسالت کا اقرار بھی کرتا ہے، البتہ کبائر اور صغائر گناہ کے بارے میں اس کا رویہ تشفی بخش نہیں ہے، ایسی حالت میں اس کو ''سردار جی'' کے لقب سے یاد کرنا کیسا ہے جبکہ قرآن پاک میں صراحتا ''وَ لاَ تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ'' وارد ہے، سردار جی کہنے والے کو کیا کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مسلمان سخت گنہگار ہونے کے باوجود مسلمان ہے[1]، صغائر و کبائر سے توبہ کرنا بھی لازم ہے، ہمارے عرف میں ''سردار جی'' سکھ کو بولتے ہیں، اگر وہاں بھی یہی عرف ہے اور عمر کی مراد بھی یہی ہے تو مسلمان کو ''سردار جی'' کہنا جائز نہیں[2] عمر کو لازم ہے کہ ایسا کہنے سے توبہ کرے اور زید سے معافی مانگے ورنہ اس کے ذمہ گناہ باقی رہے گا[3]، زید کو بھی چاہئے کہ

---

[1]...... والکبیرة لا تخرج العبد المؤمن من الایمان (شرح عقائد ص۱۰۷،۱۰۶، مبحث الکبیرة، مکتبہ امدادیہ دیوبند، عقیدة الطحاوی ص:۸۸،۸۹، لانکفر اھل القبلة بذنب، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، شرح فقہ اکبر ص:۸۶، قبیل سب الشیخین الخ، مطبوعہ مجتبائی دھلی)

[2]...... قال عکرمة فی تفسیر ولا تنابزوا بالالقاب ھو قول الرجل للرجل یا فاسق یا منافق یا کافر (تفسیر مظھری ص۵۲ ج۹، سورۂ حجرات تحت آیت: ۱۱، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان، المحیط البرھانی ص:۴۲۴/۷، نوع آخر فی الرجل یقول لغیرہ یا کافر الخ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل، عالمگیری کوئٹہ ص:۲/۲۷۸، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منھا ما یتعلق بتلقین الکفر)

[3]...... اما ان کانت المظالم فی الاعراض کالقذف والغیبة فیجب فی التوبة ...... ویتحلل منھم بیان اقسام التوبة، مطبوعہ مجتبائی دھلی، نووی علی ھامش مسلم ص۲/۳۴۶، کتاب الذکر والدعاء، باب التوبة، مطبوعہ رشیدیہ دھلی،

اپنی وضع قطع، روش سب اسلام کے مطابق رکھے[۴] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۱۲/۸۹ھ

اپنے سوا سب کو کافر کہنا

سوال:- مولوی حشمت علی صاحب نے بے شمار ایسی عورتوں کا نکاح پڑھوایا ہے جنکے چار چار چھ چھ لڑکے پیدا ہو چکے ہیں یہ فتویٰ صادر کر دیا کہ ان عورتوں کا نکاح نہیں ہوا تھا یہ لڑکے جو پیدا ہوئے ہیں حرامی ہیں، اگر نکاح ہوا تھا تو وہ ناجائز ہے وہ اب تک حرام کاری تھی، اب نکاح ہوا پہلے کا غلط تھا، سابقین اکابرین علماء کو گالیاں دیتے ہیں میں نے بچشم خود دیکھا ہے تحریر کہ ائمہ اربعہ تک انکے حملہ سے محفوظ نہیں ہیں، اب سوال یہ ہے کہ مولانا حشمت علی صاحب کو کس طرح سے یاد کیا جائے، اور انکے متبعین جو انکے پیرو کار ہیں انکے متعلق کیا حکم ہے؟ مولوی حشمت علی صاحب کے نزدیک دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ہے نہ ناجی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے جو شخص اپنے سوا کسی کو بھی مومن نہ سمجھے، اکابر اہل اللہ پر کفر کا فتویٰ لگادے اس کا ٹھکانہ معلوم، حشر معلوم[۱] اعاذنا اللّٰه منه. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند ۹/۳/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

---

[۴]...... راجع: تفسیر، ادخلوافی السلم کافة (معارف القرآن ص ۷۹۴ ج ۱، معراج بک ڈپو دیوبند)

[۱]...... حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی شخص کو کافر سمجھے اور وہ کافر نہ ہو تو وہ کفر اس کہنے والے پر لوٹ آتا ہے لہٰذا حدیث شریف کی روشنی میں اس قائل کا ٹھکانہ وحشر کافروں کے ساتھ جہنم میں ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مسلمان کو کافر کہنا

سوال:- (۱) بکر نے بلا سبب ایک شخص مسلمان کو اہانۃً وحقارۃً مرتد کہہ کر گالی دی کہ تو مرتد ہے، کافر ہے، بلا تجدیدِ نکاح اپنی بیوی کو ساتھ نہیں رکھ سکتا۔ اگر وہ شخص مرتد نہ ہو اور اس کی بیوی کو طلاق نہ ہو تو بکر مرتد ہوا یا نہیں؟ اور اس کی عورت کو طلاق ہوئی یا نہیں؟

(۲) ایک عالم غیر مجتہد نے اپنے قیاس سے زید کو بھول کر ایک فتویٰ دیا جس پر عمل کرنے سے زید کو نقصان پہنچا، بعدہٗ زید نے ایک محقق عالم سے اس کی تحقیق آزمائش کی، معلوم ہوا کہ وہ غلط ہے، زید نے اس عالم غیر مجتہد کو گالی کے طور پر کہا، بیہودہ کھانا کھا کر سو رہتے ہیں، کتاب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتے ہیں، پھر مسئلہ جھوٹ بولتے ہیں بیلوں کے مانند، ایسے بیلوں کو کیا کرنا چاہئے؟

اس عالم نے زید سے کہا کہ تم نے عالم کو بیل کہہ کر گالی دی جس سے تمہاری بیوی کو طلاقِ بائنہ واقع ہوگئی۔ من ابغض عالماً من غیر سبب خیف علیه الکفر. یہ عبارت عالمگیری سے مخزن الفتاویٰ ص۱۰۴، میں ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے؟ زید کی بیوی کو طلاق ہوگئی اور زید مرتد یا فاسق ہوا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) بلا وجہِ شرعی کسی مسلم کو کافر و مرتد کہنا کفر ہے[۱]، اسلئے بکر سے وجہ دریافت کی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)...... عن ابن عمر مرفوعاً قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما. مشکوۃ ص: ۴۱۱.

وعن ابی ذر مرفوعاً قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا یرمی رجل رجُلاً بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الاارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک (مشکوٰة المصابیح ص ۴۱۱ ج۲) باب حفظ اللسان والغیبة والشتم. الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم، (حاشیہ صفحہ ھذا اگلے صفحہ پر)

جائے کہ اسنے کس وجہ سے ایسا کہا، جب تک اس کی تحقیق نہ ہو جائے کسی پر کفر کا حکم لگانا درست نہیں۔

لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علیٰ محمل حسن او کان فی کفره خلاف ولو روایة ضعیفة اھ تنویر، ص۳۹۹ ج۳ /[۱]

(۲) وہ فتویٰ سامنے ہوتو اس کو دیکھ کر رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ وہ صحیح ہے یا غلط، نیز وہ فتویٰ بھی ساتھ ہونا چاہئے جس کے ذریعہ سے آزمائش کی گئی ہے۔فقط واللہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/ محرم ۶۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸/ محرم ۶۷ھ

کلمہ گوکو کافر کہنا

سوال:۔کسی کلمہ گو کو کافر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اسلام کے لئے صرف کلمہ گو ہونا کافی نہیں بلکہ دل سے تصدیق اور عقائدِ حقہ کا اختیار کرنا ضروری ہے[۲]، کیوں کہ کلمہ بہت سے غیر مسلم بھی پڑھ لیتے ہیں اور وہ غیر مسلم ہونے کے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۱]...... وعن ابی ذر مرفوعاً قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لا یرمی رجل رجُلاً بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الاارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱ ج۲، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، عالمگیری ص۲۷۸ ج۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بتلقین الکفر الخ)

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... (تنویر الابصار علی الشامی کراچی ص ۲۲۹–۲۳۰/۴، مطلب فی حکم من شتم دین الخ، باب المرتد، مجمع الانهر ص: ۵۰۲/۲، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، البحر الرائق کوئٹه ص: ۱۲۵/۵، باب احکام المرتدین)

[۲]...... الایمان فی الشرع هو التصدیق بما جاء به الرسول ﷺ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مقر بھی ہیں، لیکن تصدیقِ قلبی اور عقائدِ حقہ پر دوسروں کو مطلع ہونا آسان نہیں، اس لئے اتنا ضروری ہے کہ تصدیقِ قلبی اور عقائدِ حقہ کے منافی کوئی چیز صادر نہ ہو[1]، مثلاً ایک شخص کلمہ گو بھی ہے اور بُت کے سامنے سجدہ کرتا ہے[2]، یا ختمِ نبوت کا منکر ہے[3]، یا قرآن کریم کو خدا کی کتاب نہیں، مانتا وغیرہ وغیرہ، تو محض کلمہ پڑھنے کی وجہ سے اس کو مسلم ومومن نہیں کہا جائے گا[4]

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) من عند الله تعالیٰ وتصدیق النبی ﷺ بالقلب فی جمیع ماعلم بالضرورة والاقرار بہ ای باللسان، (شرح عقائد ص: ۱۲۰، مطبوعہ امدادیہ دیوبند، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۶/۳۵۴، باب المرتد) لاجل ان الایمان فعل القلب لا الاقرار فقط صح نفی الایمان عن بعض المقرین باللسان، (نبراس ص: ۲۵۲، ان الایمان فی الشرع ھو التصدیق، مطبوعہ امدادیہ ملتان) لا یکفی فی الایمان فعل اللسان (روح المعانی ص: ۱۸۸/۱، الجزء الاول، سورۂ بقرہ تحت آیت: ۳، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

[1]...... لایخرج العبد من الایمان الا بجحود ما ادخلہ فیہ (عقیدة الطحاوی ص: ۹۳، لایکفر العبد الا بالجحود، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، البحر الرائق کوئٹہ ص: ۵/۱۲۴، باب احکام المرتدین)

[2]...... ولا نزاع فی ان من المعاصی ما جعلہ الشارع امارة للتکذیب وعلم کونہ کذلک بالادلة الشرعیة کسجود الصنم الی قولہ ونحو ذالک مما ثبت بالادلة انہ کفر (شرح عقائد ص: ۱۰۸، مبحث الکبیرة، مطبوعہ امدادیہ دیوبند. شامی زکریا ص: ۶/۳۵۶، باب المرتد، شرح فقہ اکبر ص: ۹۳، والصلوة خلف کل بر وفاجر الخ، مطبوعہ مجتبائی دھلی)

[3]...... والایمان بسیدنا محمد علیہ الصلوة والسلام فیجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا آمن بانہ رسول ولم یؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا یکون مومنا، (مجمع الانھر ص: ۲/۵۰۶، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، شرح فقہ اکبر ص: ۲۰۲، المسئلة المتعلقة بالکفر الخ مطبوعہ مجتبائی دھلی، عقیدة الطحاوی ص: ۴۹، رسالة خاتم النبیین، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند، اکفار الملحدین ص: ۵۷، بیان کفر من ادعی النبوة الخ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل)

[4]...... من جحد القرآن کلہ او سورة منہ او آیة قلت وکذا کلمة او قراءة متواترة او زعم انھا لیست من کلام الله کفر، (شرح فقہ اکبر ص: ۲۰۵، من قراء الظاء مقام الضاد الخ، مطبوعہ مجتبائی دھلی، کتاب الشفاء ص: ۲/۲۵۱. (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور کسی مسلم کو بغیر دلیل کے کافر کہنا بھی نہایت خطرناک ہے، اس کو بھی کھیل نہ بنالیا جائے، اس سے اپنا ایمان بھی مجروح ہوتا ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیو بند ۸؍۴؍۹۳ھ

ایک دوسرے کو کافر کہنا

سوال:- زید اور عمر دو بھائی ہیں، آپس میں دونوں میں شدید اختلاف تھا پنچایت ہوئی اور دونوں میں میل ملاپ کرادیا گیا، اس میں عمر نمازی ہے، مسجد میں امامت بھی کرتا ہے، ملاپ کے باوجود زید نے مسجد میں نماز پڑھنی چھوڑ دی اور عیدین دوسری جگہ پڑھی اس پر عمر نے ایک فتویٰ نکالا کہ زید وعدہ خلاف ہے اور میرے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کافر ہوگیا، یہ یوم جمعہ میں سنایا گیا، پھر معاملہ ایسے ہی چلتا رہا، زید سے کہا گیا کہ چلو نماز پڑھو، اس پر زید نے کہا کہ جب مجھے کافر کہا گیا ہے تو میں کافر ہوں، ویسے زید کا دل صاف ہے تو اب زید کا اس جملہ کے کہنے سے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عداوت اور وہ بھی دو بھائیوں میں شرعاً اخلاقاً عرفاً سخت مذموم اور منحوس چیز ہے،

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) فصل فی حکم من استخف بالقرآن الخ، مطبوعہ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت، عقیدۃ الطحاوی ص:۸۷، القرآن کلام اللہ لا یساویہ کلام، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)

[1]...... عن ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یرمی رجُلٌ رجُلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الاارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱ ج ۲) باب حفظ اللسان، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم.

اس سے دین بھی تباہ ہوتا ہے اور دنیا بھی تباہ ہوتی ہے[۱]، زید نے غلطی کی جو جماعت ترک کی اور گھر پر تنہا نماز پڑھنے لگا، اور بہت بڑی نعمت سے محروم ہو گیا[۲]، اس کو لازم ہے کہ مسجد میں جا کر جماعت کی نماز پڑھا کرے اور اپنی غلطی سے توبہ کرے، عمر نے اس سے بڑھ کر غلطی کی زید پر کفر کا حکم لگایا، مسلمان پر کفر کا حکم لگانا نہایت ہی خطرناک ہے، اس سے دین و ایمان سلامت نہیں رہتا[۳] عمر کے اس کہنے سے اور اعلان کرنے سے زید کافر نہیں ہوا، عمر کے ذمّہ لازم ہے کہ اپنی غلطی کا علی الاعلان اقرار کرے اور زید سے سب کے سامنے معافی[۴] مانگے کہ

۱...... عن ابی بکرة قال قال رسول اللهﷺ ما من ذنب احری ان یعجل الله لصاحبه العقوبة فی الدنیا مع ما یدخر له فی الاخرة من البغی وقطیعة الرحم، (مشکوة شریف ص: ۴۲۰، باب البر والصلة، الفصل الثانی)

۲...... عن عبد الله انه کان یقول من سره ان یلقی الله عزوجل غدا مسلما فلیحافظ علی هولاء الصلوات الخمس حیث ینادی بهن فان الله عزوجل شرع لنبیهﷺ سنن الهدیٰ فانهن من سنن الهدیٰ وانی لا احسب منکم احدا الا له مسجد یصلی فیه فی بیته فلو صلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم لترکتم سنة نبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لضللتم ومامن عبد مسلم یتوضا فیحسن الوضوء ثم یمشی الی صلاة الاکتب الله عزوجل له بکل خطوة یخطوها حسنة او یرفع له بها درجة او یکفر عنه بها خطیئة ...... ولقد رأیتنا ومایتخلف عنها الا منافق معلوم نفاقه، (نسائی شریف ص:۹۷،۹۸/۱، المحافظة علی الصلوات حیث ینادی بهن، دارالکتاب دیوبند، مشکوة شریف ص: ۹۶، ۹۷، باب الجماعة وفضلها، الفصل الثالث، طبع یاسرندیم)

۳...... لایرمی رجل رجُلاً بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک رواه البخاری (مشکوٰة شریف ص ۴۱۱ ج۲، باب حفظ السان الخ، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

۴...... ولو انه قال بهتانا لم یکن ذلک فیه فانه یحتاج الی التوبة فی ثلاثة مواضع: احدها ان یرجع الی القوم الذین تکلم بالبهتان عندهم، ویقول انی قد ذکرت عندکم فلانا بکذا وکذا فاعلموا انی کاذب فی ذلک والثانی ان یذهب الی الذی قال علیه البهتان، ویطلب منه ان یجعله فی حل، تنبیه الغافلین للسمرقندی ص ۹۲، باب الغیبة، طبع عباس احمد الباز مکة المکرمة،

اس نے یومِ جمعہ میں اعلان کر کے زید کو ذلیل کرنے کی انتہائی مذموم کوشش کی، یہ معمولی بات نہیں، منصبِ امامت کے بھی خلاف ہے، اس کے اعلان کی وجہ سے زید کا اپنے آپ کو کافر کہنا ہی غلط ہے، دونوں اپنی اپنی غلطی کا احساس کر کے مکافات کریں انشاء اللہ فتنہ ختم ہو جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱/۱۹۱ھ

دیوبندی علماء کو کافر کہنا

سوال:- بریلوی عقائد کے لوگوں کا کہنا ہے کہ دیوبندی عقائد کے لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سلام کرنا، کسی قسم کا رابطہ وتعلقات رکھنا ناجائز ہے اور اگر دیوبندی (وہابی) سلام کرے تو اس کا جواب دینا بھی ناجائز ہے اور دیوبندیوں کو کافر بھی کہتے ہیں، ایسی صورت میں ایک طبقہ ایسا ہے جس کیلئے یہ حالات پریشان کن ہیں، اس لئے اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

علماءِ دیوبند کا مسلک صحیح ہے، قرآن کریم، حدیث شریف، صحابۂ کرام، فقہاءِ مجتہدین کے بالکل مطابق ہے جو شخص اس کو غلط کہتا ہے وہ ان سب کی مخالفت کرتا ہے اور جو شخص ایسے دیوبندی علماء کو یا ان کے متعلقین کو کافر کہتا ہے وہ اہلِ ایمان کو اہلِ کفر سمجھتا ہے، اس کو ضروری ہے کہ اپنے ایمان کی خبر لے،[1] اور اصلاح کرائے، ورنہ وہ ہمیشہ ایمان سے

---

[1]...... **عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۴۱۱ ج ۲، باب حفظ اللسان، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)**

ترجمہ:- آپ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی کسی کو فسق کے ساتھ منسوب نہیں کرتا ہے اور نہ کفر کے ساتھ مگر وہ کفر اس پر لوٹ آتا ہے اگر وہ شخص ایسا نہ ہو۔

نا آشنا رہے گا اور مقبولانِ بارگاہِ الٰہی واولیاء کاملین کو کافر کہنے کی وجہ سے خدائے تعالیٰ کی لعنت اور غضب کا مستحق رہے گا[1] اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۷/۹۵ھ

علماءِ دیوبند کو کافر کہنے والا کیا حکم رکھتا ہے؟

سوال:- جلال آباد میں جو کہ ایک پرانی بستی ہے قدیم زمانے سے بستی کی جو سب سے بڑی جامع مسجد ہے اس میں ہمیشہ جمعہ ہوتا چلا آیا اور برابر ہو رہا ہے، کچھ عرصہ سے جامع مسجد کے قریب ہی ایک چھوٹی سی محلّہ کی مسجد ہے اس میں دو چار آدمیوں نے جو بدعتی عقیدے کے ہیں اور اپنے اکابر کو کافر کہتے ہیں اور یہاں تک کہتے ہیں کہ علماءِ دیوبند کو کافر نہ کہنے والا کافر یقینی ہے، ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ صرف ہم یہ عقیدہ رکھنے والے ہی مسلمان ہیں اور مسلمان کی نماز کافر کے پیچھے درست نہیں ہے جس کی وجہ سے ان بدعتی عقیدے کے چار آدمیوں نے جمعہ کی نماز علیحدہ سے شروع کر دی، چوں کہ جامع مسجد میں جمعہ ڈیڑھ بجے ہوتا ہے اور یہ لوگ چھوٹی مسجد میں ڈھائی بجے جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں، اسلئے کثرت سے لوگ ان بدعتی حضرات کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ ہمارے پیش امام جو کہ دیندار صحیح العقیدہ متمول ہیں، ان سے اگر کسی وجہ سے (جامع مسجد میں) جمعہ چھوٹ جاتا ہے تو وہ بھی چھوٹی مسجد میں ان کے پیچھے نمازِ جمعہ ادا کر دیتے ہیں اب سوال یہ ہیکہ نیک صحیح العقیدہ شخص جسکا اتباع پوری بستی ہی نہیں مضافاتی بھی کرتے ہیں ان کو جمعہ کی نماز بدعتی کے پیچھے پڑھنا بہتر ہے یا ظہر کی نماز؟

---

[1] ...... مَنْ عَادیٰ لِی وَلِیًّا فقد آذَنْتُہ بالحَرْب (الحدیث) بخاری شریف ص ۹۶۳ ج ۲، کتاب الرقاق، باب التواضع، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

ترجمہ:- جو میرے ولی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے میرا اس کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو شخص علماءِ دیوبند کو کافر کہتا ہو اور اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا تو وہ شخص خود ہی خطرناک حالت میں ہے، اس لئے کہ حدیثِ پاک میں آیا ہے کہ اگر ایک آدمی کسی کو کافر کہے اور واقعۃً وہ شخص کافر نہ ہو تو وہ کفر خود اس پولوٹ کر آتا ہے[۱]، پس ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں[۲]، نہ اس کو کافر کہا جائے نہ اس کا اقتداء کیا جائے، پھر وہ لوگ کسی دیوبندی عقیدے والے کے مسجد میں آجانے سے مسجد کو دھلوا کر پاک کراتے ہیں، دیوبندی کے سلام کا جواب دینے ہی سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے، دیوبندی کو سلام کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ ان کے نزدیک مرتد ہوجاتا ہے۔ العیاذ باللہ

جامع مسجد میں نماز کا اہتمام لازم ہے، خاص کر امام صاحب کو، دوسرے لوگ بھی جامع مسجد میں سویرے جایا کریں تاکہ اس کی نوبت نہ آئے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۲۱ھ

شاگردوں کو کافر کہنے والے کا حکم

سوال:- اگر استاد اپنے شاگرد کو کہے کہ یہ شاگرد استاد پر عاق ہے استاد لوگوں سے

۱...... عن ابی ذر رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یرمی رجُلٌ رجُلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱ ج ۲، باب حفظ اللسان والغیبۃ، الفصل الاول، یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص: ۲/۸۹۳، کتاب الادب، باب ما ینھی عن السباب واللعن، طبع رشیدیہ دھلی، مسلم شریف ص: ۱/۵۷، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر، طبع رشیدیہ دھلی)

۲...... کراھۃ تقدیمہ ای الفاسق کراھۃ تحریم (شامی کراچی ص ۵۶۰ ج ۱، باب الامامۃ)

کہتا ہے کہ یہ شاگرد کافر ہوگیا نماز اس کے پیچھے جائز نہیں شاگرد توبہ نکالتا ہے کئی دفعہ توبہ نکالا ہے لیکن شاگرد پر کسی قسم کا ثبوت بے ادبی کا نہیں اور استاد لوگوں سے یہ کہتا ہے کہ یہ بالکل کافر ہے، شریعت ایسے استاذ پر کیا حکم کرتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اولاً شاگرد کے کافر ہونے کی وجہ استاد سے دریافت کی جائے جو کچھ وجہ وہ بتائے اسپر شرعی حیثیت سے غور کیا جائے گا بلا وجہ کسی مسلم کو کافر کہنا خود کفر کے درجہ کا گناہ ہے[1]، اور جب آدمی شریعت کے مطابق سچی توبہ کرتا ہے تو وہ مقبول ہوتی ہے۔

ثم اذا تاب توبة صحيحة صارت مقبولةً غير مردودة قطعاً من غير شك و شبهة بحكم الوعد بالنصاھ شرح فقه اكبر ص ۱۹۶ [2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اپنے مسلمان ہونے کا انکار

سوال: -اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں، حالانکہ وہ صوم وصلوٰۃ

---

[1]...... عن ابی ذر مرفوعاً قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لا يرمى رجل رَجُلاً بالفسوق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذالك (مشكوٰة المصابيح ص ۴۱۱ ج ۲، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، بخارى شريف ص: ۲/۸۹۳، كتاب الادب، باب ماينهى عن السباب واللعن، مسلم شريف ص: ۱/۵۷، كتاب الايمان، باب بيان حال ايمان من قال لاخيه المسلم يا كافر)

[2]...... شرح فقه اكبر ص: ۱۹۶، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائى دهلى. تفسير المنار ص: ۱۱/۳۳، سورۂ توبه تحت آيت: ۱۰۴، مطبوعه دار الفكر بيروت، تنبيه الغافلين ص: ۵۳، باب التوبة، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

کا پابند ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ وہ مسلمان شمار کیا جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا کہنا نہایت خطرناک ہے[۱]، اس کو توبہ واستغفار اور کلمہ پڑھنا لازم ہے، احتیاطاً تجدید نکاح کرے[۲]، اگر وہ اپنے ایمان کو کمزور سمجھتے ہوئے ایسا کہتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو جیسا کہ اللہ کے وعدوں پر یقین ہونا چاہئے اور اس کے احکام کا پابند ہو جانا چاہئے وہ بات مجھ میں نہیں اور بطور رنج وافسوس کے کہتا ہے گویا اللہ پاک سے قوی ایمان کی تمنا رکھتا ہے تو اس پر تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح کا حکم نہیں[۳] لگایا جائے گا، اور اس کے احساس وافسوس کی تعریف کی جائے گی، مگر ایسا کہنے سے پھر بھی روکا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

علامہ فضلِ حق خیر آبادی اور مولانا اسماعیل شہید رحمہما اللہ

سوال: - زید کہتا ہے کہ علامہ فضلِ حق خیر آبادیؒ حضرت شیخ عبد الوہاب دہلویؒ

۱...... لو قيل لمن كان له شهر من اسلامه الست بمسلم فقال لا كفر (شرح فقه اكبر ص ۲۲۳، مكتبه مجتبائى دهلى، عالمگيرى كوئٹه ص: ۲/۲۷۷، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منها ما يتعلق بتلقين الكفر، البحر الرائق كوئٹه ص: ۱۲۳/۵، باب احكام المرتدين، بزازية على الهندية كوئٹه ص: ۶/۳۳۰، الخامس فى الاقرار بالكفر)

۲...... ما كان فى كونه كفرا اختلاف يؤمر قائله بتجديد النكاح وبالتوبة، والرجوع عن ذلك احتياطا، مجمع الانهر ص ۲/۵۰۱، كتاب السير والجهاد، باب المرتد، دار الكتب العلمية بيروت، عالگيرى ص ۲/۲۸۳، الباب التاسع، قبيل الباب العاشر، مطبوعه دار الكتاب ديوبند،

۳...... يستفاد من شرح فقه الاكبر: قد صح عن بعض السلف انهم كانوا يستثنون فى ايمانهم والعذر عنهم انهم ما كانوا يستثنون لشكهم فى ايمانهم الى قوله حاصله ان الاستثناء راجع الى كمال ايمانه وجمال احسانه لا الى تصديقه فى جنانه او اقراره بلسانه (شرح فقه اكبر ص ۲۱۷-۲۱۸، مكتبه مجتبائى دهلى)

کے خاص شاگرد تھے انہوں نے صاحبِ تقویۃ الایمان پر کفر کا فتویٰ دیا ہے کہ ''قائل ایں کلام لا طائل از رُوئے شرع مبین بلا شبہ کافر و بے ایمان است ہر گز مومن و مسلمان نیست'' فضلِ حق خیر آبادی (تحقیق الفتویٰ، ص ۷-۸)

دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا واقعی علامہ موصوف نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ زید کا حوالہ صحیح ہے یا نہیں؟ جواب مستحکم مدلّل عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلّیاً!

اس کے جواب کے لئے ارواحِ ثلاثہ، ص[1] ۳۷۰/ سے حکایت ۴۰۰ نقل کرتا ہوں، امید ہے کہ رہنمائی میسر ہوگی۔

خانصاحب نے فرمایا کہ مولوی عبدالرشید صاحب غازی پوری رام پور میں مولوی فضل حق سے پڑھتے تھے۔ یہ ایک مرتبہ کہیں جارہے تھے اتفاق سے ان کے ایک دوست مل گئے۔ ان دوست نے ان سے کہا کہ چلو مولوی فضلِ حق کے یہاں چلیں تم ان کے (مولانا اسماعیل صاحب کے) معتقد ہو، آج تمہیں تمہارے استاذ سے تبرے سنوائیں گے انہوں نے کہا چلو، جب دونوں وہاں جا کر بیٹھے تو مولوی عبدالرشید صاحب نے کہا کہ حضرت مجھے یہ کہہ کر لائے ہیں کہ مولوی صاحب سے تمہیں مولوی اسماعیل پر تبرے سنواؤں گا۔ مولوی فضلِ حق صاحب نے کہا ''اچھا اس غرض سے لائے ہیں اور یہ کہہ کر ان پر بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا میں اور مولوی اسماعیل پر تبرا کروں یہ نہیں ہوسکتا''۔

''جو کچھ مجھ سے ہو چکا ہے وہ بھی بہکانے اور سکھانے سے ہوا تھا اور اب تو وہ بھی نہیں ہوسکتا اور یہ کہہ کر ان کو اپنی مجلس سے اٹھوا دیا اور فرمایا کہ میرے یہاں کبھی نہ آنا۔ اھ

---

[1]...... ارواح ثلاث ص:۳۹۷، جناب مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی کی حکایات، مطبوعہ نعیمیہ دیوبند.

خط کشیدہ عبارت کو بغور پڑھئے تو مولانا فضلِ حق صاحبؒ کا نظریہ حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق معلوم ہوگا حضرت مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ کی تصانیف عبقات منصب امامت، ایضاح الحق وغیرہ مطالعہ کرنے سے ان کی جلالتِ قدر معلوم ہوتی ہے۔ ان کے جہاد کے کارنامے بھی بہت بلند ہیں، ارواحِ ثلاثہ میں ص ۵۷ سے لے کر ص ۱۰۲ تک ان کے واقعات مذکور ہیں ''تقویۃ الایمان'' کی تصنیف اور اس کی اشاعت وافادیت کا تذکرہ بھی اس میں ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند

کیا عبدالوہاب نجدی پر فتویٰ کفر ہے

سوال:-(۱) عبدالوہاب نجدی کے عقائد جن کو حضرت شیخ الاسلامؒ نے ''الشہاب الثاقب'' میں بیان فرمایا ہے ان عقائد کی وجہ سے کافر کہا جائے گا یا نہیں؟

(۲) شاہ ابن سعود اور شاہ فیصل کے عقائد وہی تھے جو عبدالوہاب نجدی کے تھے کیا حکم ہے اس کے بارے میں تحقیق کیا ہے؟

(۳) اس حدیث شریف کا کیا مطلب ہے؟

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکة ان هذا لا کفر بعد الیوم الی یوم القیامة.

حدیث بالا میں لفظ مکہ آیا ہے اس کے تحت مدینہ طیبہ داخل ہے یا کہ نہیں؟

(۴) حرمین شریفین پر کافر کی حکومت ہوسکتی ہے یا کہ نہیں؟

(۵) کافر اصلی اور غیر اصلی مجاہر اور غیر مجاہر کسے کہتے ہیں؟

---

[1]...... ارواح ثلاثة ص: ۹۸، ۹۹، مولانا شاہ محمد اسماعیلؒ کی حکایات، مطبوعہ نعیمیہ دیوبند.

الجواب حامداً ومصلّیاً!

(۱) ان عقائد کیوجہ سے کافر نہیں کہا جائے گا کسی چیز کا غلط ہونا اور ہے اور اس کا کفر ہونا اور ہے ہر غلط چیز کفر نہیں ہوتی ہے اگر کوئی شخص کسی کو کافر کہے اور شرعی دلائل کی وجہ سے وہ کافر نہ ہو تو یہ کلمہ خود کہنے والے پر لوٹتا ہے اس لئے کسی کو کافر کہنا معمولی بات نہیں۔

عن ابی ذرّ رضی اللّٰہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الاارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک بخاری شریف[1] ص ۸۹۳

نیز کسی مومن کو کافر کہنا اس کو قتل کر دینے کے مانند ہے۔

من قذف مومناً بکفر فھو کقتلہ (بخاری[2] شریف ص ۸۹۳) باب ماینھی عن السباب.

(۲) میں نے ان کے عقائد نہ کسی کتاب میں دیکھے نہ کبھی زبانی تحقیق کی نوبت آئی

(۳) اس حدیث کا حوالہ دیا جائے کہ کس کتاب اور کس باب میں ہے۔

(۴) حق تعالیٰ حرمین شریفین کو کفار کے تسلّط سے محفوظ رکھ لیں گے حتی کہ آخری دور میں دجّال کو بھی وہاں داخلہ کی جرأت نہیں ہوگی اور ایک وقت ایسا آئیگا کہ دین سب جگہ سے سمٹ کر حجاز میں آجائے گا جیسے سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔

ان الشیطان قدایس من ان یعبدہٗ المصلون فی جزیرۃ العرب الحدیث،

---

[1]...... بخاری شریف ص ۸۹۳ ج ۱، کتاب الادب، باب ینھی عن السباب، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، مشکوۃ شریف ص: ۴۱۱، باب حفظ اللسان. الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

[2]...... بخاری شریف ص: ۸۹۳، کتاب الادب، باب ما ینھی عن السباب، طبع رشیدیہ دھلی، ترمذی شریف ص: ۲/۹۲، کتاب الایمان، باب ماجاء فی من رما اخاہ بکفر، مطبوعہ بلال دیوبند.

مشکوٰۃ شریف، ص ۱۹[1]

قال لا یدخل المدینة رعب المسیح الدجال لها یومئذسبعة ابواب علیٰ کل باب ملکان رواه البخاری(مشکوٰۃ شریف[2] ص ۴۷۵ ج ۲) فلا ادع قریة الاهبطتها فی اربعین لیلة غیر مکة وطیبة هما محرمتان علی کلتاهما کلما اردت ان ادخل واحدامنهما استقبلنی ملک بیده السیف صُلتا یصدنی عنها (مشکوٰۃ[3] شریف ص ۴۷۶ ج ۲، عن عمروبن عوف ان الدین لیارز الی الحجاز

---

[1]...... مشکوٰۃ، ص: ۱۹، باب فی الوسوسة، الفصل الاول، ترمذی شریف ص: ۲/۱۴، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی التباغض، مطبوعه بلال دیوبند، مسند احمد ص: ۳/۳۱۳،مسند جابر بن عبدالله رضی الله عنه، مطبوعه دارالفکر بیروت.

ترجمہ:- شیطان اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ نمازی اس کی جزیرۃ العرب میں عبادت کریں۔

[2]...... مشکوٰۃ ص ۴۷۵ باب العلامات بین یدی الساعة، الفصل الاول، مطبوعه یاسرندیم بخاری شریف ص: ۱۰۵۵/ ج/ ۲، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، مطبوعه رشیدیه دهلی، مسند احمد ص ۵/۴۳، حدیث ابی بکرۃؓ نفیع ابن حرث بن کلدة، مطبوعه دارالفکر بیروت،

ترجمہ:- مسیح دجال کا رعب مدینہ میں داخل نہیں ہوسکتا مدینہ کے اس وقت سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر دوفرشتے مامور ہوں گے۔

[3]...... مشکوۃ شریف ص: ۴۷۶، باب العلامات بین یدی الساعة، الفصل الاول، طبع یاسر ندیم، مسلم شریف ص ۲/۴۰۵، کتاب الفتن، باب قصة الجساسة، طبع رشیدیه دهلی،

ترجمہ:- میں کسی بستی کو نہیں چھوڑ سکتا مگر ہر بستی میں چالیس رات کے اندر اندر گھوم لوں گا البتہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نہیں گھس سکتا وہ دونوں میرے اوپر حرام ہیں جب بھی میں ان دونوں میں سے کسی میں داخل ہونا چاہوں گا تو فرشتہ میرے مقابلہ پر آجائے گا اس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی وہ اس کو سونتے ہوئے ہوگا۔ وہ مجھے مکہ مدینہ میں داخل ہونے سے روکے گا۔

کما تارزالحیة الی جحرها الحدیث (مشکوٰۃ شریف[۱] ص ۳۰ ج ۱/)

(۵) کافر کی تقسیم (اصلی اور غیر اصلی) اور دونوں کے درمیان فرق اور ہر ایک کی تعریف مجھے محفوظ نہیں کافر مجاہر جو کھلا کافر ہو اپنے کو مسلمان نہ کہتا ہو۔ غیر مجاہر جو کہ اسلام کا مدعی مگر اس میں کفر مخفی موجود ہو جیسے منافقین کا حال تھا" وَمِنَ النـاس مـن یقول آمنا بـالله وبالیوم الآخر وما هم بموٴمنین الآیة[۲] یـقولون بافواههم ما لیس فی قلوبهم الآیة[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

سخت گناہوں کی وجہ سے کافر کہنا

سوال:- جو شخص شراب پیتا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے اور انکی شان میں گستاخانہ لفظ استعمال کرتا ہے اور دین کی معلومات سے ناآشنا ہے اور دینی باتوں کو ٹھٹھا اور کھیل سمجھتا ہے نمازی آدمی کو بے ایمان خیال کرتا ہے اور یہ کہتا ہے ایسے لوگ ہمیشہ پریشان حال رہتے ہیں گھریلو اختلافات اور روپیہ کی لالچ کی وجہ سے اپنی بیوی کو ایک سال سے نہیں بلاتا ہے اور باپ کو چاقو دکھا کر قتل کی دھمکی دیتا ہے اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟

---

[۱]...... مشکوۃ شـریف ص: ۳۰، بـاب الاعتـصـام بـالکتاب والسنة، الفصل الثانی، مطبوعه یـاسـر نـدی، دیـوبـنـد، ترمذی شریف ص: ۲/۹۱، ابواب الایمان، باب ماجاء ان الاسلام بدأ غریبا الخ، مطبوعه بکتبه بلال دیوبند.

ترجمہ:- عمرو بن عوفؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دین سمٹ آئیگا حجاز کی طرف جسطرح سانپ سمٹ آتا ہے اپنے بل کی جانب۔

[۲]...... سورة البقرة آیت: ۸،

ترجمہ:- بعض لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

[۳]...... سورة آل عمران آیت: ۱۶۷،

ترجمہ:- اپنے منہ سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔

الجواب حامداً ومصلّیاً!

ایسا شخص سخت گنہ گار ہے اور سوئے خاتمہ کا قوی اندیشہ ہے اللہ پاک رحم فرماوے کافر اس کو بھی نہ کہا جائے کہ کفر کا حکم آخری حکم ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند

خدااور رسول کو منظور ہو تو، کہنا کیسا ہے

سوال:- اگر یہ کام خدا اور رسول کو منظور ہو تو ہو جائے گا کہنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شرک ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/صفر ۶۸ھ

الجواب صحیح: سعید احمد مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/صفر ۶۸ھ

---

[۱]...... قال رسول اللّٰہ ﷺ لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک. (مشکوۃ شریف ص ۴۱۱، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، ینبغی للعالم ان لایبادر بتکفیر اھل الاسلام ...... الکفر شیء عظیم فلا اجعل المؤمن کافرا متی وجدت روایة انه لایکفر، بحر الرائق کوئٹه ص ۱۲۴، ۱۲۵/۵، باب احکام المرتدین)

[۲]...... ان رجلا قال للنبی ﷺ ماشاء اللّٰہ وشئت فقال له اجعلتنی واللّٰہ للّٰہ عَدْلاً لابل ماشاء اللّٰہ وحده (فتح الباری ص ۵۹۰ ج ۱۳، طبع مصطفی احمد الباز مکة المکرمة، کتاب الایمان والندور، باب لایقول ماشاء اللہ وشئت.

ترجمہ :-ایک آدمی نے نبی ﷺ سے فرمایا ماشاء الخ (جو اللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا نبیؐ نے اس سے فرمایا بخدا تو نے مجھے خدا کے برابر ٹھہرایا ایسے نہیں کہنا چاہئے بلکہ صرف ماشاء اللہ کہنا چاہئے۔

جاہل بدعقیدہ کی اصلاح کا طریقہ

سوال:- ایک شخص اعتقاد باطل رکھتا ہے، مثلاً کسی کام کی ابتداء میں چونگڑیاں دیکھتا ہے کہ یہ وقت اچھا ہے یا برا جس طریقہ پر غیر مسلم دیکھتے ہیں اور کنواں کھدواتے وقت ناریل کا غیروں کے پاس پھوڑنا اور اس پر اعتقاد رکھنا اور جب تحقیق کی گئی تو جواب میں کہتا ہے کہ میں تو مانتا ہوں چاہے تم مانو یا نہ مانو۔ حتی کہ لڑکیوں کی رخصتی میں بھی خصوصی طور پر اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے، اب ایسے شخص سے تعلقات رکھنا اور اس کے یہاں کھانا پینا کیسا ہے؟ اور ایسا شخص جو اعتقادِ باطل رکھتا ہو تو اسے دین کے کسی کام میں بڑا بنانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

بدنصیبی ہے کہ نہ علمِ دین حاصل ہے نہ اہلِ حق علماء کی صحبت میسر ہے جس کی وجہ سے ایسی غلط چیزوں میں مبتلا ہے۔ ایسے آدمی پر فتویٰ لگا کر تعلق منقطع کر دینا عامۃً مفید نہیں ہوتا بلکہ مضر ہوتا[1] ہے کہ ضد قائم ہو جاتی ہے۔ پھر حق کے ماننے اور سُننے کی صلاحیت ہی ختم ہو جاتی ہے، اس لئے نرمی اور شفقت سے اس کو سمجھایا جائے[2] اور کسی تدبیر سے بھی اس کو تبلیغی جماعت میں بھیج دیا جائے، ماحول بدلنے سے انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۸/۱۳۹۹ھ

۱؎ ان المسئلة المتعلقة بالكفر اذا كان لها تسع وتسعون احتمالا للكفر واحتمال واحد فى نفيه فالاولىٰ للمفتى والقاضى ان يعمل بالاحتمال النافى لان الخطأفى ابقاء الف كافر اهون من الخطاء فى افناء مسلم واحد (شرح فقه اكبر ۱۹۹، المسئلة بالكفر الخ، مكتبه مجتبائى دهلى، المحيط البرهانى ص:۷/۳۹۷، النوع الاول فى اجراء كلمة الكفر، مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل، شامى زكريا ص:۶/۳۵۸، باب المرتد، مطلب ما يشك انه ردة الخ)

۲؎...... قال الفقيه: فالذى يأمر بالمعروف يحتاج الى خمسة اشياء ...... والثالث: الشفقة على من يأمر باللين والتودد ولايكون فظا غليظا، تنبيه الغافلين ص ۵۰، باب الامر بالمعروف والنهى عن المنكر، مطبوعه عباس احمد الباز مكة المكرمة،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چہارم

﴿خدااور رسول کی توہین﴾

اللہ کی شان میں گستاخی

سوال: - ایک شخص کہتا ہے کہ اللہ میاں بہت محتاج ہیں نعوذ باللہ بڑے غریب ہیں ان کے پاس کیا ہے کچھ بھی نہیں جب اس کا مطلب پوچھا جاتا ہے تو کہتا ہے مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس نہ ہاتھ ہے نہ پیر ہیں نہ آنکھ ہے نہ منھ ہے تو ایسے شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟ شرعاً اس قسم کے کلمات کہنے کیسے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا کہنا بھی سخت گستاخی ہے[1] ''یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ''[2] وغیرہ نصوص کے مخالف ہے لہٰذا اس کو بھی توبہ نیز تجدید ایمان اور تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے[3] لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ

---

[1] اذا وصف اللّٰہ تعالیٰ بمالایلیق به اوسخرباسم من اسمائه الیٰ قوله اونسبه الی الجهل اوالعجز اوالنقص یکفر مجمع الانهر، ج ۲ / ص ۵۰۴ / ثم ان الفاظ الکفر انواع مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹه ، ج ۲ / ص ۲۵۸ / الباب التاسع فی احکام المرتدین ،تاتارخانیه کراچی ، ج ۵ / ص ۴۶۳ / فصل فیما یقال فی ذات الله تعالیٰ.

[2]...... سورۂ فتح الآیة ۱۰ ، **ترجمہ**: - خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَاءُ لآیة[1]۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/۵/۵۶ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ صحیح: عبد اللطیف ۹/۵/۵۶ھ

اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی

سوال:- دو چار آدمی مسجد میں وضو کر رہے تھے، زید غصہ میں کہنے لگا، ''اللہ واللہ کچھ نہیں ہے'' ایسے جملہ سے زید کو روکا گیا تو زید کہنے لگا کہ میرے دل میں تو اللہ ہے، یہ جملہ کفریہ ہوا کہ نہیں؟ اور نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

غصہ میں کہے ہوئے لفظ سے توبہ واستغفار کرلے بہتر یہ ہے کہ کلمہ پڑھ کر نکاح بھی دوبارہ پڑھوالے اور آئندہ زبان کو قابو میں رکھے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۲۳/۴/۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دار العلوم دیوبند ۲۶/۴/۹۲ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [3]...... وان كانت نيته الوجه الذى يوجب التكفير ...... يؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلک وبتجديد النكاح بينه وبين امرته، عالمگیری کوئٹہ ص ۲۸۳/۲، الباب التاسع، قبيل الباب العاشر فى البغاة،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1]...... سورۂ آلِ عمران الآية: ۱۸۱، **ترجمہ:**- بیشک اللہ نے سن لیا ہے ان (گستاخ) لوگوں کا قول جنہوں نے (استہزاءً) یوں کہا کہ (نعوذ باللہ) اللہ مفلس ہے اور ہم مالدار ہیں)

[2]...... اذا قالت المرأة لابنها لماذا فعلت كذا فقال الابن : والله ما فعلت فقالت المرأة مغضبة: مه والله؟ اختلف المشائخ فى كفرها ...... **(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)**

اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینا اور رمضان کے روزہ کی توہین کرنا

سوال:- موضع پنجو چک پٹھان کوٹ میں بروز جمعہ شریف مسلمان روزہ داروں کی ایک مجلس ہورہی تھی یعنی جمعہ کی نماز وغیرہ نیک کاموں کیلئے جانا تھا، دن کے پورے دو بجے کا ٹائم تھا، کہ ایک صاحب داماد حسین بخش پورہ گوجر بیڑی تمبا کو پیتا ہوا دھواں نکالتا ہے، حاضرین مجلس نے بلکہ خود فقیر نے کہا کہ دیکھو تم کو اوّل بروئے شرع مطہرہ روزہ رکھنا چاہئے تھا کیوں کہ تم وطنی ہو یعنی اپنے گھر میں مقیم ہو، اس بنا پر تم پر روزۂ رمضان شریف رکھنا واجب العین ہے تو داماد حسین بخش پورہ مسلمانوں کے سامنے وہ الفاظ بکتا ہے جو حسبِ ذیل تحریر ہیں۔

(۱) اللہ کیا کرسکتا ہے؟ اللہ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ اور اللہ کو گالیاں دیں، نعوذ باللہ۔

(۲) رمضان شریف اور روزہ کے نام پر ماں کا نام لے کر گالیاں دی ہیں، جب گالیاں دے کر رمضان شریف اور روزوں کے نام سرد ہوا تو کہنے لگا کہ ہم کو رمضان کا روزہ رکھ کر کیا ملے گا؟ یوں تو اپنا کام کاج کر کے اپنا گھر اور اہلیہ اور بچوں کا پیٹ پالوں گا، رمضان اور روزوں میں کیا رکھا ہے؟ یہ بے وقوفوں نے غلط ڈھانچہ بنا رکھا ہے، اس لئے التجا ہے کہ ایسے شخص کیلئے شریعتِ مطہرہ میں کیا حکم ہے، دوم جو عورت اس شخص کے نکاح میں ہے وہ نکاح سے خارج ہے یا تجدیدِ نکاح کرنا پڑے گا، اور دوسرے مسلمانوں کو ایسے شخص فاسد

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)......(تاتار خانیہ ص ۴۶۸ ج۵، کتاب احکام المرتدین، مطبوعہ کراچی پاکستان، عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۶۱، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بذات اللہ تعالیٰ، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۰۲، الفصل الثانی والاربعون، فی مسائل المرتدین، نوع آخر فی المتفرقات من جنس المسائل المتقدمة، المجلس العلمی ڈابھیل.

وما کان فی کونه کفراً اختلاف فان قائله یؤمر بتجدیدالنکاح وبالتوبة والرجوع عن ذالک بطریق الاحتیاط (تاتارخانیه ص ۴۶۱ ج۵، کتاب احکام المرتدین، مطبوعه ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه کراچی پاکستان، عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۸۳، قبیل الباب العاشر فی البغاة، المحیط البرهانی ص: ۷/۳۹۹، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

اعتقاد والے کے ساتھ کیا سلوک برتنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شخص مذکور نے الفاظ بہت سخت کہے ہیں ایسا کہنے سے ایمان سلامت نہیں رہتا اس کو ضروری ہے کہ فوراً توبہ استغفار کرے تجدیدِ ایمان کرے اور نکاح بھی دوبارہ کرے[۱]، اگر وہ اس کیلئے آمادہ نہ ہو تو مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے تعلق قطع کردیں تاکہ اس کے خراب عقائد سے متاثر نہ ہوں اور وہ تنگ آکر اپنی اصلاح پر آمادہ ہو جائے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۸/۹۰ھ

اللہ پاک کو گالی دینا

سوال:- نادانستگی میں زید نے اللہ میاں کو چند ناشائستہ کلمات کہہ دیئے، اللہ پاک کو ماں بہن کی گالی دی، دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ عبادت وغیرہ سے کچھ نہیں ہوتا ہے، جتنی نماز پڑھو اور دعا مانگو اتنا ہی الٹا ہوتا ہے سفر میں بالوریت کا راستہ تھا سائیکل بگڑ گئی تھی، پریشان تھے، اس وقت یہ مندرجہ بالا الفاظ منہ سے نکلے تو اسکے بعد ایمان رہا یا کفر لازم ہو گیا؟

اگر زید شادی شدہ ہے تو اس کا نکاح قائم رہا یا تجدیدِ نکاح کی ضرورت ہے؟ یا حلالہ کے بعد طلاق دینے پر عدّت گزارنے سے نکاح ضروری ہوگا؟ جب کہ اس کے بعد بھی زید دو تین سال بیوی کے ساتھ اسی طرح رہا اس کے بعد طلاقِ مغلظہ دیدی۔

---

[۱]...... ولو اطلق كلمة الكفر الا انه لا يعتقد اختلف جواب المشائخ والاصح انه يكفر لانه يستخف بدينه (تاتارخانية ص ۴۵۹ ج۵، كتاب احكام المرتدين، كراچی پاكستان، عالمگيری كوئٹه ۲/۲۷۶، الباب التاسع فی احكام المرتدين، منها ما يتعلق بتلقين الكفر، البحر الرائق كوئٹه ص:۱۲۵/۵، باب احكام المرتدين، وان كانت نيته الجه الزی يوجب التكفير ...... يؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلك وبتجديد النكاح الخ، عالمگيری كوئٹه ص ۲۸۳، ج۲، الباب التاسع، قبيل الباب العاشر، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الجواب حامداً ومصلیاً!

زید کو لازم ہے کہ تجدیدِ ایمان کرے اس کا نکاح بھی ختم ہوگیا[1] اب دو تین سال بعد جب بیوی کو طلاقِ مغلظہ دیدی تو وہ بغیر حلالہ کے جائز نہیں رہی، قطعاً حرام ہوگئی،[2] تو اس سے تجدیدِ نکاح کرنے کے لئے بغیر حلالہ کے اس مسئلہ کے دریافت کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اور کلماتِ کفریہ کہنے کے بعد بغیر تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کے اسکے ساتھ رہا اسکو دریافت کیوں نہیں کیا؟ کیا اس کو حرام کاری نہیں سمجھا؟ اگر اس نے کلماتِ کفریہ کہنے کے بعد بھی نکاح قائم رکھا اور اس کے ساتھ سب کچھ حلال کیا ہے، تو طلاقِ مغلظہ کے بعد بغیر حلالہ کے تجدیدِ نکاح کا سوال بھی بے محل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲۱/۱/۸۹ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲؎...... وجوب هجران من ظهرت معصيته فلا يسلم عليه الا ان يقلع وتظهر توبته (المفهم شرح تلخيص مسلم ص۹۸ ج۷، باب يهجر من ظهرت معصيته حتى تتحقق توبته الخ، كتاب الرقاق، مطبوعه دارابن كثير دمشق بيروت)

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱؎...... يكفر اذا وصف الله بما لا يليق به (عالمگيری كوئٹه ص۲۵۸ ج۲، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منها ما يتعلق بذات الله وصفاته الخ، مجمع الانهر ص۲/۵۰۴، ثم ان الفاظ الكفر انواع، دارالكتب العلمية بيروت، تاتارخانيه كراچی ص۵/۲۶۳، فصل فيما يقال فى ذات الله تعالىٰ. وان كانت نيته الوجه الذى يوجب التكفير ...... يؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلک وبتجديد النكاح، عالمگيری كوئٹه ص۲/۲۸۳، آخر الباب التاسع،

۲؎...... وان كان الطلاق ثلاثاً فى الحرة وثنتين فى الامة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (عالمگيری ص۴۷۳ ج۱، الباب السادس فى الرجعة وفيما تحل به المطلقة الخ، مطبوعه كوئٹه پاكستان، هدايه ص: ۲/۳۷۹، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة، مطبوعه مجتبائی دهلی، الدرالمختار مع الشامی كراچی ص: ۳/۴۰۹، باب الرجعة، مطلب فى العقد على المبانة.

کیا خدا ظالم ہے نعوذ باللہ

سوال:- ایک صاحب یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ظالم ہونا ممکن بلکہ واقع ہے دلیل یہ دیتے ہیں کہ مثلاً زید نے عمر کو قتل کیا یا کوئی بھی کبیرہ گناہ کیا اور وہ آج سے سو سال پہلے انتقال کر گیا تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم رسید کرے گا اس کے بعد بکر کا انتقال ہوتا ہے اور بکر کا انتقال زید سے ایک سو سال بعد ہوتا ہے اور کوئی کبیرہ گناہ کیا تو توبہ دونوں میں سے کسی نے نہیں کی تو یہ بھی جہنم میں جائیگا، اب غور طلب بات یہ ہے کہ جب گناہ میں دونوں برابر ہیں تو پھر زید کو سو سال تک عذاب کیوں دیا گیا اور اس کو سو سال کم عذاب دیا گیا؟ لہٰذا نعوذ باللہ خدا ظالم ہے؟ استغفر اللہ استغفر اللہ یہ بات تحریر کریں کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں جب کہ وہ اس قول پر مصر ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ظلم کے معنی ہیں ملکِ غیر میں ناحق تصرف کرنا، تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی ملک ہے لہٰذا خالق مالک اپنی مخلوق مملوک میں جو بھی تصرف کرے گا وہ ظلم نہیں ہوگا،[۱] اس کو ظلم کہنا ناواقفیت کی بنا پر ہے، ایسا شخص نہ الفاظ کے مفہوم کو سمجھتا ہے نہ آدابِ خداوندی سے واقف ہے اس کو لازم ہے کہ توبہ واستغفار کر کے زبان ایسے ناشائستہ کلمات سے بند رکھے ورنہ ایمان سلامت نہیں[۲] رہے گا سیدھی بات ہے کہ جس نے سو سال پہلے جُرم کیا اسکی سزا سو سال

[۱]...... قال تعالیٰ (مالک یوم الدین) ...... والمالک هو المتصرف فی الاعیان المملوکة کیف یشاء من الملک، تفسیر بیضاوی ص ۱/۵۶ ، سورة الفاتحة آیت:۳، طبع دار الفکر بیروت،

[۲]...... من نسب اللّٰه الیٰ الجور فقد کفر (عالمگیری ص ۲۵۹ ج ۲، کوئٹه پاکستان، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۰۱، نوع آخر فیما یقال فی ذات الله تعالیٰ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، قاضیخاں علی الهندیة کوئٹه ص: ۳/۵۷۸، باب مایکون کفرا من المسلم)

زائد ہے اس سے جس نے سوسال بعد جُرم کیا، یہ تجویز کہ کسی گناہ کی بناء پر یقینی طور سے وہ جہنم میں ضرور جائے گا نہ صدقۂ جاریہ سے اس کا بچاؤ ہو سکے گا نہ علم نافع سے، نہ ولدِ صالح سے جو کہ دعا کرتا ہو نہ حضرت رسولِ مقبول ﷺ کی شفاعت سے، یہ تجویز خود ہی بڑی جرأت ہے، گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے اور رحمت سے مایوس ہونے کی بھی اجازت نہیں [۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۱۰/۲۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ ۸۹/۱۰/۲۹ھ

خدا کو بے انصاف کہنا، خود کو کافر کہنا

سوال:- زید کی بیماری کی حالت میں اس کی بیوی نے کہا کہ آپ کلمہ استغفار پڑھیں اور بیماری بھی ایسی شدید نہیں تھی اور گاہ بگاہ تندرستی کی حالت میں بھی کلمہ استغفار پڑھنے کیلئے کہا اس نے دونوں حالتوں میں انکار کر دیا زید کی نرینہ اولاد مر جانے کے بعد زید کہتا رہا کہ اس نے تو میری پیڑ پیٹ دی اور اس کی پیڑ پیٹ دی جو اس سے اوپر ہوگا کچھ عرصہ تک جب زید یہ کلمات کہتا رہا آخر اس کی بیوی نے کہا کہ ایسے کلمات خدائے عزّ وجل کی شان میں مت بول کافر ہو جائے گا، نیز زید نے یہ بھی کہا کہ خدا کے یہاں انصاف نہیں خدا بے انصاف ہے، اور میں تو کافر ہوں تم کبھی مجھ کو کلمۂ استغفار کو نہ کہنا عورت بولی میں تو

---

[۱] ...... واعلم ان الياس من رحمة الله تعالىٰ لا يحصل الا اذا اعتقد الانسان ان الاله غير قادر على الكمال او غير عالم بجميع المعلومات او ليس بكريم بل هو بخيل وكل واحد من هذه الثلاثة يوجب الكفر فاذا كان الياس لا يحصل الا عند حصول احد هذه الثلاثة وكل واحد منها كفر ثبت ان الياس لا يحصل الا لمن كان كافراً تفسير كبير ص: ۱۶۰/۵، سورۂ یوسف تحت آیت: ۸۷، مطبوعہ دارالفکر بیروت، روح البیان ص: ۳۱۰/۴، مطبوعہ دارالفکر بیروت، روح المعانی ص: ۴۵/۱۳، مطبوعہ مصطفائی دیوبند)

اپنی زبان سے کافر نہیں کہتی زید نے کہا میں کہتا ہوں کہ میں کافر ہوں، مجھے جنت میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں تم ہی چلی جائیو میں تو دوزخ میں چلا جاؤں گا، دوزخ بھی تو اس کو مجھ جیسوں سے بھرنا ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کا کیا حکم ہے؟ اور اسکی بیوی اسکے نکاح میں رہے گی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

من نسب الله الی الجور فقد کفر[1] الرجل اذاابتلی بمصیبات متنوعة فقال اخذت مالی واخذت ولدی واخذت کذا وکذا فماذ اتفعل وماذا بقی لم تفعله وما اشبه هٰذا من الالفاظ فقدکفر کذافی[2] المحیط، مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انه کفر لایعذر بهٰذا اهـ هندیة.[3]

عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ الفاظِ مذکورہ کا کہنا کفر ہے لہٰذا زید کو تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح فرض ہے، جب تک وہ ایمان اور نکاح کی تجدید نہ کرے اس وقت تک اسکی عورت کو اس سے علیحدہ رہنا ضروری ہے اور اپنے اوپر جماع وغیرہ کیلئے قابو دینا جائز نہیں[4]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/۴/۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/ربیع الثانی ۵۷ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۱۹/ربیع الثانی ۵۷ھ

---

[1]...... (عالمگیری ص ۲۵۹ ج ۲، کوئٹہ پاکستان، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۰۱، نوع آخر فیما یضاف الی فعل الله تعالیٰ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، تاتارخانیه کراچی ص: ۵/۴۶۶، فصل فیما یضاف الله تعالیٰ)

[2]...... (عالمگیری کوئٹه ص ۲۷۵ ج ۲، الباب السابع فی احکام المرتدین، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۲۲، نوع آخر فیما یقال عند التعزیة والمرض، قاضیخان علی الهندیة ص: ۳/۵۷۴، باب مایکون کفراً من المسلم، مجمع الانهر ص: ۲/۵۱۲، ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

''اللہ تعالیٰ بے انصاف ہے'' کہنا

سوال:- عورتوں میں آپس میں اولاد کی بابت گفتگو تھی، ایک عورت نے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ بہت بے انصاف ہے کسی کو اولاد دیتا ہے کسی کو اولاد نہیں دیتا ہے'' کیا یہ کلمہ کفر ہے؟ کیا اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ توبہ کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ کلمہ کہ ''اللہ تعالیٰ بہت بے انصاف ہے کسی کو اولاد دیتا ہے کسی کو اولاد نہیں دیتا'' کلمۂ کفر ہے[1] نعوذ باللّٰه منه استغفر اللّٰه.

اس کے ذمہ ضروری ہے کہ توبہ واستغفار کرے اور تجدید ایمان کرے اور نکاح بھی دوبارہ پڑھوائے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹/۵/۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۵/۹۲ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............ ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

۳...... (عالمگیری کوئٹه ص ۲۷۹ ج ۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۲۵، نوع آخر فی الرجل یقول لغیره یا کافر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل)

۴...... وان کانت نیته الوجه الذی یوجب التکفیر ...... یؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلک وبتجدید النکاح بینه وبین امرته، عالمگیری کوئٹه ص ۲/۲۸۳، آخر الباب التاسع فی احکام المرتدین، والمرأة کالقاضی اذا سمعته او اخبرها عدل لا یحل لها تمکینه، شامی زکریا ص ۴/۴۶۳، کتاب الطلاق، مطلب فی قول البحر: ان الصریح یحتاج الخ، مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولاده اولاد زنا، لکن ذکر فی نو العین ویجدد بینهما النکاح الخ، شامی کراچی ص ۴/۲۴۷، باب المرتد، مطلب جملة من لایقتل اذا ارتد،

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱...... فقیر قال فی شدة فقره فلاں هم بنده است باچندیں نعمت ومن هم بنده درچندین رنج باری این چنیں عدل باشد کفر، عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۶۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین. (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

خدائے پاک کو بے انصاف کہنا

سوال:- زید کے ایک لڑکا پیدا ہوالیکن زید کی شکل لڑکے پر نہ پڑی بلکہ ماموں پر پڑی، زید نے مذاق میں کہہ دیا دیکھواللہ میاں نے بے انصافی کی ہم کونہیں پڑا اپنے ماموں کو پڑ گیا۔ زید کیلئے اب شرعاً کیا حکم ہے کیا تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح کرایا جائے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

محل ایمان قلب ہے، قلب سے اس کا نکل جانا کفر ہے مگر جس طرح ظہورِ ایمان کیلئے زبان ترجمانِ قلب ہے، اسی طرح بعض کلمات کے صدور کوامارتِ کفر قرار دیا گیا ہے، بے انصافی، ظلم کی نسبت خدائے پاک کی جانب اعتقاداً بھی کفر ہے اور قولاً بھی اگر چہ دل میں کفر نہ ہو، اگر کلماتِ کفر سے استہزاء کیا جائے تب بھی حکمِ کفر عائد ہوتا ہے، اس لئے صورتِ مسئولہ میں تجدیدِ ایمان، تجدید نکاح توبہ کرادی جائے۔

ولو قال ان قضی اللّٰہ تعالیٰ یوم القیامۃ بالحق والعدل اخذتک بحقی فھٰذا کفر کذا فی[1] المحیط: رجل قال:

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲]...... مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا، کذا فی فصول العمادی لکن ذکر فی نور العین ویجدد بینھما النکاح ان رضیت زوجتہ بالعود الیہ، (الدرالمختار مع الشامی زکریا ص: ۶/۳۹۰، باب المرتد، مطلب جملۃ من لا یقتل اذا ارتد، المحیط البرھانی ص ۷/۳۹۹، الفصل الثانی والاربعون، النوع الاول فی اجراء کلمۃ الکفر، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل، عالمگیری کوئٹہ ص ۲/۲۸۳، الباب التاسع فی احکام المرتدین)

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... (عالمگیری ص ۲۵۹ ج ۲، کوئٹہ پاکستان، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، المحیط البرھانی ص: ۷/۴۰۱، نوع آخر فیما یضاف الی فعل اللہ تعالیٰ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل)

یا خدا روزی بر من فراخ کن ☆ یاباز ارگانی من رونده کن یا برمن جورمکن

قال ابو نصر الدبوسی یصیر کافراً باللّٰہ. کذا فی فتاویٰ قاضی خاں[1]

ما کان فی کونہ کفراً اختلاف فان قائلہ یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبۃ والرجوع عن ذٰلک بطریق الاحتیاط[2] قال ابو حفص من نسب اللّٰہ تعالیٰ الی الجور فقد کفر کذا فی الفصول العمادیۃ. فتاویٰ عالمگیری[3] کتاب السیر ص ۹ ج ۲.

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹/۷/۸۸ھ

''میں اللہ اور رسول کو نہیں جانتا'' کہنے کا حکم مع فتویٰ سنبھل

سوال:- زید اور بکر کے درمیان کسی امر پر بحث چل رہی تھی، تو زید نے کہا بھائی جو بات یا گفتگو کرو وہ اللہ ورسول کے ساتھ ہونی چاہئے، اور اللہ ورسول کو درمیان میں ڈال کر کہو، بکر نے اس پر یہ کہا کہ ''میں اللہ اور رسول کو نہیں جانتا'' ایسے شخص کے بارے میں کیا

[1]...... (عالمگیری کوئٹہ ص ۲۶۰ ج ۲، الباب التاسع، قاضیخان علی الھندیۃ کوئٹہ ص: ۳/۵۷۴، باب ما یکون کفراً من المسلم، المحیط البرھانی ص: ۷/۴۰۱، نوع آخر فیما یضاف الی فعل اللہ تعالیٰ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل)

[2]...... (عالمگیری کوئٹہ ص ۲۸۳ ج ۲، الباب التاسع، المحیط البرھانی ص: ۷/۳۹۹، النوع الاول فی اجراء کلمۃ الکفر، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل، مجمع الانھر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[3]...... عالمگیری کوئٹہ ص ۲۵۹ ج ۲، الباب التاسع، قاضیخان علی الھندیۃ کوئٹہ ص: ۳/۵۷۴، باب ما یکون کفراً من المسلم، المحیط البرھانی ص: ۷/۴۰۱، نوع آخر فیما یضاف الی فعل اللہ تعالیٰ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل،

حکم ہے؟ اور پھر جب بکر سے کہا گیا کہ تو ابھی یہاں سے اٹھ جا، تو ہمارے درمیان بیٹھنے کے قابل نہیں ہے جب تک توبہ نہ کرے یا حکم شرع کے مطابق عمل نہ کرے، تو اس نے کہا یہ الفاظ میرے منھ سے نکل گئے، اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا اور زید کے مخالف ہو گئے اور بکر کی طرفداری کرنے لگے، اب امر ضروری یہ ہے کہ بکر کے ساتھ جو اس کی ہمدردی یا حکم شرع میں پابندی نہ کرنے والے اور زید پر ناراض ہونے والوں کا کیا حکم ہے؟

از مدرسہ خلیل العلوم!

جواب از مدرسہ خلیل العلوم!

الجواب:- بکر کے اوپر توبہ واجب ہے اور نکاح دوبارہ ہونا چاہئے اور وہ اشخاص جو بکر کے ساتھ ہیں اور اس کے اس کہنے کو کہ ”میں اللہ اور رسول کو نہیں جانتا“ برا نہیں سمجھ رہے ہیں اور اس کی تائید کر رہے ہیں ان پر بھی توبہ واجب اور نکاح دوبارہ لازم ہے، حکم شرع میں برادری کا لحاظ لازم نہیں جن اشخاص نے اور زید نے بکر کو اٹھ جانے کو کہا اس پر ان کو اجر وثواب ملے گا اور جنت کے مستحق ہوں گے۔

خلیل احمد

مدرسہ اہل سنت خلیل العلوم سنبھل ۱۰/اپریل ۱۹۷۴ء

(جواب از فقیہ الامت قدس سرہ)

الجواب حامداً ومصلیاً!

مسلمان کے کلام کیلئے جہاں تک ہو سکے ایسا محمل نکالا جائے کہ وہ مسلمان اسلام سے خارج نہ ہو پھر خاص کر جب کہ وہ معذرت بھی کرتا ہو کہ ”یہ الفاظ میرے منہ سے نکل گئے“ اس کے الفاظ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں اللہ اور رسول کے احکام کو نہیں جانتا ناواقف ہوں بے علم ہوں اس کو کفر سے بچانے کیلئے یہ محل بھی کافی ہے البتہ اس کو تنبیہ کی

جائے کہ ان الفاظ کا ظاہری مطلب خطرناک ہے جس کی وجہ سے سخت حکم بھی لگ سکتا ہے لہٰذا آئندہ کیلئے پوری احتیاط رکھے اور جو الفاظ زبان سے نکل گئے ان پر نادم ہوکر توبہ کرے اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔ والذی تحرر انه لا یفتی بتکفیر مسلم ما امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره اختلاف ولو روایة ضعیفة فعلی هٰذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورة لا یفتی بالتکفیر بها ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشئ منها (البحر الرائق ص ۱۲۵ ج ۵ ر[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۶/۱/ ۹۴ھ

ذات وصفاتِ رسول ﷺ پر تنقید

سوال:- آقاءِ دوعالم ﷺ کی ذات وصفات، علم اور شان میں ادنیٰ ترین نقص کے معتقد اور تنقیص کرنے اور کہنے والے کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

آقائے دوعالم سید الاولین والآخرین امام المرسلین ﷺ اپنی ذاتِ مقدسہ، صفاتِ مبارکہ علم اعلیٰ کے اعتبار سے خدائے پاک کے نزدیک ہر مخلوق سے بلند، محبوب، مقرب ہیں، حضرت آدم علیہ السلام اور انکے علاوہ سب آپکے جھنڈے کے نیچے ہونگے[۲]۔ دست مبارک

---

[۱]...... البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۵، کتاب السیر، باب فی احکام المرتدین، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، شامی زکریا ص: ۶/۳۵۸، باب المرتد، مطلب ما یشک انه ردة لا یحکم بها.

[۲]...... آدم فمن دونه تحت لوائه (الخصائص الکبریٰ ص ۲/۲۱۸، اختصاصه ﷺ بالمقام المحمود الخ)

میں لواء الحمد ہوگا[1] لیلۃ المعراج میں مقامی دنی و قاب قوسین آپکے ساتھ مخصوص ہے[2] ''الوسیلۃ'' شفاعتِ کبریٰ[3] آپ کا حق ہے وغیرہ وغیرہ، فداہ ابی وامی ﷺ صلوٰۃ دائمۃ ابداً)

ذات، صفات، علم، شان میں تنقیص کو ایمان برداشت نہیں کرسکتا[4] مسئلہ چونکہ ایمانیات سے متعلق ہے اس لئے کسی خاص شخص پر خاص بات کی وجہ سے حکم لگانا بھی آسان نہیں جب تک شرعی دلائل سے تنقیح تام نہ ہوجائے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱۰/۹۲ھ

---

[1]...... بیدہ لواء الحمد (الخصائص الکبریٰ ص۲۱۸/۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، ترمذی شریف ص:۲۰۲/۲، ابواب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبیﷺ، ابن ماجہ شریف ص:۳۱۹، ابواب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، شرح فقہ اکبر ص:۱۳۸، تعریف علم الکلام، مطبوعہ مجتبائی دھلی، مرقاۃ شرح مشکوۃ ص:۲۶۰/۵، باب الحوض والشفاعۃ، مطبوعہ بمبئی)

[2]...... واختصاصہ بالاسراء وماتضمنہ من اختراق السموات السبع والعلوالی قاب قوسین ووطئہ مکانا ما وطئہ نبی مرسل ولاملک مقرب، (الخصائص الکبری ص:۱۸۵/۲، باب اختصاصہﷺ بانہ اول النبیین خلقا الخ، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، شرح کتاب الشفاء ص:۴۳۴/۱، فصل واما ما ورد فی حدیث الاسراء الخ، مطبوعہ مصر)

[3]...... اختصاصہ ﷺ بالمقام المحمود......وبالشفاعۃ العظمیٰ فی فصل القضاء (الخصائص الکبریٰ ص۲۱۸/۲، اخصاصہ صلی اللہ علہ وسلم بالمقام المحمود، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، شرح کتاب الشفاء ص:۴۵۷/۱، فصل فی تفضیلہ بالشفاعۃ، مطبوعہ مصر، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ ومنھا انہ یعطی شفاعۃ العظمی، ص:۳۴۳/۵، مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

[4]...... ایما رجل مسلم سب رسول اللہﷺ او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ فان تاب والا قُتِلَ (شامی کراچی ص ۲۳۴ ج۴، باب المرتد، مطلب مھم فی حکم ساب الانبیاء، کتاب الشفا ص:۱۸۸/۲، فی بیان ما ھو فی حقہ سب او نقص، مطبوعہ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت، کتاب تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام، ملحقۃ مجموعہ رسائل ابن عابدین ص:۳۲۴/۱، مطبوعہ سھیل اکیڈمی لاھور)

رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کا حکم

سوال: - اگر کوئی مسلمان العیاذ باللہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی نسبت ناجائز دشنام (گالی) دیدیگا، بصورتِ شرعِ محمدی ﷺ کے اس شخص کا کیا حکم ہے؟ لائقِ توبہ واستغفار ہے یا کہ لائق قتل ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جوشخص شانِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) گالی بکے وہ مُرتد اور خارج از اسلام ہے، اس کو توبہ اور تجدیدِ ایمان وتجدید نکاح لازم ہے، اگر وہ توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے، درمختار[۱] ص۴۰۱ ج۳/ میں اس پر مفصل بحث مذکور ہے، علامہ شامیؒ نے ایک رسالہ مستقل لکھا ہے[۲]، دیگر اکابر علماء کے بھی رسائل ہیں، **الصارم المسلول فی شاتم الرسول** وغیرہ، لیکن اس حکم پرعمل کیلئے شرائط ہیں ان کا بھی لحاظ چاہئے[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۱/۳/۹۰ھ

---

[۱]...... ولفظ النتف: من سب الرسول ﷺ فانه مرتد، وحكمه حكم المرتد ويفعل به مايفعل بالمرتد، وفى الشامى (تحت قوله: وصرح فى النتف الخ) وبانت منه امرأته، تاب والا قتل الخ، (الدرالمختار مع ردالمحتار كراچى ص۴/۲۳۴، باب المرتد، مطلب مهم فى حكم سب الانبياء شرح كتاب الشفاء ص: ۲/۴۷۵، الباب الثانى فى حكم سابه صلّى اللّٰه عليه وسلم الخ، مطبوعه مصر، البحر الرائق كوئٹه ص: ۱۲۶/۵، باب احكام المرتدين)

[۲]...... كتاب تنبيه الولاة و الحكام على احكام شاتم خير الانام او احداصحابه الكرام، ملحقة: مجموعه رسائل ابن عابدين، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور)

[۳]...... وركنه اقامة الامام او نائبه فى الاقامة الخ (عالمگيرى ص۱۴۳ ج۲، مطبوعه زكريا ديوبند، اول كتاب الحدود)

حضرت نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کے الفاظ کہنا

سوال:- جبکہ شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولِ اکرم ﷺ کو جس طرح چاہیں ارشاد فرمائیں، لیکن اُمّت کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ حضور ﷺ کی شان میں ایسے الفاظ کہے جس سے گستاخی ٹپکتی ہو مثلاً یہ لفظ استعمال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ رسولِ اکرم ﷺ کو ڈانٹا یا یہ لفظ استعمال کرے کہ قیامت کے دن امت میں سے بعض لوگ نبیوں کو چُھڑائیں گے، یعنی اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے یا نبیوں کے درمیان معاذ اللہ منصف یا جج ہوں گے، ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ بات بالکل مسلم ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں کسی بھی قسم کی گستاخی کرنے سے ایمان سلامت نہیں رہتا[1] البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی مصنف نے کوئی بات لکھی انتہائی احترام کو ملحوظ رکھ کر، گستاخی اس کے حاشیۂ خیال میں بھی نہیں، مگر اس کی تحریر پڑھنے والا کچھ تصورات اپنے ذہن میں لئے ہوئے ہے جس کی وجہ سے کبھی دانستہ کبھی نادانستہ ایسا مطلب تجویز کرتا ہے، جس سے گستاخی ٹپکتی یا ٹپکائی جاسکتی ہے پھر ایسی گستاخی کو مصنف کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور اس پر حکم لگایا جاتا ہے کہ اس کی یہی مراد ہے، یہ طریقہ غلط ہے، جو فقرے آپ نے سوال میں نقل کئے ہیں اگر ان کا قائل یا مصنف زندہ ہو

---

[1] ایما رجل مسلم سب رسول اللّٰہ ﷺ او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللّٰہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ الخ (شامی کراچی ص ۲۳۴ ج ۴، باب المرتد، مطلب مہم فی حکم سب الانبیاء، کتاب الشفاء ص: ۲/۱۸۹، فی بیان ما ھو فی حقہ سب، مطبوعہ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت، مجمع الانھر ص: ۲/۴۸۲، قبیل باب المرتد، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

تو خود اس سے دریافت کیا جائے بغیر دریافت کئے کوئی سخت حکم نہ لگایا جائے، اگر وہ زندہ نہیں ہے، اس کی کتاب میں یہ موجود ہے تو اس کی کتاب روانہ کردی جائے، اس کو دیکھ کر بتایا جاسکتا ہے کہ کیا حکم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۶/۱۸/ ۹۴ھ

شانِ انبیاءؑ میں گستاخی

سوال:- ایک مسلمان جس کے ہوش وحواس صحیح ہیں، وہ یہ کہہ رہا ہے کہ حضرت یوسفؑ نبی نہیں تھے اور داستانِ یوسف کتاب جھوٹی کتاب ہے اور حضور ﷺ کے بارے میں کہتا ہے کہ نعوذ باللہ حضور لُگائی باز تھے، شہوت پرست تھے، ان کی گیارہ بیویاں تھیں، تو یہ شخص مسلمان کہلائے گا یا کافر؟ اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟ یہ شخص اگر انتقال کر جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس کے دل میں ایمان ہے وہ ایسی بات نہیں کہہ سکتا، اس لئے کہ اس سے ایمان جاتا رہتا ہے[1]، نکاح ختم ہوجاتا ہے[2]، اس کی تجہیز وتکفین بھی اسلامی طریقہ پر نہیں کی جاتی،

[1]...... من لم يقر ببعض الانبياء عليهم السلام الى قوله فقد كفر .... سئل عمن ينسب الى الا نبياء الفواحش كعزمهم على الزنىٰ ونحوه الذى يقوله الحشوية فى يوسف عليه السلام قال يكفر لانه شتم لهم واستخفاف بهم (عالمگیری ص۲۶۳ ج۲، ما يتعلق بالانبياء عليهم الصلوٰة والسلام، الباب التاسع فى احكام المرتدين، مطبوعه كوئٹه، مجمع الانهر ص:۵۰۶، ج۲، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، المحيط البرهانى ص:۷/۴۷، نوع آخر فيما يعود الى الانبياء، مطبوعه المجلس العلمى ڈابھیل)

[2]...... ارتد احد الزوجين عن الاسلام وقعت الفرقة (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اس کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جاتی[۱]جب تک پوری طرح یقین کے ساتھ کسی کا ایسا کہنا ثابت نہ ہوجائے کوئی سخت حکم لگانے میں پوری احتیاط لازم ہے[۲]، مبادا یہ حکم کہیں حکم لگانے والے پر نہ لوٹ جائے[۳] اگر خدانخواستہ کسی مسلمان سے غلبۂ جہالت وضلالت کی بناء پر ایسی بات نکلے تو فوراً اس کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح اور توبہ کرادی جائے[۴]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۸/۲/۸۹ھ

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) بغیر طلاق فی الحال، عالمگیری کوئٹہ ص: ۳۳۹/۱، الباب العاشر فی نکاح الکافر، مجمع الانهر ص: ۵۴۶/۱، باب نکاح الکافر، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۳۶۶/۴، باب نکاح الکافر..

[۱]...... اما المرتد فیلقی فی حفرة کالکلب وفی الشامیة ای لا یغسل ولا یکفن، (الدرالمختار مع الشامی زکریا ص: ۱۳۴/۳، باب صلاۃ الجنازۃ، قبیل مطلب فی حمل المیت، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص: ۲۷۴/۱، باب صلاۃ الجنائز، فصل، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، مراقی الفلاح علی الطحطاوی مصری ص: ۴۹۶، احکام الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته)

[۲]...... لا یفتی بتکفیر مسلم مهما امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره اختلاف ولو روایة ضعیفة الخ (مجمع الانهر ص: ۵۰۲/۲، باب المرتد، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، الدرالمختارعلی الشامی زکریا ص: ۳۶۷/۶، باب المرتد، مطلب الاسلام یکون بالفعل الخ البحرالرائق کوئٹہ ص: ۱۲۵/۵، باب احکام المرتدین)

[۳]...... لایرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص: ۴۱۱، باب حفظ اللسان الخ، عالمگیری کوئٹہ ص: ۲۷۸/۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بتلقین الکفر)

[۴]...... ماکان فی کونه کفرا اختلاف یومر قائله بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذلک احتیاطا (مجمع الانهر ص: ۵۰۱/۲، باب المرتد، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، المحیط البرهانی ص ۳۹۹/۷، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل)

حضور اکرم ﷺ کے لئے لفظ ملاّ

سوال: -۱۶ رفروری **۱۹۸۰ء** کوسورج گرہن ہوا تھا۔ایک صاحب مسجد میں کھڑے ہوکر سورج گرہن کے متعلق تقریر کرنے لگے اور دوران تقریر میں یہ کہا ملا کی دوڑ مسجد تک اور بڑا ملا رسول اللہ ہمارے بڑے ملا نے نماز پڑھی ہے ہم لوگوں کو بھی نماز پڑھنی چاہئے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ بڑا ملاّ رسول اللہ کا لفظ حضور ﷺ کی شان میں استعمال کرنا درست ہے یا نہیں ایسے شخص پر اور سامعین پر توبہ واستغفار وتجدید ایمان لازم ہے کہ نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب عنایت کریں۔

الجواب حامداً ومصلّیاً!

مُلاّ (منلا) بہت بڑا تعظیمی لفظ ہے جید عالم اور مقتدیٰ کیلئے یہ لفظ وضع کیا گیا تھا[۱] چنانچہ افغانستان، فرات، بخاریٰ، وغیرہ کے اونچے علماء کیلئے یہ لفظ بولا جاتا ہے۔اور کتابوں میں بھی موجود ہے جیسے ملاعلی قاری[۲] وغیرہ اور ظاہر ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ تمام عالموں سے بڑے عالم اور تمام مقتداؤں سے بڑے مقتدیٰ اگر اسی مقصد کے تحت یہ لفظ کہا گیا ہے تو اس کی وجہ سے تجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم نہیں کیا جائے گا اور اگر کوئی اور مقصد تھا تو کہنے والے سے دریافت کر کے حکم معلوم کیا جائے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۵/۱۴۰۰ھ

---

[۱]...... اردو دائرہ معارف اسلامیہ ص ۵۸۶ ج ۲۱، لفظ ملا کی بحث، مکتبہ دانش گاہ پنجاب، مأثر ومعارف قاضی اطہر مبارکپوری ص: ۱۷۰، ملا منلا، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، غیاث اللغات ص: ۴۴۱، فصل میم مع لام، مطبوعہ نول کشور لکھنؤ، لغات کشوری ص: ۴۳۷، فصل میم مع لام، مطبوعہ نول کشور لکھنؤ.

[۲]...... ولد الملا علی القاری بھراۃ الخ البضاعۃ المزجاۃ لمن یطالع (المرقاۃ فی شرح المشکوۃ ص: ۲/۱، کنیۃ علی القاری مطبوعہ المکتبۃ النوریۃ دیوبند)

نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساز پر سننا

سوال:- نبی پاک ﷺ کی شان میں نعت شریف مع ساز کے سننا کیسا ہے؟ جب کہ نعت کے الفاظ پر غور کرتا ہو قطع نظر کرتے ہوئے ساز کے بالکل دھیان ہی نہ دیتا ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ساز کے ساتھ نعت شریف کو پڑھنا نہایت خطرناک ہے فقہاء نے اس پر بہت سخت حکم لگایا ہے، سننے والا ایسی خطرناک چیز کو سن کر خود بھی خطرہ مول لیتا ہے اگر چہ اس کا دھیان ساز کی طرف نہ ہو[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۲۱/۷/۱۴۰۶ھ

اُمّی کی تشریح

سوال:- زید نے اپنی تقریر سیرت رسول مقدس ﷺ کے دوران ''امی'' کے معنی بیان کئے اور ''اَن پڑھ'' جاہل اور جاہلِ مطلق کہا اور کہا میں یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اُمّی کے معنی جاہل مطلق کے ہیں، کیا ان معنوں سے توہینِ رسول کریم ﷺ نہیں ہے؟ اور اگر ہے تو زید کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

''اُمّی'' اس شخص کو کہتے ہیں جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو، نہ کسی مدرسہ میں داخل ہو، نہ کسی اتالیق کے پاس پڑھا ہو، حضرت رسولِ مقبول ﷺ نے اس دُنیا میں کسی

---

[1]...... فی الخلاصة من قرأ القرآن علی ضرب الدف والقضيب يكفر قلت ويقرب منه ضرب الدف والقضيب مع ذكر الله تعالیٰ ونعت المصطفی ﷺ الخ شرح فقه اكبر، ص ۲۰۵ (مطبوعه رحيميه ديوبند) من قرأ القرآن علی ضرب الدف والقضيب يكفر.

سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا[۱]، یہاں کوئی آپ کا استاذ نہیں، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے آقائے نامدار ﷺ کو اتنا علم عطا فرمایا کہ اوّلین وآخرین میں سے کسی کو اتنا نہیں ملا، نہ کوئی فرشتہ آپ کے برابر ہوسکتا ہے نہ کوئی پیغمبر، شانِ نبوت کے لائق آنحضرت ﷺ کا علمِ مبارک سارے عالَم کے علم سے بڑھا ہوا ہے[۲]، اُمّی کی جو تشریح زید کی تقریر سے نقل کی گئی ہے، اگر واقعۃً زید نے یہی تشریح کی ہے تو اس کو فوراً توبہ لازم ہے، اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے انتہائی ندامت کے ساتھ توبہ کرے، ظاہر یہ ہیکہ اسنے ناشائستہ الفاظ سید عالم ﷺ کی شانِ اقدس میں استعمال نہیں کئے ہوں گے، کیوں کہ اس کی جُرأت کوئی مسلمان نہیں کرسکتا، اس لئے صرف لفظ ''اُمّی'' کی یہ تشریح کی ہے۔ جو کہ بے شمار مخلوق پر صادق بھی آتی ہے، اور شانِ اقدس ﷺ میں اس کا وہم بھی نہیں ہوسکتا، اگر کوئی شخص سید الکونین امام المرسلین ﷺ کے لئے ایسے الفاظ استعمال کرے تو وہ ایمان سے خارج ہوجائیگا[۳]، اس پر تجدید ایمان وتجدید

---

[۱]...... الامی یعنی محمداً ﷺ منسوب الی الام یعنی هو علی ما ولدته لم یکتب ولم یقرء (تفسیر مظهری ص ۲۱۴ ج۳، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص: ۴/۲۶۸، الجزء السابع، مطبوعہ دارالفکر بیروت، الدرالمنثور ص: ۳/۴۷۵، سورۂ اعراف تحت آیت: ۱۵۸، مطبوعہ دالفکر بیروت، الوسیط فی تفسیر القرآن المجید ص: ۲/۴۱۶، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

[۲]...... رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اعلم الخلق قاطبة بالعلوم............مالم یصل الی سرادقات ساحته احد من الخلائق لا ملک مقرب ولا نبی مرسل ولقد اعطی علم الاولین والآخرین الخ (المهند علی المفند ص ۲۴-۲۵، الخصائص الکبری ص: ۱۹۳،۱۹۵/۲، باب اختصاصه ﷺ بالنصر وبالرعب، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

[۳]...... ایما رجل مسلم سب رسول اللّٰه ﷺ او کذب او عابه او تنقصه فقد کفر باللّٰه وبانت منه امرأته فان تاب والا قتل (شامی کراچی ص ۲۳۴ ج۴، باب المرتد، مطلب مهم فی حکم ساب الانبیاء، مجمع الانهر ص: ۲/۴۸۲، قبیل باب المرتد، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، کتاب الشفاء ص: ۲/۱۸۸، الباب الاول فی بیان ما هو فی حقه سب او نقص) مطبوعہ مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت،

نکاح لازم ہوگی[۱] مگر ایسا حکم کرنے میں خود زید سے استفسار کی ضرورت ہوگی، اس لئے اسمیں جلدی نہ کی جائے، جب تک زید سے دریافت نہ کرلیا جائے کہ اس نے جو تشریح لفظ اُمّی کی کی ہے، کیا وہ حضور ﷺ کو نعوذ باللہ ایسا ہی سمجھتا ہے، اگر وہ کہے نہیں، میں نے لفظ اُمّی کے اصل معنی بتائے ہیں، یہ نہیں کہا کہ حضورِ اکرم ﷺ بھی ایسے ہی تھے تو پھر تکفیر نہ کی جائے ہاں سیرتِ پاک کے بیان میں صرف اس تشریح پر کفایت کرنے سے شبہات پیدا ہوتے ہیں، اس لئے توبہ کی ضرورت ہے[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۴/۸/۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۵/۸/۹۲ھ

نماز قضا ہونے پر یہ کہنا کہ نماز تو حضور ﷺ کی بھی قضا ہوئی ہے

سوال: - ایک مولوی صاحب کی فجر کی نماز قضا ہوگئی، جب لوگوں نے ان سے کہا کہ جب آپنے نماز قضا کردی تو ہم جیسے لوگوں کا کیا حال ہوگا، تو برجستہ انہوں نے فرمایا کہ نماز تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی قضا ہوئی، جس سے لوگوں پر غلط اثر پڑا.............

---

[۱]...... مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولاده اولاد زنا کذا فی فصول العمادی لکن ذکر فی نور العین ویجدد بینهما النکاح ان رضیت زوجته بالعود الیه، (الدر المختار مع الشامی زکریا ص: ۳۹۱/۶، باب المرتد، مطلب جملہ من لا یقتل اذا ارتد)

[۲]...... وما کان خطأ من الالفاظ ولا یوجب الکفر فقائله مومن علی حاله ولا یومر بتجدید النکاح ولکن یومر بالاستغفار والرجوع عن ذلک المحیط البرهانی ص: ۳۹۹/۶، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل شامی زکریا ص: ۳۹۱/۶، باب المرتد، مطلب جملة من لا یقتل الخ، عالمگیری کوئٹه ص: ۲۸۳/۲، قبیل باب البغاة)

ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ایک جہاد سے واپس تشریف لاتے ہوئے ایک مقام پر پورے انتظام کے باوجود فجر کی نماز قضا ہوگئی تھی[۱]، نیز ایک جہاد کی مشغولی میں نماز کی مہلت ہی نہیں ملی اس وقت نماز قضا ہوئی، جس کا حضور اکرم ﷺ کو بے حد افسوس اور قلق ہوا، حتیٰ کہ آپ نے بددعا بھی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان دشمنوں کی قبروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہم کو نماز بھی نہیں پڑھنے دی[۲]، لیکن اگر آج کسی کی نماز قضا ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ اپنی اس نماز کے قضا ہونے پر افسوس کرے، پشیمان ہوکر خدا سے معافی مانگے، نہ یہ کہ جسارت سے کہہ دے کہ حضور اکرم ﷺ کی بھی تو نماز قضا ہوئی تھی، ایسے کہنے سے پورا اجتناب لازم ہے ورنہ مطلب یہ ہوگا کہ جس قصور میں یہ شخص مبتلا ہے نعوذ باللہ حضور اکرم ﷺ بھی اس میں مبتلا ہوئے یا یہ مطلب ہوگا کہ نماز کا قضا کردینا بھی سنت ہے استغفر اللہ العظیم، نبی اکرم ﷺ کی نماز قضا ہوجانے میں بھی شرعی حکم اور تعلیمات ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹/۸/۹۴ھ

---

[۱]...... ان رسول اللّٰہ ﷺ حین قفل من غزوۃ خیبر فلم یستیقظ النبی ﷺ ولا بلال ولا احد من اصحابہ ثم توضأ النبی ﷺ وامر بلالاً فاقام لھم الصلوٰۃ وصلی لھم الصبح الخ (مسلم ملخصا ص ۲۳۸ ج ۱، کتاب الصلوۃ، باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ الخ، مطوعہ بلال دیوبند، ابو داؤد ملخصاً ص ۶۲ ج ۱، کتاب الصلوۃ باب فی من نام عن صلوۃ او نسیھا، مطبوعہ سعد دیوبند)

[۲]...... عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال یوم الخندق ملأاللہ علیھم بیوتھم وقبورھم ناراً کما شغلونا عن صلوٰۃ الوسطیٰ حتیٰ غابت الشمس (صحیح البخاری ص ۵۹۰ ج ۲، کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق الخ، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

’’اگر نبی اس زمانہ میں ہوتا وہ بھی ٹیری کاٹ پہنتا‘‘ کہنا

سوال:- مولوی صاحب سے ایک روز ایک شخص نے کہا کہ ٹیری کاٹ تم کیوں پہنتے ہو؟ تو فوراً جواب دیا کہ اگر نبی اس زمانے میں ہوتا تو وہ بھی ٹیری کاٹ پہنتا، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ جواب بھی اہل علم حضرات کے لائق نہیں پست جواب ہے[۱]، بہت سے بہت یہ کہہ سکتے ہیں کہ شرعاً اس کی ممانعت نہیں (اگر واقعتاً ممانعت نہ ہو) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹/۸/۹۴ھ

ایک امام کی گمراہی خدااور رسول کے متعلق

سوال:- ایک آدمی کہتا ہے جو کہ امامت بھی کرتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانیٔ دارالعلوم دیوبند کو بچشمِ خود تقریر کرتے ہوئے دیکھا ہے اور حاضرین سے یوں کہتا ہے کہ تم نے اللہ کو دیکھا ہے، میں نے کہا کہ حضرت ہم نے تو نہیں دیکھا ہے، تو حضرت رومال اپنی جیب سے نکال کر اور بغیر بادل کے کڑک اور گرج شروع ہوئے کافی دیر کے بعد لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا دیکھو رومال میں خداوند قدوس کا بت اور پتلہ مع اعضاءِ بشریت موجود ہے نعوذ باللہ منہا اور یوں کہتا ہے کہ میں نے بھی

---

[۱]...... فی هذه الآية (لا تقولو راعنا) دليلان احدهما على تجنب الالفاظ المحتملة التى فيها التعرض للتنقيص والغض (الجامع لاحكام القرآن للقرطبى ص ۵۶/۱، الجزء الثانى سورة البقرة آيت: ۱۰۴، مطبوعه دارالفكر بيروت)

دیکھا ہے جب کہ اس شخص کی عمر ۵۵ رسال کی ہے نعوذ باللہ منہا ایسے بزرگ کی شان میں اس قسم کے الفاظ کہنا دوسرے سرورِ عالم ﷺ کو جب معراج ہوئی تو اسکے بارے میں نعوذ باللہ یہ کہتا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سدرۃ المنتہٰی سے اوپر گئے ہیں اور اللہ کے قریب جا کر کہا کہ یا اللہ تمہارے حبیب حاضر ہوگئے ہیں، اللہ نے کہا کہ بہت اچھا حضور ﷺ نے جوتے اتارنے کا قصد کیا ہے فوراً جوابِ صمدی آیا کہ آؤ اور میرے سینہ پر چڑھ جاؤ نعوذ باللہ خدا کے سینہ پر حضور مع جوتے کے چڑھ گئے اور یوں کہا کہ حدیث میں ہے، یہ شخص حافظ ہے اور ایک مسجد کا امام ہے کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے اور اس کا نکاح قائم رہا یا کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو شخص اللہ تعالیٰ کا پتلہ مع اعضاءِ بشری رومال سے نکال کر حاضرین کو دکھلائے (نعوذ باللہ) وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ اس کو امام بنایا جاوے ایسے شخص کی صحبت سے دور رہیں نہ جانے کیا کیا شعبدے دکھلا کر گمراہ کرے گا جس سے ایمان بھی سلامت نہیں رہے گا، اللہ تعالیٰ ایسی چیز نہیں جس کو رومال میں بند کیا جاوے یا اس کیلئے پتلہ بنایا جا سکے یا اس کے اعضاءِ بشری موجود ہوں، خداوند تعالیٰ ایسی باتوں سے منزہ اور پاک ہے[1]، اس کیلئے جسم اور اعضاءِ بشری رومال میں بند کرنا کفر ہے[2]، ایسے آدمی کو واجب ہے کہ اس قسم کی خرافات

---

[1]...... اللہ ھو الحی القادر العلیم السمیع البصیر الشائ المرید لیس بعرض ولا جسم ولا جوھر ولامصور ای ذی صورۃ وشکل مثل صورۃ انسان الخ، (شرح عقائد ص: ۳۶، ۳۹، الدلیل علی کونہ تعالیٰ حیا وقادرا الخ، مطبوعہ امدادیہ دیوبند، شرح فقہ اکبر ص: ۴۲، مطبوعہ مجتبائی دھلی)

[2]...... یکفر اذا وصف اللہ بما لا یلیق بہ (عالمگیری ص ۲۵۸ ج ۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطبوعہ کوئٹہ پاکستان، مجمع الانھر ص: ۲/۵۰۴، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، بزازیۃ علی الھندیۃ کوئٹہ ص: ۶/۳۲۳، الثانی فی ما یتعلق باللہ تعالیٰ)

اور کفریات سے توبہ کر کے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرے۔[1]

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند کے انتقال کو ۹۳؍ برس گزر چکے ہیں ۵۵؍ سال کا آدمی ان کو خواب میں تو دیکھ سکتا ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی کو کشف ہو جاوے یا تمثیل ہو جاوے مگر واقعاتی دنیا میں ان کو اس وقت تقریر کرتے ہوئے دیکھنے کی کوئی صورت نہیں ہے، معراج کے متعلق جوتے پہنے ہوئے جا کر اللہ تعالیٰ کے سینہ پر چڑھنا نہ قرآن کریم میں ہے نہ حدیث میں بلکہ نہایت لغو اور کفریہ شیطانی خیال ہے، حضرت مولانا قاسم صاحب یا کوئی بھی بزرگ ایسی بات نہیں فرما سکتے ان کی طرف نسبت کرنا بے اصل ہے اور غلط ہے۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳؍۵؍۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خدااور رسول کے حکم کے خلاف کرنے کا کسی کو حق نہیں

سوال:- کسی شخص کو یہ حق ہے کہ اپنی رائے سے دین میں کچھ کہے اور حکم لگائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حکم شرعی کے خلاف اپنی رائے سے دین میں حکم لگانے کا کسی کو حق نہیں، اور اس کا

---

[1]...... تثبت ای الردة بالشهادة ویحکم بها حتی تبین زوجته منه ویجب تجدید النکاح (البحرالرائق ص ۱۲۶ ج۵، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، مکتبه ماجدیه کوئٹه پاکستان)

[2]...... وان لم یکن فیه ما تقول فقد بهته الحدیث (مشکوٰة ص ۴۱۲ ج۲، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، مطبوعه یاسر ندیم اینڈ کمپنی دیوبند) ای قلت علیه البهتان (مرقات شرح مشکوٰة ۲۶۷ ج۴، مطبوعه اصح المطابع بمبئ)

ایسا حکم بالکل قابل قبول نہیں [۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

جو شخص خدااوررسول کے حکم کی خلاف ورزی کرے وہ کیسا ہے؟

سوال:- جوکوئی شریعت کے خلاف کوئی حکم کرے اور خدااوررسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کرے وہ شریعت کے نزدیک کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وہ نافرمان ہے [۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... من احدث فی الاسلام رأیا لم یکن له من الکتاب والسنة سند ظاهر او خفی ملفوظ او مستنبط فهو مردود علیه (شرح طیبی ص:۲۹۴/۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الاول، مطبوعه ادارة القرآن کراچی، مرقاة ص:۱۷۷/۱، مطبوعه ممبئی)

[۲]...... کل امة یدخل الجنة الا من ابی قالوا ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی، (بخاری ص ۱۰۸۱ ج۲ کتاب اعتصام. باب الاقتداء بالسنن، اشرفی بکڈپو دیوبند)

ترجمہ:-ہرامت جنت میں داخل ہوگی مگروہ لوگ جنہوں نے انکارکیا صحابہ نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے انکارکیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائیگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکارکیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل پنجم

﴿علماءِ دین کی توہین﴾

توہین علماء

سوال:- ما حکم توهين العلماء المتقين المتدينين ايخرج من الايمان ويقع به الطلاق ام لا[1]؟

الجواب حامداً ومصلياً!

ان كان توهين العلماء المتدينين لاجل الاستخفاف بالدين وعلم الدين فهو كفر لان العلم صفة الله تعالىٰ[2] قال الكردري والاستخفاف بالعلماء لكونهم عُلَمَاء استخفاف بالعلم والعلم صفة الله تعالىٰ منحه فضلاً علىٰ خيار عباده ليدلوا خلقه علىٰ شريعته نيابة عن رسله فاستخفافه بهٰذا

---

[1]...... **ترجمہ سوال**:-کیا علماء کی توہین کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے نیز آیا اس کی بیوی کو طلاق واقع ہو جاتی ہے، یا نہیں۔

[2]...... **ترجمہ الجواب**:- حامداً ومصلیاً۔ دین اور علمِ دین کے استخفاف کی وجہ سے اگر علماء کی توہین وتذلیل کرتا ہے، تو یہ کفر ہے اس لئے کہ علم اللہ کی صفت ہے۔

یعلم انه الیٰ من یعود اھـ (فتاویٰ بزازیه علی هامش عالمگیریؒ[1] ص ۳۳۶ ج ۶) وفی الخلاصة من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر قلت الظاهر انه یکفر لانه اذا ابغض العالم من غیر سبب دنیوی او اخروی فیکون بغضه لعلم الشریعة ولا شک فی کفر من انکره فضلا عمن ابغضه وفی الظهیریة من قال لفقیه اخذ شاربه ما اعجب قبحا او اشد قبحا قص الشارب ولف طرف العمامة تحت الذقن یکفر لانه استخفاف بالعلماء یعنی وهو مستلزم لاستخفاف الانبیاء لان العلماء ورثة الانبیاء وقص الشارب من سنن الانبیاء فتقبیحه کفر بلا اختلاف بین العلماء اھ (شرح الفقه الاکبر، ص ۲۱۳)[2] فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

مقرر عالم کی توہین

سوال:- ایک مولانا صاحب ایک جلسہ میں تقریر فرمارہے تھے کہ آنحضور ﷺ نور ہیں، اس جملہ کو زید نے سن کر برجستہ کہا کہ نور، نور، نور کہتے ہو نور نہیں، موئے زیرِ ناف ہیں، معلوم ہوا کہ زید کا یہ جملہ حضور ﷺ کی جانب نہیں بلکہ طنزاً مقرر کی جانب ہے جبکہ زید عالمِ دین بھی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں ایسا نہیں کہا بلکہ تقریر کرنے والے مولانا

---

[1]...... بزازية علی هامش الهندية ص: ۶/۳۳۶، کتاب الفاظ تکون اسلاماً الخ، الثامن فی الاستخفاف بالعلم، مطبوعه کوئٹه. مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۹، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت.

[2]...... شرح فقه اکبر ص: ۲۱۳، فصل فی العلم والعلماء، مطبوعه رحیمیه دیوبند.

صاحب کو بطور تشبیہ ایسا کہا ہے تب بھی یہ بات سخت ہے کسی بھی اشرف المخلوقات کو ایسی چیز سے تشبیہ دینا درست نہیں ہے جو کہ عوام کے نزدیک نہایت حقیر چیز ہو، اور خاص کر مجمعِ عام میں کثرت عوام کی ہوتی ہے اور پھر مولانا صاحب جو کہ مزید واجب الاحترام ہیں اور تشبیہ دینا بھی ایسے موقع پر جب کہ وہ تقریر کر رہے ہیں اور تقریر میں بھی ذاتِ مقدس ﷺ کا ذکر مبارک ہے جس سے سننے والوں کو شبہ ہوتا ہے کہ شاید تشبیہ کا رخ دوسری طرف ہو اور اس کا ایہام ہر ایک کو ہوتا ہے، اس لئے زید کو معذرت کرنا چاہئے اور اپنی مراد واضح کر کے ایہام و شبہ دور کر دینا چاہئے اور آئندہ پورے طور سے محتاط رہنا چاہئے جب کہ زید کی تشبیہ کا رخ وہ بھی نہیں ہے جس کا ایہام ہوتا ہے تو دوسرے لوگوں کو بھی اس پر اصرار نہیں کرنا چاہئے زید معذرت کر دے دوسرے لوگ خاموشی اختیار کریں بات کو زیادہ نہ بڑھایا جائے کہ اس میں فتنہ شدید ہے خدا جانے کہاں تک نوبت پہونچے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۲۵/۱۲/۹۱ھ

علماءِ دین کی توہین

سوال:- میرے پاس فتویٰ بوسیدہ حالت میں ہے، ابتدائی حصہ نہیں ہے، اسمیں تحریر ہے کہ جو شخص کسی عالم کی ادنیٰ توہین یا تحقیر کرے وہ کافر ہے اور حوالہ میں فقہِ اکبر کی یہ عبارت نقل کی ہے، **ومن قال للعالم عويلم اى بصيغة التصغير للتحقير كما قيده بقوله قاصداً به الاستخفاف كفر.** اسکو دیکھ کر تعجب میں ہوں اور اسپر مختلف علماء کے دستخط ہیں۔

---

[1]...... **مستفاد من التاتارخانية: رجل قال لرجل مصلح ديداروى نزد من چنانست چون ديدارخوک قيل يخاف عليه الكفر (الفتاوى التاتارخانية ص ۵۰۶، ج۵، مطبوعه ادارة القرآن كراچى پاكستان، كتاب احكام المرتدين، فصل فى العلم والعلماء، عالمگيرى ص ۲۷۰ ج ۲، كوئٹه پاكستان، الباب التاسع فى احكام المرتدين)**

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر کسی عالمِ دین کی کوئی شخص اہانت کرتا ہے، بلا کسی سببِ ظاہری اور عداوتِ دنیوی سے تو یہ درحقیقت علمِ دین کی اہانت ہے، جس کو کفر قرار دیا گیا ہے، اگر اسلئے اہانت کرتا ہیکہ اسکا عمل خلافِ شرع ہے یا وہ علم کا مطلب غلط بتا کر گمراہ کرتا ہے یا اسپر کوئی حق واجبُ الا داء ہے، جسکو وہ ادانہیں کرتا بلکہ ظلم کرتا ہے، وہ علمِ دین کی اہانت نہیں اسلئے کفر نہیں۔

وفی البزازیة الاستخفاف بالعُلمَاء لکونهم علماء استخفاف بالعلم والعلم صفة اللّٰه تعالیٰ منحه فضلاً علیٰ خیار عباده لیدلوا خلقه علیٰ شریعته نیابة عن رسله فاستخفافه بهٰذایعلم انه الیٰ من یعود ومن ابغض عالماً من غیرسبب ظاهر خیف علیه الکفر)اھ مجمع الانهر[۱] ص ۷۰۳ ج ا ، بزازیه[۲] علی العالمگیر یه ص ۳۳۶ ج ۶ / فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند ۸/۶/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

اہانت علماء

سوال:- کوئی شخص علماء کی شان میں گستاخی کرے اور علماء سے بدعقیدہ ہو تو عند الشرع ایسے شخص کا کیا حکم ہے۔

---

[۱]...... مجمع الانهر ص ۵۰۹ ج ۲، کتاب السیر والجهاد، باب المرتد، الفاظ الکفر انواع، دارالکتب العلمیة بیروت.

[۲]...... بزازیه علی الهندیة ص: ۶/۳۳۶، الثامن فی الاستخفاف بالعلم، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۲۰، الفصل الثانی والاربعون، فی مسائل المرتدین، نوع آخر فی العلم والعلماء، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهیل.

الجواب حامداً ومصلیاً!

علم دین کی وجہ سے اگر علماء کی توہین وتذلیل کرتا ہے تو یہ کفر ہے تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح لازم ہے ورنہ فسق ہے توبہ ضروری ہے، فی الشامی اهانة اهل العلم کفر علیٰ المختار فتاویٰ بدیعیه[1] سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ[2] الحدیث۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود حسن گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶؍ صفر ۵۳ھ

الجواب صحیح: عبد اللطیف ۶؍ صفر ۵۳ھ

کسی مسئلہ پر اہل علم کی توہین کرنا

سوال:- ایک مسئلہ کے بارے میں جھگڑا ہوا تھا مولویوں کا آپس میں ایک دن بستیوں کے مولویوں اور مفتی کے سامنے فیصلہ کر لیا گیا تھا وہ فیصلہ شرعی اعتبار سے کیا گیا تھا پھر کچھ دن کے بعد کچھ مولویوں نے دوبارہ فیصلہ کرنے کا پروگرام بنایا اور کچھ لوگوں کے سامنے بے عزتی کرنے کے ارادہ سے ایک فیصلہ کردہ مسئلہ کو پھر دوبارہ کروانا اور بے عزتی کی نیت سے ایسا کرنا کیسا ہے؟

---

[1]...... شامی کراچی ص ۲۷ ج ۴، باب التعزیر. مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۹، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، بزازیه علی هامش الهندیة ص: ۶/۳۳۶، کتاب الفاظ تکون اسلاما او کفرا، الثامن فی الاستخفاف بالعلم.

[2]...... عن عبداللّٰه بن مسعود مرفوعاً (مشکوٰة شریف ص ۴۱۱ ج ۲، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص ۱۲، ج ۱، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن، مسلم شریف ص ۵۸ ج ۱، کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ، سباب المسلم فسوق الخ، مطبوعه رشیدیه دهلی)

ترجمہ:- مسلمان کو گالی دینا فسق وفجور ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر پہلا فیصلہ شریعت کے مطابق تھا تو اس کو توڑنے کا کسی کو حق نہیں خاص کر ان کی توہین کی غرض سے کسی مسلمان کی توہین درست نہیں خاص کر اہل علم کی توہین بہت خطرناک ہے،[۱] خدا نفسانیت کے شر سے بچائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۷۱/۷/۱۴۰۱ھ

استخفاف علماء

سوال: - علماء دین سے استہزاء کرنے اور تحقیر کرنے سے کیا حکم شرعی لازم آتا ہے اور مستہزی حد تکفیر تک پہونچ جائے گا یا فاسق ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

علماء دین سے استہزاء وتحقیر اگر ان کے علم دین کی وجہ سے ہے تو کفر ہے اور اگر کسی اور وجہ سے بغیر حق شرعی ہے تو سخت گناہ اور فسق ہے اور ایسی صورت میں تعزیر شرعی لازم ہوتی ہے۔

ولو قال للفقيه دانشمندک ان لم يكن قصده الاستخفاف بالدين لا يكفر وان كان يكفر خلاصة[۲] الفتاویٰ ص ۳۸۸ ج ۴، سباب المسلم فسوق

---

[۱]...... يخاف عليه الكفر اذا شتم عالما او فقيها من غير سبب، (عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۷۰، الباب التاسع فى احكام المرتدين، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۹، باب المرتد، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

[۲]...... خلاصة الفتاوى ص: ۴/۳۸۸، كتاب الفاظ الكفر، الجنس الثامن فى استخفاف العلم والعلماء، مطبوعه رشيديه كوئٹه.

رواہ مسلم ص ۵۸ ج[1] ۱، وکل من ارتکب منکراً او اٰذیٰ مسلما بغیر حق بقول او فعل أو اشارةٍ یلزمه التعزیر کذا فی الشامی[2]۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

سعید احمد غفرلہ مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور،

صحیح: بندہ عبدالرحمٰن غفرلہ

صحیح: عبداللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰/۶/ ۵۲ھ

علماء کو برا کہنا

سوال:- علماء کرام کو برا بھلا کہنا، ان کی شان میں گستاخیاں کرنا، ان کی تضحیک وتذلیل کرنا ازروئے شرع کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عالم دین ہونے کی وجہ سے ان کو برا کہنا، گستاخی کرنا نہایت خطرناک ہے[3]

---

[1]...... مسلم شریف ص: ۵۸/ ۱، کتاب الایمان، باب بیان قول النبی ﷺ، سباب المسلم فسوق الخ، بخاری شریف ص: ۱۲/ ۱، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن الخ، مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۱ ج۲، باب حفظ اللسان والغیبة، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

[2]...... شامی ص ۷۱ ج۴، باب التعزیر، مطلب فی الجرح المجرد، مطبوعه کراچی پاکستان، عالمگیری کوئٹہ ص: ۱۶۸/ ۲، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، البحر الرائق کوئٹہ ص: ۴۳/ ۵، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر

[3]...... یخاف علیه الکفر اذا شتم عالماً او فقیهاً من غیر سبب (عالمگیری ص ۲۷۰ ج۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطبوعه کوئٹہ پاکستان، تاتارخانیه ص ۵۰۸ ج۵، فصل فی العلم والعلماء، مطبوعه ادارة القرآن کراچی)

سخت قسم کا جرم ہے اگر کوئی بدمعاملگی ہوئی یا ذاتی نفسانی دشمنی سے یا کسی عالم دین کو گمراہی اور فسق وفجور میں مبتلا دیکھا اس کی وجہ سے اس کو برا کہتا ہے تو اس کا یہ حکم نہیں اگر چہ برا کہنا کسی کو بھی نہیں چاہئے، سخت گنہ گار کو بھی برا کہنے سے کیا فائدہ؟ اسکی اصلاح، نصیحت، خیر خواہی سے کی جائے تو فائدہ بھی ہو[1] فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند

کسی مستند عالم کو برا کہنا

سوال:- کسی مستند عالم پر لعن طعن کرنا اور اس سے بغض رکھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب تک بغض کی وجہ مدلل سامنے نہ ہو تو اس کے متعلق کیا کہا جائے، اگر بغض کی شرعی وجہ موجود نہیں، تو بغض رکھنا حرام ہے، اگر شرعی وجہ موجود ہو تو بغض رکھنا واجب ہے[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۲۰/۳/ ۹۲ھ

الجواب صحیح: العبد نظام الدین غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۳/ ۹۲ھ

---

[1]...... فی حدیث جریر مرفوعاً والنصح لکل مسلم (بخاری شریف ص ۲۸۹/ ۱، مطبوعہ اشرفی دیوبند، کتاب البیوع، باب هل یبیع حاضر لباد رقم الحدیث ۲۱۰۹)

[2]...... ان النهی عن التباغض تاکید للامر بالتحابب مطلقاً الا ما یختل به الدین فانه لا یجوز حینئذٍ التحابب ویجوز التباغض وقیل لا توقعوا العداوة بین المسلمین فیکون نهیا عن النمیمة ...... وهذا اذا لم یکن لمصلحة فاذا دعت فلا منع بل قد یکون واجباً (مرقاة ص: ۷۱۷، ۷۱۸/ ۴، باب ما ینهی عنه من التقاطع والتهاجر، مطبوعه اصح المطابع بمبئی)

علماء دین کو گالی دینا

سوال: - اگر کوئی مسلمان کسی عالم شریعت کو گالی دے یا دشمنی کے طور پر تمام علماءِ دین کو گالی دے جیسے کہ کہے علماءِ دین کے اندر بہت شر ہے یا یہ کہے کہ علماء بہت بدمعاش ہیں تو ایسے آدمی کو شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ آیا کافر یا فاسق یا منافق کوئی آدمی اگر کسی امام کو ناجائز طور پر گالی دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

گالی دینا معمولی مسلم کو بھی درست نہیں بلکہ فسق ہے، سباب المسلم فسوق الحدیث[1] علماءِ حق کو اگر کسی ذاتی مخاصمت وغیرہ کی وجہ سے گالی نہیں دیتا بلکہ علماءِ حق ہونے کی وجہ سے گالی دیتا ہے تو ایمان کا سلامت رہنا دشوار ہے سوءِ خاتمہ کا قوی خطرہ ہے اس کو توبہ لازم ہے۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱۰/۹۲ھ

طالب علم کو گالی دینا

سوال: - اگر کوئی شخص کسی طالب علم کو گالی دے اور بے عزت کرے اس کیلئے

---

[1]...... عن عبداللّٰہ بن مسعود مرفوعاً (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۱ ج ۲، باب حفظ اللسان والغیبۃ الخ، بخاری شریف ص ۱۲ ج ۱، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن الخ، مسلم شریف ص ۵۸ ج ۱، کتاب الایمان، باب بیان قول النبی ﷺ سباب المسلم فسوق الخ، مطبوعہ رشیدیہ دھلی)

[2]...... یخاف علیہ الکفر اذا شتم عالماً او فقیھاً من غیر سبب (عالمگیری ص ۲۷۰ ج ۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، تاتارخانیہ ص ۵۰۸ ج ۵، کتاب الفاظ الکفر، فصل فی العلم والعلماء، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی.

ازروئے شرع کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر کوئی علم دین حاصل کرنے والے طالب علم کو گالی دے اور اہانت کرے بغیر کسی قصور کے محض علمِ دین کا طالب علم ہونے کی بنا پر تو نہایت خطرناک ہے اس سے ایمان سلامت رہنا دشوار ہے، کیونکہ یہ علم دین کی تحقیر وتذلیل ہے[۱]، اگر اس طالب علم میں کچھ اخلاق واعمال خلافِ شرع ہیں اوران کی ناگواری کی بنا پر گالی دے تو اس کا یہ حکم نہیں، اس سے ایمان برباد نہیں ہوگا، لیکن گالی دینا اس وقت بھی درست نہیں[۲]، ہاں اصلاح ضروری ہے اوراس کا طریقہ گالی دینا نہیں، بلکہ نرمی وشفقت سے نصیحت کرنا ہے یا اس کے اکابر تک اسکی بداخلاقی اور بداعمالی کو پہونچا دینا ہے، تاکہ وہ مناسب طریق پر اصلاح کرے اور طالبِ علم کو علم دین کے احترام کی خاطر ہر قسم کی بداخلاقی اور بداعمالی سے بچانا نسبۃً زیادہ ضروری ہے کہ اس سے نہ علمِ دین آتا ہے اور نہ دنیا وآخرت میں عزت حاصل ہوتی ہے، بلکہ طبقۂ علماء پر بدنامی آتی ہے، اور لوگ علمِ دین سے بدظن ہوتے ہیں اور اپنی اولاد کو علمِ دین سے محروم رکھتے ہیں، جس کا سبب طالب علم کی بداخلاقی اور بداعمالی بنتی ہے، حق تعالیٰ اخلاقِ فاضلہ واعمالِ صالحہ سے مزین فرمائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱۱/۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ

---

[۱]...... یخاف علیه الکفر اذا شتم عالماً او فقیهاً من غیر سبب (عالمگیری ص ۲۷۰ ج ۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطبوعه کوئٹه پاکستان، تاتار خانیه ص ۵۰۸ ج ۵، کتاب الفاظ الکفر، فصل فی العلم والعلماء، کراچی پاکستان)

[۲]...... عن عبداللّٰه بن مسعود سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ الحدیث متفق علیه ص ۴۱۱ ج ۲، باب حفظ اللسان والغیبة الخ.

عالم سے بغض رکھنا

سوال:- اگر کسی شخص نے بسببِ عداوت دینی یا دنیاوی کسی عالم متدین کو اہانۃً وحقارۃً گالی دی اور خوب نالائق کہا تو گالی دینے والے پر کفر لازم آئے گا یا نہیں؟ اور اسکی زوجہ مطلقہ بائنہ ہوگی یا نہیں، چونکہ فتویٰ نور الہدیٰ ص۱۴۵ ر میں لکھا ہے کہ:۔

من شنع لعلماء الحنفية او لاهل العلم او لطلبته او اطلق فيه كلمة كناية من شنع والاحتقار صار كافراً ايضا فيه من رفع صوته علىٰ صوت العالم او طالب العلم بوجه الاحتقار والاستخفاف طلقت امرأته بائنة. تو اس کا کیا حکم ہے؟ **فبينوا بالتفصيل عند علماء الحنفية.**

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی عالم کو اگر گالی دی ہے تو وہ یا تو کسی ذاتی مخاصمت کی وجہ سے دی ہے یا علمِ دین سے عداوت کی بناء پر، اول صورت میں گالی دینا فسق ہے حدیث شریف میں آتا ہے:۔

عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ متفق عليه. اھ (مشکوٰۃ شریف[1] ص ۴۱۱ ج ۲)

یعنی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے جب عام مسلمانوں کو دینا فسق ہے تو علماء کو دینا کچھ اس سے زیادہ ہی ہوگا ایک دوسری حدیث میں گالی دینا نفاق کی علامت بتلایا ہے:

"عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ من كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةً مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى

---

[1]...... مشكوة شريف ص: ۴۱۱، باب حفظ اللسان والغيبة، الفصل الاول، بخارى شريف ص: ۱/۱۲، كتاب الايمان، باب خوف المؤمن الخ، مسلم شريف ص: ۱/۵۸، كتاب الايمان، باب بيان قول النبى ﷺ سباب المؤمن فسوق الخ.

يَدَعُهَا اِذَا اُوتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اھ‘‘ (مشکوٰۃ شریف[۱] ص۱۷ ج۱)

اگر علم دین سے عداوت کی بنیاد پر گالی دی ہے تو یہ نہایت خطرناک ہے اس سے ایمان جاتا رہتا ہے اس لئے کہ علم اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان صفت ہے جب علم سے عداوت ہوئی تو خدا تعالیٰ کی اس صفت سے عداوت ہوئی۔

وفی البزازیۃ[۲] ص ۳۳۶ ج۳، فالاستخفاف بالعلماء لکونھم علماء استخفاف بالعلم والعلم صفۃ اللّٰہ تعالیٰ منحہ فضلاً علی خیار عبادہ لیدلوا خلقہ علیٰ شریعتہ نیابۃ عن رسلہ فاستخفافہ بھٰذا یعلم انہ الیٰ من یعود مجمع الانہر[۳] ص ۷۰۳ ج ۱/..

اگر بلاوجہ گالی دیتا ہے اور عالم سے بغض رکھتا ہے تو اسمیں خوف کفر ہے، من ابغض عالما من غیر سبب ظاھر خیف علیہ الکفر ویخاف علیہ الکفر اذا شتم عالما او فقیھاً من غیر سبب اھ عالمگیری ص ۲۷۰ ج ۲/[۴]

اگر عالم سے بلاوجہ اذیت پہونچی ہے تو اس عالم کے ذمہ معافی چاہنا واجب ہے[۵]،

---

[۱]...... مشکوۃ شریف ص۱۷، کتاب الایمان، باب الکبائر وعلامات النفاق، بخاری شریف ص ۱۰/۱، کتاب الایمان، باب علامۃ النفاق، مسلم شریف ص ۵۶/۱، کتاب الایمان، باب خصال المنافق.

[۲]...... بزازیہ علی الھندیہ ص: ۶/۳۳۶، الثامن فی الاستخفاف بالعلم، مطبوعہ کوئٹہ.

[۳]...... مجمع الانھر ص: ۲/۵۰۹، باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت.

[۴]...... عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۷۰، الباب التاسع فی احکام المرتدین.

[۵]...... واما ان کانت المظالم فی الاعراض .... فیجب فی التوبۃ ...... ان یتحلل منھم (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۵ مکتبہ مجتبائی دھلی، نووی علی مسلم ص ۲/۳۴۶، کتاب الذکر والدعاء، باب التوبۃ، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، روح المعانی ص ۱۵/۲۳۵، الجزء الثامن والعشرون، سورۃ التحریم آیت:۸، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

اور اگر اس عالم میں کچھ اوصافِ قبیحہ ہیں ان کی وجہ سے بغض ہے تو ایسی حالت میں ان اوصاف سے بغض رکھنا چاہئے اور جو شخص ان اوصاف کے ساتھ متصف ہے اس کو خیر خواہی سے نصیحت کی جائے اور دعاء کی جائے کہ اللہ پاک اس کی اصلاح کر دے اور کوئی مسلمان خواہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو اس کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور ذلیل سمجھنا جائز نہیں،[۱] البتہ معاصی سے بغض رکھنا اور پرہیز کرنا واجب ہے جب کوئی شخص کسی وجہ سے کافر ہو جائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور اسکی عورت بائنہ ہو جاتی ہے **وارتداد احدهما فسخ في الحال اهـ زيلعي، ص ۱۷۸ ج ۲**.[۲] فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

عالم دین کی گستاخی

سوال:- اگر کوئی شخص کسی عالم پر از روئے عناد و کینہ کسی قسم کا جھوٹ یا تہمت لگائے اور عالم صاحب کی شان میں گستاخانہ کلمات استعمال کرے مثلاً فاسق یا فاجر تو اس شخص پر مطابق شریعت محمدیہ کیا حکم ہے؟

---

[۱]...... عن ابي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً بِحَسْبِ امرإٍ مِنَ الشَّرِ اَن يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ الحديث (رواه مسلم مشكوٰة ص ۴۲۲ ج ۲ ياسر نديم ديوبند، باب الشفقة والرحمة على الخلق)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے کہ کسی آدمی کی برائی کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

[۲]...... تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق ص: ۱۷۸، ج: ۲، مكتبه امداديه ملتان پاكستان، قبيل باب القسم، مجمع الانهر ص: ۵۴۶، ج: ۱، باب نكاح الكافر، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، الدر المختار على الشامي زكريا ص: ۳۶۶، ج: ۴، باب نكاح الكافر، مطلب الصبي والمجنون الخ.

الجواب حامداً ومصلیاً!

تہمت لگانا گناہ کبیرہ ہے[1]، اور کسی دیندار کو فاسق و فاجر کہنا بھی سخت گناہ ہے[2]، اگر عالم حقانی کی تحقیر اس کے علم دین کی وجہ سے کرتا ہے تو نہایت خطرناک ہے حتی کہ بعض فقہاء نے ایسے شخص کی تکفیر کی ہے پس ایسے شخص کو توبہ کرنا لازم ہے[3]، جس کی شان میں بلاوجہ گستاخانہ الفاظ کہے ہیں اس سے معاف کرانا ضروری ہے[4] فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

کیا استاذ کی توہین کفر ہے؟

سوال:-اگر کسی نے امام یا والدین یا استاد کی توہین کی تو کیا اس پر تجدیدِ نکاح کا حکم عالم یا قاضی کو لگانا چاہئے جیسا کہ فصول عمادی میں ہے یا کہ نہیں؟

---

[1]...... عن ابی هريرة مرفوعاً اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ الحديث اى قلت عليه البهتان وهو كذب عظيم (مرقات ص۲۲۷ ج۴، اصح المطابع بمبئی، باب حفظ اللسان الخ)

ترجمہ:-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا نقل کیا گیا ہے اگر اس میں وہ بات نہیں جس کو کہہ رہا ہے تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔

[2]...... فلايحل لمؤمن ان يقول لاخيه يا فاسق او يا كافر او يا عاهراو يا فاسد الخ (ايسر التفاسير ص۱۳۰ ج۵، مطبوعه بيروت، سورة حجرات تحت آيت: ۱۱،

[3]...... يخاف عليه الكفر اذا شتم عالماً او فقيها من غير سبب (عالمگیری ص۲۷۰ ج۲، الباب التاسع فى احكام المرتدين، مطبوعه كوئٹه پاكستان. تاتارخانيه ص۵۰۸ ج۵، كتاب الفاظ الكفر، فصل فى العلم والعلماء، ادارة القرآن كراچى)

[4]...... واما اذا قال بهتانا ...... يذهب الى الذى قال عليه البهتان ويطلب الرضا منه حتى يجعل فى حل منه (شرح فقه اكبر ۱۹۶/۱۹۵، مكتبه مجتبائى دهلى)

الجواب حامداًومصلیاً!

والدین یا استاد کی بلاوجہِ شرعی توہین کرنا گناہ ہے مگر کفر نہیں، اس سے نہ ایمان جاتا ہے نہ نکاح ٹوٹتا ہے لہٰذا تجدیدِ نکاح بھی واجب نہیں البتہ اگر کوئی شخص حرام لعینہ کو جس کی حرمت قطعی ہو حلال اعتقاد کرے تو یہ کفر ہے، اس سے ایمان سلب ہو جاتا ہے اور نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

''ولا نکفر مسلماً بذنبٍ من الذنوب وان کانت کبیرة اذا لم یستحلها ولا نزیل عنه اسم الایمان ونسمیه مؤمنا حقیقة ویجوز أن یکون مؤمناً فاسقاً غیر کافر لان من استحل معصیة قد ثبتت بدلیل قطعی فهو کافر باللّٰه تعالیٰ لان استحلالها تکذیب باللّٰه ورسوله اھ شرح فقه اکبر[1] یخاف علیه اذا قال لفقیه ای دا نشمندک او قال لعلوی ای علویک لا یکفر إن لم یکن قصده الاستخفاف بالدین اھ (عالمگیری[2] ص ۲۷۱ ج ۲) لہٰذا بلا تفصیل حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ فقط واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/۳/۶۳ھ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/ربیع الاول ۶۳ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ

---

[1]...... شرح فقه اکبر ص ۸۵ تا ص ۸۹ مطبع مجتبائی دهلی، البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۵، باب احکام المرتدین، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[2]...... عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۷۱، باب احکام المرتدین، منها ما یتعلق بالعلم والعلماء، بزازیه علی هامش الهندیة ص: ۶/۳۳۷، کتاب الفاظ تکون اسلاماً او کفراً الخ، الثامن فی الاستخفاف بالعلم، تاتارخانیه کراچی ص: ۵/۵۰۸، کتاب احکام المرتدین، فصل فی العلم والعلماء الخ.

استاذ کی گستاخی اور توہین

سوال:-اپنے استاذ کو ایک شخص نے کہا کہ استاذ کافر ہے مسلمان نہیں ہے، اُن کی قرآن خوانی اور نماز کی دائیگی کا کوئی اعتبار نہیں، دشنام طرازی کے علاوہ مار پیٹ بھی کی یہ شخص اسکے خاندان کا سات پشتوں سے استاذ رہا ہے، خود یہ شخص تارکِ صلوٰۃ ہے، ایسے شخص کیلئے شرعاً کیا حکم ہے؟ اور ایسے شخص کیلئے شرعاً کیا تعزیر ہے؟ فقط

الجواب حامداً ومصلیاً!

استاذ کا بہت بڑا حق ہے اس کا احترام لازم ہے، اس کے ساتھ گستاخی کرنا منع ہے[1] بلا وجہِ شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنے سے اس کہنے والے کا ایمان سلامت نہیں رہتا[2] بغیر عذر کے جان کر فرض نماز کو ترک کرنا جبکہ قضا پڑھنے کی بھی نیت نہ ہو اور اس پر خوفِ عقاب بھی نہ ہو نہایت خطرناک ہے، حدیث وفقہ میں اس کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے[3]، ایسے شخص کو توبہ کرنا

---

[1]...... قال ابن رسلان ان حق الشیخ کحق الوالد بل اولیٰ منه ولذا قالوا ان عقوقه لا یغفر بالتوبة، (حاشیه بذل المجهود ص٦ ج١، مطبوعه یحیوی، کتاب الطهارة، باب کراهیة استقبال القبلة)

[2]...... لاَ یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلاً بِالْفُسُوْقِ وَلاَ یَرْمِیْهِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْهِ اِنْ لَمْ یَکُنْ صَاحِبُهٗ کَذٰالِکَ رواه البخاری (مشکوٰة ص ٤١١ ج٢، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، بخاری ص٨٩٣ ج٢، کتاب الادب، باب ماینهیٰ عن السباب واللعن، مکتبه اشرفی دیوبند،

ترجمہ :-کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کی تہمت نہیں لگاتا مگر وہ (تہمت) اسی پر لوٹ آتی ہے اگر وہ (جسکو تہمت لگائی گئی ہے) ایسا نہ ہو۔

[3]...... مَنْ تَرَکَ الصَّلوٰةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ کَفَرَ جِهَاراً (مجمع الزوائد ص٢٦ ج٢، مطبوعه دارالفکر بیروت، باب فی تارک الصلاة،

ترجمہ:-جس شخص نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دیا اسنے کفر کیا (کفر کا کام کیا)

ویکفر بترک الصلوٰة متعمداً غیرنا وٍللقضاء وغیرخائف من العقاب، بحر ص١٢٢ ج٥، ماجدیه پاکستان، باب احکام المرتدین، شرح الطیبی ص:٢/١٧٧، مطبوعه زکریا دیوبند، مرقاة، ص:٢/١١٣، کتاب الصلوة، الفصل الاول، مطبوعه امدادیه ملتان.

لازم اور استاذ سے معافی مانگنا ضروری ہے، احتیاطاً تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح بھی کر لی جائے[1] جہاں اسلامی طریقہ پر حدود وقصاص کی تنفیذ نہ ہوسکتی ہو وہاں شرعی سزا نہیں دی جاسکتی، شرعی سزا کیلئے مسلم بادشاہ اور قوتِ قاہرہ شرط ہے[2] البتہ اوّلاً ایسے آدمی کو نرمی سے سمجھایا جائے[3] اس سے کام نہ چلے اور ترکِ تعلّق مفید ہو تو ترکِ تعلق کردیا جائے[4]

تــنـبـيــه :- بغیر ثبوتِ شرعی کسی کی طرف کسی جُرم کی نسبت کرنا سخت معصیت ہے[5] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ ۶/۳/۸۸ھ

---

[1]...... مـا كـان في كونه كفراً اختلاف فان قائله يؤمر بتجديد النكاح و بالتوبة والرجوع عـن ذالک بـطـريق الاحتياط (عالمگيری ص ۲۸۳ ج ۲، قبيل باب فی البغاة، مكتبه كوئٹه، مـجـمع الانهر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، تاتارخانيه كراچی ص: ۵/۴۵۸، كتاب احكام المرتدين، فصل فی اجراء كلمة الكفر.

[2]...... وركـنـه اقـامة الامـام او نـائبه في الاقامة (عالمگيری ص ۱۴۳ ج ۲، كتاب الحدود، مطبوعه كوئٹه، بدائع الصنائع زكريا ص: ۵/۵۲۴، كتاب الحدود، شرائط جواز اقامتها)

[3]...... الامـر بـالـمـعـروف يحتاج الى خمسة اشياء......الثالث الشفقة على المامور فيـأمـره بـالـلـيـن والشـفـقـة، (عـالمگيری ص ۳۵۳ ج ۵، باب فی الغناء واللهو وسائر المعاصی والامر بالمعروف، مطبوعه كوئٹه)

[4]...... انهـااى لا تـركـنـوا الى الذين ظلموا دالة على هجران اهل الكفر والمعاصی مـن اهـل البـدع (الـجامع لاحكام القرآن للقرطبی ص ۹۵ ج ۵، الجزء التاسع، سورۂ هود تحت آيت: ۱۱۳، مطبوعه دارالفكر بيروت، المفهم شرح مسلم ص ۹۸ ج ۷، كتـاب الـرقـاق، بـاب يهـجـر من ظهـرت معصيتـه، دار ابن كثيـر بيـروت، مـرقـاة ص: ۴/۷۱۶، باب ما ينهی عنه من التهاجر الخ، الفصل الاول، مطبوعه بمبئی)

[5]...... ان لـم يـكـن فيـه مـاتـقـول فـقد بهته ای قلت عليه البهتان الحديث وهو كِذْب عظيم (مرقات ص ۶۲۷ ج ۴، اصح المطابع بمبئی، باب حفظ اللسان والغيبة)

دینی کتب کے مترجمین کو برا کہنا

سوال: -بعض لوگ ان علماء کو دشنام اور برا کہتے ہیں جنہوں نے کتب فقہ حدیث وتفسیر کا اردو ترجمہ اور شرح کی ہے اور کہتے ہیں کہ ہم ان اردو کتابوں کو نہیں مانتے عربی زبان میں ہوتیں تو ضرور مان لیتے ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حقانی علماء کو محض اس وجہ سے برا کہنا اور دشنام دینا کہ انہوں نے دین کی خدمت کی اور اردو میں عربی کتابوں کے تراجم کئے ہیں کبیرہ گناہ اور سخت خطرناک ہے جو مسائل حق ہیں خواہ وہ اردو میں ہوں یا عربی وغیرہ میں انکو ماننا لازم ہے ایسے شخص کو توبہ لازم ہے[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۴/۵۵ھ

صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۴/۵۵ھ

---

[1]...... یخاف علیه الکفر اذا شتم عالماً او فقیهاً من غیر سبب (عالمگیری ص ۲۷۰، الباب التاسع فی احکام المرتدین، کوئٹہ پاکستان، تاتار خانیه ص ۵۰۸ ج۵، کتاب الفاظ الکفر، فصل فی العلم و العلماء، مطبوعه ادارة القرآن کراچی، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۹، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل ششم

﴿احکام شرع وشعائرِ دین کی توہین﴾

فتوے کی توہین

سوال:- اگر کوئی کہے کہ میں فتویٰ پر پیشاب کرتا ہوں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کہنے والا ناسمجھ بچہ ہے یا مجنون ہے یا بیہوش ومفقود العقل ہے تو ان الفاظ کے کہنے سے وہ ایمان سے خارج نہیں ہوا فتاویٰ عالمگیری[1] ج ۴ ص ۸۷۶ میں ہے" **وشرائط صحتها (ای الردة) العقل فلا یصح ردة المجنون ولا الصبی الذی لا یعقل وکذا لا یصح ردة السکران الذاهب العقل**" ایسے ہی اگر فتویٰ میں خلاف شرع حکم ہے مثلاً تحریم حلال ہے یا تحلیل حرام ہے تب بھی اس لفظ کے کہنے سے کوئی ایمان سے خارج نہیں ہوا اگر کہنے والا سمجھدار ہے اور فتویٰ موافق شرع ہے تو اس لفظ کے کہنے والے کو تجدید ایمان وتجدید نکاح کی ضرورت ہے کیونکہ اس لفظ کا کہنے والا شرعاً کافر ہوجاتا ہے، رجل

---

[1]...... **عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۵۳، الباب التاسع فی احکام المرتدین، البحر الرائق کوئٹہ ص: ۵/۱۳۹، قبیل باب البغاة، مجمع الانهر ص: ۵۰۰، ج: ۲، باب المرتد، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.**

رجع من مجلس العلم فقال له رجل اٰخر از كنشت آمدهٔ يكفر وكذا لو قال مرا با مجلس علم چه كار او قال من يقدر علىٰ اداء ما يقولون او القى الفتوىٰ علىٰ الارض وقال چه شرع است ايں او چه بار نامه فتوى آوردى يكفر خلاصة[۱] الفتاوىٰ ج۴ ص ۳۸۸، وارتداد احدهما أى الزوجين فسخ عاجل در مختار[۲] هامش شامى ج۲/۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

صحیح:۔ بندہ عبدالرحمٰن عفی عنہٗ، عبداللطیف ۷ امحرم الحرام ۵۱ھ

مسئلہ شرعیہ کی توہین

سوال:۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ تقریباً بارہ برس ہوئے کہ زید ولد بکر امام مسجد نے کہا کہ میرے باپ میرے اوپر اس وجہ سے ناراض ہو گئے کہ میں نے اپنی بیوی کو پردہ شرعی کرادیا تھا اور یہ کہا کہ تیرے شرع پر بول کرتا ہوں، مگر بکر کہتا ہے کہ یہ محض بہتان ہے میں نے ہرگز ایسا کلمہ بیہودہ نہیں بکا، اور ایسے ہی اس کا لڑکا زید بھی کہتا ہے کہ میں نے ہرگز کسی سے یہ بیان نہیں کیا اور نہ ہی میرے باپ نے یہ کہا ہے، محض بہتان ہے اور ہمارا اب بھی پردہ ہے، اور پھر لوگوں کے شور برپا ہونے کی وجہ سے وہ بیچارہ بکر امامِ مسجد کہتا ہے کہ بھائی میں نے ہر چند یہ بکواس کہا تو نہیں مگر اگر بفرضِ محال میں نے یہ کہا ہو تو میری توبہ ہے، اب عرض ہے کہ ایک مفتی صاحب کہتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہیں اور اسکے پیچھے ہرگز نماز درست نہیں، جس نے اس کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی کافر ہے، نکاح اس کا ٹوٹ گیا، اور بکر

۱...... خلاصة الفتاوى ص: ۴/۳۸۸، كتاب الفاظ الكفر، الجنس الثامن فى استخفاف العلم والعلماء، كذا فى العالمگيرى كوئٹه ص: ۲۷۰،۲۷۲/۲، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالعلم والعلماء، بزازيه على هامش الهندية كوئٹه ص: ۶/۳۳۷، كتاب الفاظ تكون اسلاما او كفرا الخ، الثامن فى الاستخفاف بالعلم. (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کے خاندان میں سے کسی کی توبہ قبول نہیں، سب مجرم ہیں، آیا ایسی شہادت معتبر ہے اور بکر واقعی کافر ہو گیا اور اسکی توبہ واقعی قبول نہیں ہو سکتی اور ایسے ہی اسکے خاندان کی بھی، اور اسکے پیچھے نماز پڑھنے والے واقعی کافر ہو گئے یا نہیں اور ایسے مفتی صاحب کا کیا حکم ہے؟ ہمارے گاؤں میں بڑا شور ہے، جلدی جواب دیجئے بینوا تو جروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر امام مسجد نے یہ کلمہ نہیں کہا اور نہ اس کے بیٹے نے نقل کیا تو ہر دو پر بہتان ہے جو کہ سخت گناہ ہے[۱]، بہتان لگانے والوں کے ذمہ لازم ہے کہ اس سے توبہ کریں اور امام اور اسکے بیٹے سے معافی چاہیں[۲]، اگر واقعۃً یہ کلمہ کہا ہے تو خود امام کے ذمہ توبہ لازم ہے اور توبہ کے ساتھ تجدید ایمان اور تجدید نکاح بھی کریں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ اسکی توبہ قبول نہیں وہ غلط کہتا ہے قرآن کریم میں موجود ہے۔

''وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا[۳] وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْعَنِ السَّيِّئَاتِ[۴]'' اور یہ کہنا کہ اس

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲...... الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ص۱۹۳ ج۳) مطلب الصبی والمجنون ليسا باهل لا يقاع طلاق الخ، باب نكاح الكافر، كراچی پاکستان، عالمگیری کوئٹہ ص: ۱/۳۳۹، الباب العاشر فی نكاح الكفار، مجمع الانهر ص: ۱/۵۴۶، باب نكاح الكافر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۱...... رمی البرئ بجناية ماخطيئة كانت او اثماً بهتان واثم فی نفسه (روح المعانی ص۱۴۳، ج۵، سورۂ نساء تحت آیت: ۱۱۲، مطبع مصطفائیه دیوبند)

۲...... اما اذا قال بهتانا يذهب الى الذی قال عليه البهتان ويطلب الرضاء منه حتی يجعل فی حل منه (شرح فقه اكبر ص۱۹۵، ۱۹۶، بيان اقسام التوبة، مكتبه مجتبائی دهلی)

۳......سورۂ نساء الآیۃ ۱۱۰، **ترجمہ**:- جو شخص کوئی (متعدی) برائی کرے یا (صرف) اپنی جان کا ضرر کرے پھر اللہ سے معافی چاہے تو وہ اللہ کو مغفرت والا پائے گا (بیان القرآن)

۴...... سورۂ شوریٰ الآیۃ ۲۵، **ترجمہ**:- اور وہ ایسا (رحیم) ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ (بشرائطہا) قبول کرتا ہے اور وہ (اس توبہ کی برکت سے) تمام (گزشتہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

کے خاندان میں سے کسی کی توبہ قبول نہیں، سخت ترین جہالت اور حماقت ہے[۱]، ایسے کلمات سے توبہ ضروری ہے اور آئندہ ایسے مفتی کو مسئلہ نہیں بتانا چاہئے تاوقتیکہ اہلِ حق علماء سے اس کی پوری تحقیق نہ کرلی ہو[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفی اللہ عنہ، مظاہر علوم سہارنپور ۲/۵/۶۱ھ
الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم
صحیح: عبداللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم

اذان پر ہنسنا

سوال:- زید اذان کہہ رہا ہے اور ہنس رہا ہے اور عمر سن رہا ہے اور اس کا بھی یہی حال ہے تو کیا شرع میں اس کی جزا ہے یا نہیں مشہور ہے کہ ایسے فعل سے طلاق واقع ہوجاتی ہے کیا یہ امر فی الواقع صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اذان کہتے وقت اور سنتے وقت ہنسنا اذان کے آداب واحترام کے خلاف ہے اذان کہتے وقت سلام کا جواب دینا اور بلاضرورت کھانسنا بھی جائز نہیں[۳] اگر ہنسی سے اذان کا استہزاء مقصود ہوتو فقہاء تکفیر کرتے ہیں ''ویکفر بالاستهزاء بالاذان لا بالمؤذن بحر[۴] ص ۱۲۲ ج ۵/'' اور

[۱]...... راجع سورة الشوریٰ الآية ۲۵،

[۲]...... واما غيره اى الماهر فيلزمه اذا تسور هذا المنصب الشريف التعزير البليغ والزجر الشديد الزاجر ذالک لا مثاله عن هذا الامر القبيح الذى يؤدى الى مفاسد لا تُحصىٰ (شرح عقود رسم المفتى ص۷، مكتبه اسعدى دارالعلوم شاه بهلول سهارنپور)

[۳]...... يكره التنحنح فى الاذان بغير عذر ويكره رد السلام فى الاذان والاقامة (عالمگيرى ص۵۵ ج۱، الباب الثانى فى الاذان، طحطاوى على المراقى مصرى ص: ۱۶۱، باب الاذان، حلبى كبير ص: ۳۷۶، سنن الصلوة، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور)

[۴]...... ان استهزأ بالاذان يكفر وان استهزأ بالمؤذن لا يكفر تاتار خانيه ص ۵/۵۰۰، فصل فيما يتعلق بالاذكار، كتاب احكام المرتدين. البحر الرائق ص ۵/۱۲۲، ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ایسی حالت میں تجدید ایمان کیساتھ تجدید نکاح بھی ضروری ہے اور اگر اذان کا استہزاء مقصود نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے ہنستا ہے تو اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گدھے کے بولنے کو اذان کہنا

سوال:- عین اذان کے وقت مؤذن اذان دے رہا تھا مسجد کے قریب ہی گدھا چیخنے لگا تو امام صاحب نے فرمایا ''لو اذان ہوگئی اذان کی کیا ضرورت'' لوگوں کے اعتراض کرنے پر بتایا کہ میں نے مذاق کیا تھا امام صاحب نے دانستہ عدالت میں جھوٹی شہادت دی جس امام میں یہ صفات پائی جائیں اس کیلئے شریعت کیا حکم صادر کرتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

جس امام کے یہ حالات ہوں وہ امامت سے الگ کئے جانے کا مستحق ہے جب تک سچی توبہ نہ کرلے، گدھے کی آواز پر یہ کہنا کہ لو اذان ہوگئی نہایت خطرناک ہے یہ اذان کی سخت توہین ہے اس سے ایمان کا برقرار رہنا دشوار ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ واعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

نماز وغیرہ کا استہزاء

سوال:- ایک مسلمان شخص جو علم شریعت سے بالکل ناواقف وبے بہرہ ہے بھنگی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............باب احکام المرتدین، مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ، باب احکام المرتد.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1]...... ویکفر بالاستهزاء بالاذان وبقوله صوت طرفة حين سمع الاذان استهزاء او قال هٰذا صوت غير المتعارف او صوت الاجانب او صوت الجرس او قال اين بانک باسبان الخ، (مجمع الانهٰر ص ۲/۵۰۹، ثم ان الفاظ الكفر انواع، دارالكتب العلميه بيروت. عالمگيری كوئٹه ص: ۲/۲۶۹، الباب التاسع فی احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالصلاة الخ، البحر الرائق كوئٹه ص: ۵/۱۲۲، باب احكام المرتدين)

چرسی، افیمی بھی ہے وہ اپنی ضد اور جہالت کی وجہ سے اپنے آپ کو بزرگ گردانتا ہے، قرآن شریف وحدیث شریف کا مذاق اور مسخری کرنے کا عادی ہے، یہاں تک کہہ دیتا ہے کہ لوگ نماز ادا کرتے ہیں خواہ مخواہ سر نیچا کرتے ہیں، قرآن میں نماز ادا کرنے کا کوئی حکم نہیں، کیا ایسے شخص سے جو اسلام سے اس قدر مذاقیہ پیش آوے تعاون کرنا یا اور کسی قسم کا برتاؤ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اسی کا ایک دوست جس کا مکان مسجد سے بالکل پیوستہ ہے اپنی اذان ونماز علیحدہ اپنے گھر میں ادا کرتا ہے اور جماعت اپنی منکوحہ بیوی کے ساتھ کر لیتا ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نماز فرض عین ہے نص قطعی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے، نماز، قرآن شریف، حدیث شریف کا مذاق اڑانا، استہزاء کرنا کفر ہے اگر قدرت ہو تو ایسے شخص کو مناسب تنبیہ کی جاوے ورنہ اس سے ترک تعلق کر دیا جاوے، اور جماعت سنت مؤکدہ واجب کے قریب ہے، جو شخص بلا عذر شرعی دواماً ترک کرے وہ گنہ گار ہے، اگر اسلامی حکومت ہو تو ایسے شخص کو سخت سزا دی جاوے اور شرعاً اس کی شہادت مردود ہے، اگر کبھی اتفاق سے ترک ہو جائے تو معذوری ہے۔

هی فرض عین علیٰ کل مکلف ویکفر جاحدها لثبوتها بدلیل قطعی وتارکها عمداً مجانة ای تکاسلاً فاسق یحبس حتی یصلی لانه یحبس لحق العبد فحق الحق احق وقیل یضرب حتی یسیل منه الدم اھ (درمختار[۱] ص: ۱/۳۶۳.

والجماعة سنة مؤكدة للرجال وقيل واجبة وعليه العامة اى عامة

[۱]...... الدر المختار علی الشامی زکریا ص: ۲/۴، اول کتاب الصلوة، عنایة علی فتح القدیر ص: ۱/۲۱۷، کتاب الصلوة، مطبوعه دار الفکر بیروت.

مشائخنا وبه جزم في التحفة وغيرها قال في البحر وهو الراجح عند اهل المذهب اھ درمختار[1]

وقال في شرح المنية والاحكام تدل على الوجوب من ان تاركها بلا عذر يعزرو ترد شهادته ويأثم الجيران بالسكوت عنه اھ شامی[2] ص ۵۷۶ ج، ۱/ اذا انكر آية من القرآن او استخف بالقرآن او بالمسجد او نحوه مما يعظم في الشرع او عاب شيئاً من القرآن او خطأ او سخربآية منه كفر اھ مجمع[3] الانهر ص ۷۰۰ ج ۱ ... فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۲/۶/۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۲/۶/۵۹ھ

الجواب صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲۴/۶/۵۹ھ

نماز کے لئے تحقیر کا لفظ بولنا

سوال:- بکر نے خالد سے پوچھا کہ مسجد میں کیوں نہیں جاتے اور نماز نہیں پڑھتے

---

[1]...... شامی زكريا ص: ۲/۲۸۷، باب الامامة، عالمگيری ص: ۱/۸۲، كتاب الصلوة، الباب الخامس في الامامة، مطبوعه كوئٹه، البحر الرائق كوئٹه ص: ۱/۳۴۴، باب الامامة.

[2]...... شامی زكريا ص: ۲/۲۸۷، باب الامامة، البحر الرائق ص: ۱/۳۴۵، باب الامامة، مطبوعه كوئٹه، حلبی كبير ص: ۵۰۹، فصل في الامامة، مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور.

[3]...... مجمع الانهر ص ۵۰۷ ج ۲ كتاب السير والجهاد، باب المرتد، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبع دار الكتب العلمية بيروت، كتاب الشفاء ص: ۲/۲۵۰، فصل في حكم من استخف بالقرآن الخ، مطبوعه موسسة الكتب الثقافية بيروت، عالمگيری كوئٹه ص ۲/۲۶۶، الباب التاسع في احكام المرتدين)

تو خالد جواب دیتا ہے کہ مجھ کو نماز چھک آتی ہے یہ لفظ حقارت ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

نماز کی تحقیر نہایت خطرناک ہے[1]، اس سے پورا پرہیز کیا جائے جو لفظ سوال میں لکھا ہے ''نماز چھک آتی ہے'' اس کا مطلب صاف لکھئے کہ کیا مقصد ہے؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲۴/۶/۲۳ھ

ریاکاری کی نماز کو گالی دینا

سوال:- دس سال کا عرصہ ہوا کہ مسماۃ ہندہ زوجہ زید اپنے خاوند کے ساتھ سخت بد گزران رہتی ہے، سخت بے فرمان ہو کر تمام اثاث البیت، زیورات، پارچہ جات سمیٹ کر میکے میں روٹھ بیٹھی، مسماۃ ہندہ کے ورثاء نے زید کو کہا کہ تم ہندہ کو طلاق کر دو، زید نے جواب دیا میرا مال واسباب زیورات وغیرہ مجھے واپس دو، ہندہ کے ورثاء نے کہا کہ تمہارا مال زیورات وغیرہ ہندہ کے نان نفقہ میں مجریٰ ہو گیا ہے کہ سات سال کا عرصہ ہوا وہ کیا کھائے کیا پئے؟ زید نے کہا اگر عورت ناشزہ ہو تو نان ونفقہ شریعت میں مرد کو دینا ضروری اور لازمی ہو تو مجریٰ کرو، ورنہ مجھے واپس دو، فریقین میں کشمکش ہوتی رہی، اسکے بعد ہندہ کے متعلقین نے زید پر خیار البلوغ کا جھوٹا دعویٰ کر دیا جو شرعاً ثابت نہ ہو سکا، اسکے بعد ہندہ اور اس کے

---

[1]...... اذا قیل لہ صل فقال قلتبان بود کہ نماز کند وکار بر خویشتن دراز کند او قال دیر است کہ بیکار نہ کردہ ام اگر یکے را گویند بیا تا نماز کنیم برائے آں حاجت پس او گوید من بسیار نماز کردم ہیچ حاجت من روا نشد وآں بروجہ استخفاف وطنز گوید کافر گردد، عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۶۸۔ الباب التاسع فی احکام المرتدین، المحیط البرھانی ص: ۷/۴۱۴، الفصل الثانی والاربعون فی مسائل المرتدین، نوع آخر فیما یتعلق بالصلوۃ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل...

متعلقین تین سال چپ رہے، اس کے بعد فسخِ نکاح کی بابت یہ دعویٰ کیا کہ زید نے نماز کو سب وشتم کی ہے جو کہ زید نے اپنی گفتگو میں کہا تھا کہ بعض لوگ دکھلاوے کی نماز پڑھتے ہیں، اس میں موت کیا جاوے، آگ لگائی جائے، اف میں نے ریا کی نماز جو کہ نامقبول و نامنظور چیز ہے برا کہہ دیا، الٰہی میری توبہ استغفر اللّٰہ نعوذ باللّٰہ من ذٰلک اسی جگہ کھڑے کھڑے کہہ دیا، ہندہ کے متعلقین علاقہ کے ایک مشہور مولوی کے پاس گئے اور سارا قصہ زید کی گفتگو کا سنایا جس پر مولوی صاحب نے حکم دیا کہ نماز کو سب وشتم کرنے والا کافر ہے اس کی عورت پر اس سے طلاق ہو جاتی ہے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اس کیلئے تجدید نکاح لازم ہو جاتا ہے چنانچہ ہندہ کے متعلقین زید کی آگاہی کیلئے اسی مولوی صاحب کو زید کے پاس لے گئے، دراں حالیکہ زید اپنی بستی کی مسجد میں نماز پڑھا رہا تھا، مولوی صاحب نے زید کے پیچھے نماز پڑھی اور نماز کے بعد لوگوں سے الگ کر کے حال پوچھا کہ تم نے نماز کو کس طرح سب وشتم کی ہے، تو زید نے جواب دیا کہ میں نے یہ الفاظ کہے تھے کہ بعض لوگ دکھلاوے کی نماز پڑھتے ہیں، اسمیں مُوت کیا جاوے آگ لگائی جاوے کہہ کر اسی جگہ کھڑے ہوئے نادم ہو کر استغفار پڑھا نعوذ باللہ پڑھا اور خداوند تعالیٰ سے معافی کا طلبگار رہوا۔

مولوی صاحب نے کہا کہ تو نے نماز کو سب وشتم کیا، ریا کی نماز بھی تو نماز ہوا کرتی ہے، ان الفاظ کے نکلنے سے تمہاری بیوی کو طلاق بائن ہوگئی ہے، اب ہندہ کو تم سے طلاق ہو چکی، طلاقِ بائن میں عورت کی مرضی پر منحصر ہوا کرتا ہے کہ وہ پہلے خاوند سے نکاح کرے یا دوسری جگہ نکاح کرے، حق مہر تم پر لازم نہیں، کیوں کہ جس عورت کا نکاح شرعاً فسخ ہو جائے وہ حق مہر کی مستحق نہیں رہتی مگر نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔

کیا ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ اس صورتِ مرقومہ میں فسخ ہو جاتا ہے اور وہ اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے؟ بینوا بالکتاب وتوجروا یوم الحساب۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

تنقیح :- زید نے جو یہ الفاظ کہے ہیں یا نقل کئے پہلے آپ اس سے اسکی تحقیق دریافت کر لیجئے تکفیر کا مسئلہ نہایت نازک ہے، باہمی مناقشات اور دنیوی اغراض کی بنا پر کسی کو کافر بنانے کی کوشش کرنا نہایت بُری بات ہے، اگر طلاق لینے کی ضرورت ہو تو اس سے طلاق حاصل کر لی جاوے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

سعید احمد غفرلہٗ

دارالافتاء مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۵/محرم ۶۱ھ

سائل لکھتا ہے کہ استفتاء ہٰذا مدرسہ امینیہ دہلی بھیجا گیا جس کا جواب حسبِ ذیل آیا،

''مولوی صاحب کا یہ جواب صحیح نہیں، زید اس کلام سے فاسق بھی نہیں ہوا کافر ہو جانے کے حکم کی تو کوئی وجہ نہیں، ریاء کی نماز درحقیقت نماز ہی نہیں، اس کا کلام سعدی علیہ الرحمہ کے اس قول کے حکم میں ہے:۔

کلید در دوزخ است آں نماز

کہ در چشم مردم گزاری دراز

لہٰذا اس کلام کی وجہ سے فسخِ نکاح کا حکم لگانا درست نہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

اس کے بعد سائل نے مظاہر علوم کا اس ہی معاملہ کے متعلق ایک جواب وسوال نقل کیا ہے لیکن اس میں سوال کے الفاظ میں اختلاف ہے اس لئے جواب بھی مختلف ہے، اسکے بعد سائل مفتی سعید احمد صاحب کی تنقیحات کا جواب لکھتا ہے۔

جوابِ تنقیح :- زید نے نہ فرض نماز کے متعلق کہا ہے نہ نفل نماز کے بلکہ اس نے ریائیہ نماز کے متعلق کہا ہے۔

خط کشیدہ الفاظ (۱) مندرجہ استفتاء جس کا جواب سہارنپور دارالافتاء سے آیا ہے اور اسی مولوی علاقہ نے عمل کر کے ہندہ کا نکاحِ ثانی دوسرے شخص سے کر دیا ہے۔ زید اور مولوی کے درمیان کوئی شخص گواہ نہیں ۔ کیونکہ مولوی صاحب نے زید سے تنہائی میں سب وشتم کی بابت پوچھا تھا، زید نے کہا ہے کہ مولوی صاحب کے سامنے میں نے ریائیہ نماز بیان کی ہے، مگر مولوی صاحب نے کہا کہ کوئی شخص کسی کی بابت نہیں کہہ سکتا کہ یہ ریائیہ نماز ہے یا خدائی نماز، کیوں کہ انسان دیکھنے والا فرق نہیں معلوم کر سکتا کہ کون سی نماز ہے لہٰذا سب نمازیں ایک ہیں اور تمہارا سب وشتم نماز کو ہے تمہارا نکاح ہندہ سے فسخ ہے۔

(۲) غلط آپ کو لکھا گیا کہ زید نے اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کیا ہے کیوں کہ اس نے دوسرے علماء سے پوچھ کر اپنی تسلی کر لی ہے کہ ریائیہ نماز کو سب وشتم کرنے سے تجدیدِ نکاح لازم نہیں آیا۔

(۳) بموجب استفتاء خاوند اس کو قائل اور تسلیم نہیں کرتا۔

(۴) نوٹ:- زید نے مفتی مولوی علاقہ کے سامنے ریائیہ نماز تسلیم کی مگر مفتی صاحب نے سب کو ایک نماز بنا کر زید سے تسلیم کرایا اور اس نے کہا کہ واقعی عرصہ تین سال کا گزر چکا ہے کہ میں نے یہ فلاں کی بابت کہا تھا کہ خراب آدمی نماز کو آڑ بنایا ہوا ہے اور بُرے لوگوں سے بھی زیادہ گناہ کرتا ہے اور دکھلاوے کو کہ لوگ مجھے اچھا سمجھیں، ریائیہ نمازیں پڑھتا ہے۔

نوٹ:- واقعات مندرجہ بالا آپ کے سامنے رکھدئے ہیں آپ فتویٰ تحریر فرمائیں کہ ہندہ کا عقدِ ثانی دوسرے شخص سے جائز ہے اور زید کا نکاح فسخ ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

نماز وروزہ اسلام کے رکن ہیں ان کو گالی دینا، سب وشتم کرنا، استخفاف کرنا موجبِ

کفر ہے اس میں کوئی تأمل نہیں[1] استفتاء (۳۰۱) میں سائل نے جس قسم کا سوال درج کیا تھا اس کے مطابق جواب میں حکم تحریر کر دیا تھا، دہلی جو سوال بھیجا گیا اس میں خصوصیت سے ریائی نماز کو دریافت کیا گیا ہے اسکا جواب درست ہے کیوں کہ ریائی نماز درحقیقت نماز ہی نہیں اس لئے وہ قابلِ مدح نہیں بلکہ قابلِ مذمت ہے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ وَیْلٌ لِلْمُصَلِّیْنَ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلاتِہِمْ سَاھُونَ اَلَّذِیْنَ ھُمْ یُرَاؤُونَ[2] الآیة، عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَنَا اَغْنیٰ الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیَ غَیْرِی تَرَکْتُہُ وَشِرْکَہُ وفی روایۃٍ فَاَنَامِنْہُ بَرِیْءٌ ھُوَ لِلَّذِی عَمِلَہُ عن شداد بن اوس رضی اللّٰہ عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ رواہ احمد مشکوٰۃ شریف[3]

---

[1]...... من استخف بالقرآن او بالمسجد او بنحوہ مما یعظم فی الشرع کفر (شرح فقہ اکبر ص۲۰۵، فصل فی القراءۃ والصلوٰۃ، مکتبہ مجتبائی دھلی. مجمع الانرہ ص۵۰۷/۲، باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، کتاب الشفاء، ص۲۵۰، ج۲، فصل فی حکم من استخف بالقرآن، مطبوعہ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت،

[2]...... سورہ ماعون پارہ ۳۰ رکوع ۳۲، **ترجمہ**:-سوایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں وہ ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں) تو ریا کاری کرتے ہیں۔(از بیان القرآن)

[3]...... مشکوٰۃ شریف ۴۵۴-۴۵۵، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، باب الریاء والسمعۃ.

ترجمہ حدیث شریف:-ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں شرک سے بیزار ہوں جو شخص کوئی (عبادت) کرے جس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کرے میں اس کو اور اس کے شرک کو دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، میں اس شخص سے بری ہوں وہ شخص اور اس کا عمل اس کے لئے ہے جس کے لئے وہ عمل اس نے کیا ہے۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص نے دکھلانے کو نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلانے کو روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلانے کے لئے خیرات کی اس نے شرک کیا۔

جس شئی کی شریعت نے مذمت کی ہواس کی مذمت موجبِ کفرنہیں، نہ اس سے نکاح فسخ ہوتا ہے، نہ عورت بائنہ ہوتی ہے، ایسی صورت میں عورت کو دوسری جگہ نکاح بھی درست نہیں ہوتا، سوال کی تصحیح سائل کے ذمہ ہے اگر غلط سوال قائم کر کے جواب حاصل کرلیا تو اس سے اُخروی مواخذہ سے نجات حاصل نہ ہوگی، اور جوشئی دراصل حرام ہے وہ حلال نہیں ہوگی اور جوحلال ہے وہ حرام نہیں ہوگی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

۵/۴/۶۱ھ

ایسے الفاظ کہنا برا ہے مگر چونکہ ان الفاظ میں احتمال ہے اس لئے ان سے تکفیر کرنا جائز نہیں [1] محمد نصر

صحیح: عبداللطیف ۱۰/ربیع الثانی ۶۱ھ

نمازی کو گالی دینا

سوال: -کوئی شخص یہ کہے کہ زیادہ نماز پڑھنے والے ان کی ماؤں کو ایسا کروں۔ سب سالے بے ایمان ہوتے ہیں۔ یہ کلمہ کیسا ہے اور ایمان میں کوئی خرابی آتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کا مقصود بظاہر یہ ہے کہ بے ایمانی سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے، اور جو لوگ نماز

---

[1]...... الاصل ان لا یکفر احد بلفظ محتمل لان الکفر نهایة فی العقوبة فیستدعی نهایة فی الجنایة و مع الاحتمال لا نهایة (تاتار خانیه کراچی ص: ۵/۴۵۹، فصل فی اجراء کلمة الکفر، البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۵، باب احکام المرتدین. شرح فقه اکبر ص: ۱۹۸، المسئلة المتعلقة بالکفر اذا کان لها تسع وتسعون احتمالا الخ، مطبوعه مجتبائی دهلی.

پڑھتے ہیں ان کو خدا سے اور اس کے دین سے زیادہ تعلق ہے اسکا تقاضا یہ ہے کہ وہ لوگ زیادہ پرہیز کریں مگر افسوس کہ ایسا واقعہ نہیں، بلکہ نماز پڑھنے والے بھی بے ایمانی کرتے ہیں، اس میں نماز کی عظمت کو بتانا چاہتا ہے کہ اس کی تاثیر یہ ہے کہ وہ بے حیائی کے کاموں سے اور گناہوں سے روک دیتی ہے[1] لیکن یہاں ان سنگدلوں پر اس کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔

بے علمی یا کم علمی کی وجہ سے وہ اس مقصود کو صاف طور پر ادا نہیں کر سکا، اور غلبۂ جہالت کی وجہ سے گالی بھی دیدی، اس کو اپنی اصلاح کی فکر بھی لازم ہے، اگر خدانخواستہ اس کا مقصود نماز کی توہین کرنا ہے تو یہ نہایت خطرناک ہے، اس سے ایمان محفوظ نہیں رہتا[2]

ایسی حالت میں تجدید ایمان، توبہ، تجدید نکاح لازم ہے[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند یکم شعبان ۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ ۲/۸/۹۰ھ

---

[1]...... اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (الآیۃ: ۴۵، سورۃ العنکبوت.

ترجمہ: -بیشک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے (بیان القرآن)

[2]...... من استخف بالقرآن او بالمسجد او بنحوہ مما یعظم فی الشرع کفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۵، مکتبہ مجتبائی دھلی، مجمع الانھر ص: ۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، بزازیہ علی ھامش الھندیۃ کوئٹہ ص: ۶/۳۴۱، التاسع فیما یقال فی القرآن والاذکار والصلوۃ.

[3]...... ثم ان کانت نیۃ القائل الوجہ الذی یوجب التکفیر لاتنفعہ فتوی المفتی ویومر بالتوبۃ والرجوع عن ذلک وبتجدید النکاح بینہ وبین امرأتہ، تاتارخانیہ کراچی ص: ۵/۴۵۸، فصل فی اجراء کلمۃ الکفر، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص: ۶/۳۹۱، ۳۹۰، باب المرتد، مطلب جملۃ من لا یقتل اذا ارتد.

نماز پڑھنا کسی کے کہنے پر موقوف نہیں

سوال:- کسی عالم صاحب نے کہا کہ تم کو نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا ہوگا اس پر اس نے جواب دیا کہ میرا جی چاہے تو کرلوں گا تمہاری بات پر کیوں کرنا ہوگا، ایسے شخص کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خدا کا حکم سب کو ماننا لازم ہے کسی کے جی چاہے پر موقوف نہیں ایسا جواب نہیں دینا چاہئے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹/۲۱/۹۰ھ

نماز کے انکار سے کیا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال:- زید اور زید کی زوجہ دونوں ساتھ میں لیٹے تھے، زید کو احتلام ہوگیا جس سے زوجہ کے بھی کپڑے خراب ہوگئے، صبح کو زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ جاؤ نماز پڑھو، اسپر زوجہ خاموش رہی، زید نے پھر کہا تو زوجہ نے غصہ میں کہا کہ نہیں پڑھتے جاؤ، جب دیکھو کپڑے خراب کردیتے ہو، تو کیا اس سے نکاح ٹوٹ جائے گا، بعد میں دونوں نے توبہ کی، پھر کہا کہ میں نے اتنے مہر کے عوض تم کو دوبارہ نکاح میں قبول کرلیا تو اس طرح نکاح ہو جائیگا یا دوسرے سے ہی پڑھوانا پڑے گا؟

---

[1]...... فيه دلالة على تجنب الالفاظ المحتملة التى فيها التعرض للتنقيص والغض اھ (الجامع لاحكام القرآن للقرطبى ملخصاً ص ۵٦ ج ۱، الجزء الثانى، سورۂ بقره تحت آيت: ۱۰۴، مطبوعه دارالفكر بيروت، تيسير الكريم الرحمن فى تفسير كلام المنان ص ۱/٦۱، مطبوعه نزار مصطفى الاز مكه مكرمه)

الجواب حامداً ومصلیاً!

بیوی نے نماز کی فرضیت کا انکار نہیں کیا بلکہ کپڑے خراب کردینے کی وجہ سے اس وقت غصہ میں آکر تنبیہ کیلئے کہ آئندہ کپڑے خراب نہ کرے یہ جملہ کہہ دیا اگر چہ ایسا کہنا بھی جائز نہیں[1] اس کو توبہ لازم ہے مگر اسکی وجہ سے نہ وہ اسلام سے خارج ہوئی نہ نکاح ختم ہوا[2]، نکاح مرد اور عورت کم از کم دو گواہوں کے سامنے خود بھی کر سکتے ہیں[3] دوسرے سے پڑھوانا ضروری نہیں صورتِ مسئولہ میں پہلا نکاح فسخ نہیں ہوا تھا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲۷/۴/۹۱ھ

---

[1]...... "لا تقولوا راعنا" ای وفیه ترک الالفاظ القبیحة اوالتی فیها نوع تشویش واحتمال لامر غیر لائق (تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان ص ۶۱/ج۱، سورۂ بقرہ تحت آیت: ۱۰۴، مکتبہ نزار مصطفی الباز مکه مکرمه، الجامع لاحکام القرآن، ص: ۵۶، ج: ۱، الجزء الثانی سورۂ بقرہ تحت آیت: ۱۰۴، مطبوعه دارالفکر بیروت)

[2]...... قول الرجل لا اصلی یحتمل اربعة اوجه احدهما لا اصلی لانی صلیت والثانی لا اصلی بامرک فقد امرنی بها من هو خیر منک والثالث لا اصلی فسقا مجانة فهٰذه الثلاثة لیست بکفر (عالمگیری ص ۲۶۸ ج ۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بالصلوة والصوم الخ، مطبوعه کوئٹه پاکستان، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۸، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۱۴، نوع آخر فیما یتعلق بالصلوة، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

[3]...... شرط حضور شاهدین (درمختار علی رد المحتار ص ۲۱-۲۲ ج۳، کتاب النکاح، مطبوعه کراچی پاکستان، مجمع الانهر ص: ۱/۴۷۲، کتاب النکاح، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت. فتح القدیر ص: ۳/۱۹۹، کتاب النکاح، مطبوعه دارالفکر بیروت.

روزہ کے منکر کا حکم

سوال:- زید نے بکر سے پوچھا کہ کیا تم روزہ سے ہو؟ جواب میں بکر نے کہا کہ ارے جاؤ مولویو! کیا روزہ ہمارے اوپر فرض ہے؟ اور اس نے یہ بھی کہا کہ روزہ نہیں رکھوں گا، اس پر ایک مولانا صاحب نے کہا کہ روزہ ہر ایک مسلمان پر فرض ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے، اسکے باوجود وہ انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں روزہ نہیں رکھوں گا۔ کیا ہمارے پاس کھانے پینے کی کمی ہے، روزہ تو وہ شخص رکھتا ہے جس کے پاس کھانا وغیرہ نہ ہو تو ایسے شخص کو کیا کہا جائے؟ کیا ایسے شخص سے تعلق قائم رکھنا درست ہے؟ اور ایسے شخص سے تراویح کا روپیہ لینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

روزہ کی فرضیت نص قطعی سے ثابت ہے، اس کا انکار کفر ہے[۱]، اسی طرح یہ کہنا کہ روزہ وہ شخص رکھتا ہے جسکے پاس کھانا وغیرہ نہ ہو کلماتِ کفر میں سے ہے[۲]، اس کو توبہ، استغفار، تجدیدِ ایمان، تجدیدِ نکاح لازم ہے، اس سے سلام کلام بند کر دینا چاہئے، تاکہ وہ تنگ آ کر توبہ کر لے، اس کا پیسہ بھی نہ لیا جائے جب تک وہ توبہ نہ کر لے[۳]

---

[۱]...... وصوم رمضان فريضة وعلى فرضيته انعقد الاجماع ولهذا يكفر جاحده (مجمع الانهر ص: ۱/۳۴۲، كتاب الصوم، مطبوعه بيروت.

[۲]...... ملاحظه هو اغلاط العوام ص: ۱۲۵، روزوں کی اغلاط، مطبوعه شمس پبلشرز ديوبند.

[۳]...... نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أيها الثلاثه) هو دليل علىٰ وجوب هجر ان من ظهرت معصيته فلا يسلم عليه الا ان يقلع وتظهر توبته، المفهم شرح مسلم ص: ۷/۹۸، كتاب الرقاق، باب يهجر من ظهرت معصيته، مطبوعه دار ابن كثير دمشق بيروت)

والدليل على فرضية صوم شهر رمضان الكتاب والسنة والاجماع والمعقول اما الكتاب فقوله تعالىٰ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ وَقوله كُتِب عليكم اى فرض وقوله تعالىٰ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ واما الاجماع فان الامة اجمعت على فرضية شهر رمضان لا يجحدها الا الكافر. بدائع[1] ص ۷۵، والبسط فى البحر[2] ومجمع الانهر[3] والهندية[4] والخانية.[5] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

تبلیغ اسلام کا منکر

سوال:- جو لوگ ہندوؤں کو مسلمان کرتے ہیں بہت سے مسلمان ان کے سخت مخالف ہیں جس کی وجہ سے آئندہ اس اطراف میں اوروں کو ہمت نہ ہوگی۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ بہت خطرناک ہے اور دین اسلام کی دشمنی کی علامت ہے لہٰذا فوراً اس حرکت سے رکنا وصدق دل سے توبہ کرنا چاہئے[6] فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... بدائع الصنائع كراچى ص: ۲/۷۵، اول كتاب الصوم.

[2]...... البحر الرائق كوئٹه ص: ۵/۱۲۲، باب احكام المرتدين

[3]...... مجمع الانهر ص: ۱/۳۴۲، كتاب الصوم، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[4]...... عالمگیری كوئٹه ص: ۲/۲۷۰، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالصلاة والصوم الخ.

[5]...... خانية على هامش الهندية ص: ۳/۵۷۴، كتاب السير، مايكون كفراً من المسلم ومالا يكون، مطبوعه كوئٹه. (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حالت حمل میں نکاح کا منکر

سوال: -ایک شخص حاملہ عورتوں کے نکاح سے منکر ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک جائز نہیں، اس نے ایک معتبر عالم کے روبرو یہ گفتگو کی تو انہوں نے کچھ روز انتظار کیا کہ یہ رجوع کر کے توبہ کر لے مگر اس نے توبہ نہ کی پھر انہوں نے اعلان کر دیا اور حقہ پانی برادری سے بند کرا دیا مگر بعض لوگ اس کے موافق ہیں ایسی صورت میں ان لوگوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر حالت حمل میں کسی کا شوہر مر گیا ہو، یا اس کو شوہر نے حالتِ حمل میں طلاق دیدی تو چوں کہ اسکی عدت وضع حمل ہے اس لئے وضعِ حمل سے پہلے عورت کو نکاح کرنا جائز نہیں۔

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنَ یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ هدایه[1] ص ۴۰۳ ج ۲ / ولقوله تعالیٰ ولَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ عینی هامش هدایه ص ۴۰۸ ج ۲ /.[2]

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) ۲...... ان الرضا بکفر غیره انما یکون کفراً اذا کان یستجیزهٗ ویستحسنه (شرح فقه اکبر ص: ۲۲۱، لا یجوز حیلة وقوع الطلاق، مطبوعه مجتبائی دهلی، المحیط البرهانی ص: ۷/۳۹۸، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل. البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۴، باب احکام المرتدین.

[1]...... هدایه ص: ۲/۴۲۳، باب العدة، مطبوعه تهانوی دیوبند، عالمگیری کوئٹه ص: ۱/۵۲۸، الباب الثالث عشر فی العدة. مجمع الانهر ص: ۲/۱۴۵، باب العدة، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

ترجمہ: -اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے اس حمل کا پیدا ہو جانا ہے (بیان القرآن)

[2]...... عنایة علی هامش الهدایة ص: ۲/۴۲۸، باب العدة، مطبوعه تهانوی دیوبند.

ترجمہ: -اور تم تعلق نکاح کا ارادہ بھی مت کرو یہاں تک کہ مدت مقررہ اپنی ختم کو پہنچ جاوے (بیان القرآن)

البتہ عورت حامل بالزنا ہے تو اس کو نکاح کرنا درست ہے لیکن وضعِ حمل سے قبل صحبت جائز نہیں۔

"وان تزوج حبلیٰ من زنا جازالنکاح ولا یَطَأها حتی تضع حملها هدایه[۱] ص ۲۹۲، ج ۲" فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۷/۵۲ھ

صحیح: عبداللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۸/رجب ۵۲ھ

نکاح بیوہ کا منکر

سوال:۔ حسب ذیل عقائد رکھنے والا شرعاً مجرم ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا حکم ہے؟ رانڈوں کی شادی کے متعلق جب آیت وانکحوا الایامیٰ منکم الخ اسکے سامنے پیش کی گئی تو آیت مذکورہ کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح آریوں نے ہندوؤں کے مذہب کو خراب کردیا اسی طرح مولویوں نے قرآن وحدیث کو بگاڑ دیا ہم اس آیت کو نہیں مانتے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

رانڈ کے نکاح کا جواز واستحسان قرآن[۲] وحدیث[۳] واجماع سے ثابت ہے اس کا

---

[۱]...... هدایه ص: ۲/۳۱۲، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، مطبوعه تهانوی دیوبند. عالمیگری کوئٹه ص: ۱/۲۸۰، کتاب النکاح، القسم السادس المحرمات التی یتعلق بها حق الغیر، مجمع الانهر ص: ۱/۴۸۵، کتاب النکاح، باب المحرمات، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[۲]...... وَاُحِلَّ لَكُمْ مَاوَرَاءَ ذَالِكُمْ (سورة نساء الآیه ۲۴)

ترجمه:۔ حلال کی گئیں تمہارے لئے ان مذکورہ محرمات عورتوں کے علاوہ۔

[۳]...... عَنْ عَائِشَةَ وَلَقَدْ تَزَوَّجَنِی بِكْراً وَمَا تَزَوَّجَ بِكْراً غَیْرِی الحدیث (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ص۳۸۵ ج۹، کتاب المناقب، باب جامع فیمابقی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

انکار کرنا سخت خطرہ وکفر کی بات ہے[۱]، رانڈوں کے نکاح کو ناجائز کہنا مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ کفار کا ہے[۲]، ایسے شخص کو جلد از جلد توبہ کرنا چاہئے، بعض امور مندرجہ سوال ایسے ہیں جن کی وجہ سے فقہاء نے تکفیر کی ہے لہٰذا اس شخص کو تجدید ایمان ونکاح کر لینی چاہئے[۳]، اور آئندہ ناجائز عقیدوں سے باز رہنا چاہئے اگر وہ ان حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس سے عام مسلمانوں کو تعلقات ومعاملات ترک کر دینا چاہئے، اسی طرح جو شخص بلا ضرورت شرعیہ اس سے میل جول رکھے اس کا بھی بائکاٹ کر دینا چاہئے[۴] فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۷/۵۲ھ

صحیح: عبد اللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۸/ رجب ۵۲ھ

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) من فضلها ای عائشة، مطبوعه دار الفکر بیروت، معارف القرآن ص ۲۹۱ ج۲، سورة النساء، مطبع معراج)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے کنواری ہونے کی حالت میں شادی کی اور میرے علاوہ کسی اور سے کنواری ہونے کی حالت میں شادی نہیں کی۔

[۱]...... من اعتقد الحرام حَلالاً او علی القلب یکفر (عالمگیری ص ۲۷۲ ج۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ومنها ما یتعلق بالحرام والحلال، مجمع الانهر ص: ۲/۵۱۱، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دار الکتب العلمية بیروت. البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۲، باب احکام المرتدین.

[۲]...... (تحفة الهند ص ۹۶-۹۷، مصنفه عبید الله سندهی)

[۳]...... ما کان فی کونه کفرا اختلاف فان قائله یومر بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذالک بطریق الاحتیاط عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۸۳، قبیل الباب العاشر فی البغاة، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت. الدر المختار مع الشامی زکریا ص: ۶/۳۹۰، باب المرتد، مطلب جملة من لا یقتل.

[۴]...... نهی رسول الله ﷺ ...... هو دلیل علی وجوب هجران من ظهرت معصیته فلا یسلم علیه الا ان یقلع وتظهر توبته (المفهم شرح مسلم ص: ۷/۹۸، کتاب الرقاق، باب یهجر من ظهرت معصیته الخ، مطبوعه دار ابن کثیر بیروت.

حلالہ کے منکر کا حکم

سوال:- اگر کوئی حلالہ کے حکم کو تسلیم نہ کرے اور یہ کہے کہ یہ حکم شریعتِ اسلام کا نہیں ہوسکتا ہے میں اسکو تسلیم نہیں کرتا ہوں تو ایسے شخص کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وہ جاہل ہے ناواقف ہے ضال ہے، **کما صرح بہ الکمال ابن همام فی فتح القدیر**[۱]، اس کو فوراً توبہ لازم ہے ورنہ اس کا ایمان سخت خطرہ میں ہے۔

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

پگڑی کی اہانت

سوال:- ایک مولوی صاحب سر پر پگڑی باندھنے سے ایک بڑے سور کی طرح لگتے ہیں، اس کے جواب میں، میں بول اٹھا: پگڑی کی اہانت کرنا بہت بُری بات ہے، اس لئے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی ایک پسندیدہ چیز ہے، آپ اسے استعمال کرتے تھے، ہر مسلمان کو کرنا چاہئے؟ تم اسے استعمال کرنے سے نہیں روک سکتے ہو، اس مولوی صاحب

---

[۱]...... قد وقع فی بعض الکتب ان فی غیر المدخول بها تحل بلا زوج وهو زلة عظيمة مصادمة للنص والاجماع لا يحل لمسلم رآه ان ينقله فَضْلاً عن ان يعتبره لان فی نقله اشاعته وعند ذالک ينفتح باب للشيطان فی تخفيف الامر فيه ولا يخفی ان مثله مما لا يسوغ الاجتهاد فيه لفوت شرطه من عدم مخالفة الكتاب او الاجماع نعوذ بالله من الزيغ والضلال لا يبعد اكفار مخالفه (فتح القدير ص۱۷۷-۱۷۸، ج۴، فصل فيما تحل به المطلقة، مطبوعه دار الفكر بيروت)

کے ساتھ اگر تمہیں شخصی عداوت ہے تو اُسے تم گالی دے سکتے ہو، مار سکتے ہو، پگڑی کی طرف دیکھ کر اہانت مت کرو، گالی مت دو، اسکے جواب میں اور ایک شخص بول اٹھا، پگڑی استعمال نہ کرنے سے ویسا کچھ نفع ضروری نہیں، یہاں تک کہ تم کیا جانتے ہو۔

اس کے کہنے کے بعد میں نے لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ کہااور پھر کہا کہ تمہارا کلمہ یعنی نکاح دوہرانا ہوگا۔

واضح رہے کہ یہ شخص بے زوجہ ہے عمر ۳۲/سال سے کم نہیں، انجام کار گفتگو طول کھینچ رہی ہے، دیکھ کر میں نے کہا آپ کو معلوم ہونا چاہئے بغیر عمامہ امامت کرنا بھی مکروہ ہے، مسجد کے وہ مولوی صاحب اس وقت تک ایک دم چپ رہے، میرے اس جملہ بولنے کے بعد ازحد غصہ ہوگئے، اس لئے کہ وہ مسجد کے امام صاحب ہیں اور مجھ سے فتویٰ طلب کیا بار بار تاکید کر کے مجھ سے بولا کہ آپ کو اس کا فتویٰ دینا ہوگا، میں نے کہا دوں گا، اب گزارش خدمت میں یہ ہے کہ ازروئے بندہ نوازی مخاطب مذکور کا بحیثیت شرع شریف کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر سور کے ساتھ تشبیہ دینے سے مقصود عمامہ مسنونہ کا استخفاف ہے تو یہ موجب کفر ہے، **کفر الحنفية بالفاظ كثيرة وافعال تصدر كمن استقبح من اٰخر جعل بعض العمامة تحت حلقه اواحفاء شاربه اھ** شامی[۱] ص ۲۸۴ ج ۳.

اور اگر ان مولوی صاحب کی تذلیل مولوی اور عالم دین ہونے کی وجہ سے ہے تو یہ بھی کفر کی بات ہے، **والاستخفاف بالعلماء لكونهم علماء استخفاف بالعلم والعلم صفة اللّٰه تعالىٰ منحه فضلاً على خيار عباده لِيَدُلُّوا خلقه**

---

[۱]...... شامی کراچی ۲۲۲ ج ۴، قبیل مطلب فی منکر الاجماع، باب المرتد، البحر الرائق کوئٹہ ص: ۱۱۹، ۱۲۰/۵، باب احکام المرتدین، النہر الفائق ص: ۲۵۲/۳، باب المرتدین، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت.

علیٰ شریعته نیابة عن رسلهٖ . فاستخفافه بهٰذا یعلم انه الیٰ من یعود اھ فتاویٰ[1] بزازیه ص ۳۳۶ ج ۳/ واذاقال لرجل مصلح "دیدارو ے نزدمن چنانست که دیدار خوک" یخاف علیه الکفر کذا فی الخلاصة اھ عالمگیری، ص ۲۷۰ ج ۲/[2]

اگر نہ سنت کی تذلیل مقصود، نہ ان مولوی صاحب کی مولوی ہونے کی وجہ سے تذلیل مقصود ہے بلکہ کسی ذاتی عداوت اور دشمنی کی وجہ سے ایسا کہا تو یہ موجب کفر نہیں، وشتم العالم او العلوی لامر غیر صالح فی ذاتهٖ وعداوة لخلافهٖ الشرع لا یکون کفرا ولا خطاء اھ بزازیه[3] ص ۳۳۷ ج ۳، یہ تفصیل تو پہلے خط کشیدہ عبارت کے متعلق ہے، تیسری عبارت یعنی بغیر عمامہ کراہت امامت میں کوئی شئے کفر کی نہیں، عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا اور پڑھانا افضل و مستحب ہے، اور بلا عمامہ بھی مکروہ نہیں بلا کراہیت درست ہے، البتہ جس جگہ عمامہ کا رواج اس قدر ہو کہ بغیر عمامہ کسی معزز مجلس میں نہ جاتے ہوں تو وہاں بلا عمامہ نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے اور اسمیں امام اور مقتدی سب کا ایک حکم ہے۔ کذا فی نفع المفتی[4] والسائل. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ صحیح: عبداللطیف مدرسہ ۱/ ذی قعدہ ۵۹ھ

[1]...... بزازیة علی هامش الهندیة ص: ۶/۳۳۶، الثامن فی الاستخفاف بالعلم، مطبوعه کوئٹه، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۹، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[2]...... عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۷۰، الباب التاسع فی احکام المرتدین، المحیط البرهانی ص: ۷/۴۲۱، الفصل الثانی والاربعون فی مسائل المرتدین، نوع آخر فی العلم والعلماء، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهیل، تاتارخانیه کراچی ص: ۵/۵۱۰، کتاب الفاظ الکفر، فصل فی العلم والعلماء.

[3]...... بزازیة علی هامش الهندیة ص: ۶/۳۳۷، الثامن فی الاستخفاف بالعلم، مطبوعه کوئٹه. (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ڈاڑھی کی توہین

سوال:- ڈاڑھی منڈانا اور ڈاڑھی والوں کی توہین کرنا مثلاً گالوں پر کوڑا ہے جنگل ہے ایسے الفاظ کہنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ڈاڑھی کا منڈانا ناجائز اور اسکا مذاق اڑانا سخت خطرناک امر ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت کا مذاق ہے، اگر اس نیت سے مذاق اڑایا جاتا ہے تو کفر ہے، **رجل قال لآخر احلق راسک وقلم اظفارک فان هذه سنة فقال لا افعل وان كان سنة فهذا كفر لانه قال على سبيل الانكار والرد وكذا فى سائر السنن خصوصاً فى سنة هى معروفة وثبوتها بالتواتر اهـ** مجمع الانہر[1] ص ۷۰۰ ج ۱، **يحرم على الرجل قطع لحيته اهـ** درمختار[2] **قص اللحية من صنيع الاعاجم وهو اليوم شعار كثير من المشركين كالافرنج والهنود**

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) [4]...... المستحب ان يصلى فى ثلٰثة ازار وقميص وعمامة وهو لايدل على كراهة الصحة بدونها .... تكره الصلوٰة بدونها فى البلاد التى عادة سكانها انهم لا يذهبون الى الكبراء بدون العمامة (نفع المفتى والسائل ملخصاً ص ۷۰/ ذكر المكروهات المتفرقة، مكتبه رحيميه ديوبند)

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1]...... مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۷، باب المرتد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، المحيط البرهانى ص: ۴۱۰ ج ۷، الفصل الثانى والاربعون فى مسائل المرتدين، نوع آخر فيما يعود الى الانبياء، مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل، تاتارخانيه كراچى ص: ۵/۴۸۲، كتاب الفاظ الكفر، فصل فيما يعود الى الانبياء.

[2]...... الدرالمختار مع ردالمحتار ص ۴۰۷ ج ۶ كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، مكتبه سعيديه كراچى پاكستان.

ومن لا خلاق فی الدین من الطائفة القلندرية اھ مرقاة[۱]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

''داڑھی کے بال اکھاڑ کر پیشاب کرونگی'' کہنے والی عورت کی سزا

سوال:-عبدالغفار کی چچی اہلیہ نظر محمد نے عبدالغفار سے کہا کہ تمہاری ڈاڑھی کے بال اکھاڑ کر میں پیشاب کروں گی ایک مرتبہ اہلیہ عبدالغفار کو کہا کہ خواجہ غریب نواز سے ایسا ویسا کروا کر آغوش بھروانے گئی تھی ایسی عورت کس جرم کی مرتکب ہے اور کیا سزا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو الفاظ درج سوال ہیں وہ شرعاً نہایت سخت ہیں ان پر سزا دینے کی قوت نہیں شوہر خود ایسی عورت سے تعلق کم کردے، اس کا ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا نہ کھائے اسکے ساتھ سلام کلام بند کردے ساتھ رہنا سہنا ترک کردے یہاں تک کہ جس کو یہ کہا ہے اس سے معافی مانگے توبہ کرے بس اتنی ہی سزا اصلاح کیلئے کافی ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹۶/۶/۲۴ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ // //

۱...... (مرقاة المفاتيح ملخصاً ص ۳۰۲ ج ۱، مطبع بمبئ، باب السواک، الفصل الاول)

۲...... راجع حديث عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي تَرْكِ التَّعَلُّقِ وَالْاَكْلِ وَالْكَلَامِ (ابو داؤد ج۲ ص ۵۹۶، باب الامر والنهى) مكتبه رشيديه دهلى (ترمذى ج ۲ ص ۱۳۰ تفسير من سورة المائدة) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تعویذ کی توہین

سوال: - زید نے اپنے بچہ کے واسطے ایک چاندی کا تعویذ بنوایا ہے جس پر تسمیہ اور چند دعائیہ کلمات تھے بکر نے زید سے تعویذ کے بارے میں کہا کہ یہ سب فضول ہے اس پر زید نے برجستہ کہا کہ میں تو اس کو موئے زیرِ ناف کے برابر بھی نہیں سمجھتا ہوں ان کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

سوال واضح نہیں ہے زید خود ہی تعویذ بنواتا ہے خود ہی اس کو ایسی چیز سے تشبیہ دیتا ہے اگر وہ واقعی ایسا ہی سمجھتا ہے تو پھر کس لئے بنواتا ہے اس تضاد کی تشریح زید سے طلب کی جائے تو کچھ مطلب نکلے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۲/۹۱ھ

قرآن کی شان میں گستاخی

سوال: - ایک شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت ایک شخص سے جھگڑنے لگا اور گالیاں دینے لگا ایک دوسرے شخص نے اس سے کہا کہ دیکھو قرآن شریف کو سامنے رکھ کر فحش باتیں زبان سے نہ نکالو اسکے اندر قرآن کی بے حرمتی ہے اسنے غصہ میں آکر یہ کہہ دیا کہ اسکے اندر تمہارا کیا بگڑتا ہے ہم اسکی بے حرمتی کریں گے جو چاہو کرلو لیکن کہنے والا یہ بالکل

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) قوله نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّهَا الثَّلاثَةِ) هُوَ دَلِيْلٌ عَلىٰ وُجُوْبِ هِجْرَانِ مَنْ ظَهَرَتْ مَعْصِيَّتُهُ فَلا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُقْلِعَ وَتَظْهَرَ تَوْبَتُهُ (المفهم شرح مسلم ج۷ ص۹۸، كتاب الرقاق، باب يهجر من ظهرت معصيته، دارابن كثير دمشق بيروت، مرقاة شرح مشكوة ص۲۱۶/۴، باب ماينهى عنه من التهاجر، مطبوعه ممبئى)

نہیں جانتا کہ یہ کلمہ گستاخی کا ہے سوال یہ ہے کہ ایسے شخص کے متعلق شریعت کیا حکم دیتی ہے اور یہ کلمہ کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قرآن شریف کی بے حرمتی کرنا کفر ہے[۱]، اور ایسا کلمہ کہنا بھی گستاخی ہے[۲]، لہٰذا شخص مذکور کو توبہ لازم ہے اور احتیاطاً تجدید نکاح اور تجدید ایمان بھی کرلے[۳]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

قرآن پاک کی شان میں گستاخی کرنے کا حکم

سوال:- ایک شخص محمد خان نے امام صاحب کو ایک قرآن شریف کشمیری ترجمہ والا

۱...... من استخف بالقرآن ...... کفر (شرح فقه اکبر ص۲۰۵، مکتبه مجتبائی دهلی، عالمگیری کوئٹه ص:۲/۲۶۶، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بالقرآن، مجمع الانهر ص:۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

۲...... قال بعضهم الجاهل اذا تکلم بکفر ولم یدر انه کفر لا یکون کفراً ویعذر بالجهل (تاتارخانیه ص۴۵۸ ج۵، باب احکام المرتدین، مطبوعه کراچی پاکستان، خانیه ص۵۷۷ ج۳، باب مایکون کفرا من المسلم، مجمع الانهر ص:۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

۳...... ماکان فی کونه کفراً اختلاف فان قائله یؤمر بتجدید النکاح و بالتوبة والرجوع عن ذالک بطریق الا حتیاط (تاتارخانیه ص۴۶۱ ج۵، مطبوعه کراچی، فصل فی اجراء کلمة الکفر، عالمگیری ص۲۸۳، ج۲، کوئٹه پاکستان، کتاب السیر قبیل الباب العاشر فی البغاة، مجمع الانهر ص:۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

پڑھنے کے لئے دیا تھا ایک سال گزرنے کے بعد مذکور محمد خان کو کسی بات کے لئے قرآن شریف کی ضرورت پڑی اس نے عبدالستار کو کہا کہ امام صاحب کے پاس میرا قرآن شریف ہے وہ مجھے لاکر دے دو عبدالستار کو امام صاحب راستہ میں ملے اس نے امام صاحب سے قرآن شریف مانگا امام صاحب نے پیر محمد یاسین سے کہا کہ محمد خان نے مجھے قرآن شریف بخش دیا ہے اگر وہ مانگتا ہے تو وہ قرآن شریف کو (نعوذ باللہ) اپنے میں بھر لے چند دن کے بعد جب امام صاحب سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے انکار کیا اس کے چند مہینے بعد امام صاحب نے اس بات کا اقرار کیا اور کہا کہ ہاں میں نے یہ بات کہی ہے حضرت والا اس بارے میں مدلل تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

قرآن شریف کی توہین کرنے سے ایمان سلامت نہیں رہتا آدمی کافر ہو جاتا ہے[۱]، لیکن مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگانے میں جلدی نہ کی جائے جب تک اس کا مقصد متعین نہ ہو جائے یہاں امام صاحب کا مقصود قرآن پاک کی توہین کرنا نہیں بلکہ اس شخص کی توہین کرنا مقصود ہے، اگر زیور، سونا، چاندی وغیرہ کوئی چیز ہوتی تو اس کے متعلق بھی یہی کہتا ایسے موقع پر یہی مقصود ہوتا ہے کہ تم کو فلاں چیز کی حفاظت کیلئے کوئی جگہ نہیں ملتی ہے تو اس کو فلاں جگہ محفوظ کرلو خواہ وہ چیز قابلِ تعظیم ہو یا نہ ہو اس کی طرف التفات نہیں ہوتا مگر اس کے کلام میں توہین ضرور موجود ہے اسلئے امام صاحب کو اپنی غلطی کا اعتراف کر کے توبہ کرنا ضروری ہے

---

[۱]...... من استخف بالقرآن ...... کفر (شرح فقه اکبر ص ۲۰۵، مکتبه مجتبائی دهلی، عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۶۶، الباب التاسع فی احکام المرتدین، کتاب الشفا ص: ۲/۲۵۰، فصل فی حکم من استخف بالقرآن، مطبوعه مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت)

اور احتیاطاً تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح بھی کرائے[۱]، ورنہ ایسا شخص امامت کے قابل نہیں، شرح فقہ اکبر[۲]، البحر الرائق[۳]، عالمگیری[۴] وغیرہ میں مسئلہ توہین کی تفصیل مذکور ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۳۰/ ۶/ ۹۶ھ

قرآن کریم کا احترام اسمیں مخلوق کا ذکر ہونے کے باوجود

سوال:- زید ایک مسجد کا امام ہے وہ کہتا ہے کہ کلام اللہ میں مخلوق کی باتیں ہیں، اس لئے وہ قابلِ احترام نہیں، جس طرح اللہ پاک قابلِ احترام ہیں اس کا احترام اللہ پاک کا احترام نہیں ہوسکتا، بکر نے جواب دیا کہ قرآن کریم قابلِ تسلیم اور بزرگ شئ ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کا احترام اللہ پاک کا احترام ہے، دونوں میں کس کی بات صحیح ہے؟

۱...... لا یفتی بتکفیر مسلم مهما امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره اختلاف ولو روایة ضعیفة فعلی هذا فاکثر الفاظ الکفر المذکورة لا یفتی بالتکفیر فیها، (مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۵، باب احکام المرتدین)

۲...... ماکان فی کونه کفراً اختلاف فان قائله یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذالک بطریق الاحتیاط (عالمگیری ص۲۸۳ ج۲، مطبوعه کوئٹه پاکستان، کتاب السیر قبیل الباب العاشر فی البغاة، تاتارخانیه ص ۴۶۱ ج۵، فصل فی اجراء کلمة الکفر، کراچی پاکستان)

۳...... (شرح فقه اکبر ص۲۰۵، مکتبه مجتبائی دهلی)

۴...... البحر الرائق ص ۱۲۲ ج۵، مکتبه ماجدیه کوئٹه پاکستان، کتاب السیر باب احکم المرتدین.

۵...... عالمگیری ص۲۶۶ ج۲، کوئٹه پاکستان، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین.

الجواب حامداً ومصلیاً!

کلام اللہ شریف میں مخلوق کا تذکرہ بھی ہے بلکہ مخلوق میں بہت زیادہ ذلیل اور نجس العین چیزوں کا بھی ذکر ہے[1] اس کے باوجود وہ کلام اللہ ہے، اس کی تعظیم فرض ہے اس کی اہانت کرنے سے ایمان سلامت نہیں رہے گا امام کو ایسی باتوں سے توبہ لازم ہے ورنہ امامت کے قابل نہ ہوگا[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۸/۵/۸۹ھ

باہمی لڑائی میں قرآن کریم کو پیروں سے روندنا

سوال:- ہمارے پڑوس میں ایک موضع مونڈھیرہ ہے جہاں پر ایک مکتب چل رہا ہے پڑوس کے ایک موضع دھورہرہ کے کچھ لوگوں میں مار پیٹ ہوئی جس میں دھورہرہ والوں نے مونڈھیرہ والوں کو مارا اور مار کر چلے گئے گاؤں کے کچھ لوگ مدرسہ میں گھس آئے مارنا پیٹنا شروع کر دیا ایک کلاس میں درسِ قرآن چل رہا تھا وہ ہجوم اس کلاس میں گھس گیا اور مدرس محمد یوسف کو مارنا شروع کر دیا بچے بھاگ گئے قرآن کریم کو پیروں سے روند کر پھاڑ ڈالا گیا اور خون سے بھرے ہوئے نسخوں کو کنویں میں ڈالا گیا تحریر فرمائیں کہ کلام پاک کی توہین کرنے والوں کو مسلمان سمجھا جائے یا نہیں؟

---

[1]...... **حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ، سورۂ مائدہ آیت:۳،**
ترجمہ:- تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نام زد کر دیا گیا ہو۔

[2]...... **من استخف بالقرآن...... کفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۵، مکتبہ مجتبائی دھلی، کتاب الشفا ص: ۲/۲۵۰، فصل فی حکم من استخف القرآن، مطبوعہ مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت، عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۶۶، الباب التاسع فی احکام المرتدین)**

الجواب حامداً ومصلیاً!

اولاً تو آپس کی لڑائی ہی نہایت مذموم ہے[1]، پھر مکتب میں داخل ہو کر قرآنِ کریم کو پیروں سے روندنا اور پھاڑنا بالکل ہی وحشیانہ اور کافرانہ حرکت ہے ایسے لوگوں کو توبہ اور تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کرنا چاہئے ورنہ وہ لوگ تعلق رکھنے کے قابل نہیں[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۱۲/۱۰/۹۴ھ

کیا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم پر پیر رکھا تھا؟

سوال:- ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب تشریف لائے دورانِ تقریر انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کھیلتے ہوئے قرآن پاک پر پاؤں رکھ دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہ کو ناگوار گزرا تو حضور ﷺ نے فرمایا اسمیں کیا حرج ہے کہ ایک قرآن دوسرے قرآن پر رکھا گیا یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو قرآن فرمایا،......

۱...... عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ يعرض اعمال الناس فی کل جمعة مرتين يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد مومن الا عبداً بينه وبين اخيه شحناء فيقال اتركوا هذين حتی يفيئا (مشكوة شريف ص: ۴۲۸، باب ما ينهى عنه من التهاجر، مجمع الزوائد ص: ۱۲۷/۸، كتاب الادب، باب ماجاء فی الشحناء، مطبوعه دار الفكر بيروت. مسلم شريف ص ۲/۳۱۷، كتاب البر والصلة، باب النهى عن الشحناء، مطبوعه رشيديه دهلی،

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کے اعمال ہر جمعہ میں دو مرتبہ پیش کرئے جاتے ہیں، پیر کے دن اور جمعہ کے دن اور ہر مومن بندہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے، مگر وہ بندہ کہ اسکے اور سکے بھائی کے درمیان لڑائی ہو کہد یا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چوڑ دو یہانتک کہ یہ دونوں رجوع کرلیں۔

۲...... سئل الحسن بن علی عمن وضع رجله علی المصحف حالفا هل يكفر فقال نعم ان كان علی وجه الاستخفاف (تاتارخانيه ص ۴۹۱ ج۵ فيما يتعلق بالقرآن مطبع كراچی پاكستان)شرح فقه اكبر، ص ۲۰۵ /من قراء الظاء، مع الضاد، مطبوعه مجتبائی عالمگيری كوئٹه، ج۵ /ص ۳۲۲/ كتاب الكراهية الباب الخامس فی آداب المسجد.

اس واقعہ کے کچھ روز بعد ایک اور مولوی صاحب تشریف لائے، انہوں نے پہلے مولوی صاحب کی بات کی تردید کی اور بتلایا کہ یہ صریح کفر ہے اور یہ بھی فرمایا کہ مقرر کا نکاح ٹوٹ گیا اور اسی طرح ان تمام حضرات کا بھی نکاح ٹوٹ گیا جنہوں نے اس بات کو یقین کے ساتھ سنا اور یقین کر لیا، ایسے تمام حضرات کو از سرِ نو نکاح کرنا ضروری ہے ورنہ ازدواجی تعلقات فعلِ حرام ہوں گے، لہٰذا مولانا ثانی کے متبعین میں سے جنہوں نے سنا تھا دوبارہ اپنا نکاح کیا، اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ پہلے مولانا کی بات کہ ایک قرآن دوسرے قرآن پر رکھا گیا صحیح ہے یا نہیں؟ یہ واقعہ یا اس سے مشابہ کوئی دوسرا واقعہ حضور ﷺ کی زندگی میں پیش آیا ہے یا نہیں؟ اور نکاح کا مسئلہ کہ جن لوگوں نے سنا اور یقین کے ساتھ سنا کیا واقعی ان کا نکاح ٹوٹ گیا اور ان کو تجدیدِ نکاح ضروری ہے؟ ورنہ فعلِ حرام شمار ہوگا؟ مفصل تحریر فرمائیں یہاں لوگوں میں ہر وقت یہی چرچا رہتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ روایت کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم پر پیر رکھ دیا جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ناگوار گزرا اس پر حضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ اس میں حرج کی کیا بات ہے ایسا ہوا کہ ایک قرآن دوسرے قرآن پر رکھا گیا کسی حدیث کی کتاب میں نہیں دیکھا درایۃً بھی صحیح نہیں قرآن کریم لکھا ہوا یکجائی طور پر اس وقت کہیں موجود نہیں تھا کوئی حصہ کسی کے پاس تھا کوئی حصہ کسی کے پاس تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں سب کو جگہ جگہ سے تلاش کرا کے یکجا جمع فرمایا جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں موجود ہے[1]، بلا تحقیق کسی بات کو حضور اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہے[2]،

---

[1]...... انظر صحیح البخاری ص ۷۴۵/۲، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، مکتبہ اشرفی دیوبند.

[2]...... مَنْ كذب عَلَيَّ متعمداً فليتبوأ مَقْعَدَهُ مِن النَّارِ (بخاری ص ۲۱ ج ۱ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تاہم جن مولانا نے یہ روایت بیان کی ان پر کفر کا حکم لگانا اور جن ناواقفوں نے یقین کرلیا ان کے نکاح ٹوٹنے کا حکم لگا دینا بھی صحیح نہیں یہ بھی حد سے تجاوز ہے کسی چیز کا غلط اور گناہ ہونا اور بات ہے اور ہر ایسی بات کی وجہ سے کفر یا فسخ نکاح کا حکم لگا دینا دوسری بات ہے۔[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیو بند ۴/۳/۹۵ھ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، کو سخت کلمہ کہنا

سوال:- ایک جاہل شخص اصحابِ رسول اللہ ﷺ مثلاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، پر لعن کرتا ہے اور اس امر کو حلال اور ثواب سمجھتا ہے کیا ایسا اعتقاد والا مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا؟ مدلل بحوالہ کتب بمعہ صفحہ تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً و مصلیاً!

جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر لعن کو حلال اعتقاد کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے کیوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف قرآن کریم میں متعدد جگہ وارد ہے اور ان پر لعن کو حلال ثواب اعتقاد کرنا آیاتِ قرآنیہ کا انکار کرنا ہے، مُلاّ علی قاریؒ نے شرح فقہِ اکبر، ص[2] ۸۶، میں لکھا ہے۔

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ) مکتبہ اشرفی دیوبند)

ترجمہ:- جو شخص جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

[1]...... والکبیرة لا تخرج العبد المومن من الایمان لبقاء التصدیق الذی هو حقیقة الایمان، (شرح عقائد ص:۱۰۷، مبحث الکبیرة، مطبوعه امدادیه دیوبند)

[2]...... شرح فقه اکبر ص ۸۶، سب الشیخین وقتلهما، مطبوعه مجتبائی دهلی،

نعم لو استحل السب او القتل او اللعن فهو كافر لا محالة اهـ اور بغیر حلال سمجھے جو شخص گالی دے اس پر لعنت وارد ہوئی ہے۔

من سب اصحابی فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين رواه الطبرانی[۱]. لعن الله من سب اصحابی رواه الطبرانی[۲] اهـ نبراس[۳] ص ۵۴۸..

صاحب نبراس نے ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے جسکا نام ہے"الناهية عن ذم معاوية وكان السَّلفُ يغضبون من سبه وطعنه وقيل لابن عباس رضی الله عنه ان معاوية صلى الوتر ركعة واحدة قال دعه فانه فقيه صحب رسول اللهﷺ كما فی صحيح البخاری[۴] وسبه رجل عند خليفة الراشد عمر بن عبدالعزيز فجلده وقيل للامام الجليل عبدالله بن المبارک ا معاوية افضل ام عمر بن عبدالعزيز قال غبار فرس معاوية اذاغزا مع رسول اللهﷺ افضل من عمر قال القاضی عياض المالكی فی الشفاء[۵] قال مالک من شتم احداً من اصحاب رسول اللهﷺ ابا بكر اوعمر او عثمان او معاوية اوعمرو بن العاص فان قال كانوا على كفر وضلال قتل وان شتمهم بغير هٰذا من مشاتمة الناس نكل نكالاً

---

[۱]...... المعجم الكبير للطبرانی ص: ۱۲/۱۱۱، رقم الحديث: ۱۲۷۰۹، مطبوعه داراحياء التراث العربی بيروت،

[۲]...... المعجم الكبير للطبرانی ص: ۱۲/۳۳۲، رقم الحديث: ۱۳۵۸۸، مطبوعه داراحياء التراث العربی بيروت،

[۳]...... (نبراس ص ۳۲۹، ۳۳۰، مطبوعه ملتان، قبيل محاربات الصحابة واجبات التاويل، مطبوعه امداديه ملتان)

[۴]...... بخاری شريف ص: ۱/۵۳۱، كتاب المناقب، ذكر معاويةؓ. طبع اشرفی ديوبند،

[۵]...... كتاب الشفاء ص: ۲۵۳، /۲، فصل فی حكم ساب آل بيت النبیﷺ، مطبوعه مؤسسة الكتب الثقافية بيروت.

شدیداً اھ نبراس[1]، ص ۵۵۰"

قوله بغير هذا ولكن قصد به ايذاء النبي صلى الله عليه وسلم فقد كفر فقتل والا نكل نكالا شديداً قال في الصواعق والضابطة ان كل شتم قصد به اذى النبي صلى الله عليه وسلم كما وقع من عبدالله بن ابى طالب كفر ومالا فلا كما وقع من مسطح في قصة الافك اهـ نبراس[2] ص ۵۵۱. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/۸/۶۴ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۵/ شعبان ۶۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ

حضرت معاویہؓ کی توہین کے بعد توبہ

سوال: - (۱) جو شخص اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لعن کرنے والا ہو مثلاً امیر معاویہؓ کی اہانت ان لفظوں کے ساتھ کرے کہ معاویہؓ کو اپنی ایڑی کے برابر بھی نہیں سمجھتا، تو کیا اہلِ سنت والجماعت اسکے ساتھ برتاؤ رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) مندرجہ بالا عقیدہ والے کی کوئی صورت توبہ کی ہے یا نہیں، اگر کسی عالم کے سامنے اس عقیدہ سے توبہ کرے تو اس کے ساتھ برتاؤ رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ مدلل بحوالہ کتب تحریر فرماویں۔ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) مسلمان پر لعن کرنا علی الاطلاق بڑا گناہ ہے" سباب المسلم فسوق"[3]

---

[1]...... نبراس ص: ۳۳۰، مطبوعه ملتان، محاربات الصحابة واجبة التاويل.

[2]...... حامشه نبراس ص ۵۵۱، مطبوعه ملک محمد عارف پرنٹر پبلشر لاهور.

[3]...... مسلم ص ۵۸/۱، كتاب الايمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم سباب المومن فسوق، مطبع رشيديه دهلى، بخارى ص ۱۲/۱، كتاب الايمان، باب خوف المومن ان يحبط عمله الخ، اشرفى بكڈپو ديوبند)

رواہ مسلم، اور صحابہ کرامؓ کو گالی دینا خود موجبِ لعنت ہے۔

عن ابن عمرؓ اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقرلو العنة الله علیٰ شرکم ترمذی[1] ھ جمع الفوائد[2] ص ۲۰۱ ج ۲/.

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالی دینا اور ان کی توہین کرنا روافض کا شعار ہے[3]، ایسا شخص دائرہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں علامہ ابنِ حجر مکیؒ نے مستقل ایک کتاب تصنیف کی ہے[4]۔

(۲) کافر کا کفر بھی توبہ کے بعد معاف ہوجاتا ہے[5]، لہٰذا اگر شخص مذکور سچی توبہ کرے اور اپنے عقیدۂ فاسدہ سے ہمیشہ کیلئے باز آجائے اور اس سے نادم ہو تو حسبِ وعدہ انی لغفار لمن تاب[6] الآیة معافی ہوجائے گی۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۴/۸/۶۴ھ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۵/شعبان ۶۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/شعبان ۶۴ھ

۱...... (ترمذی ص ۲۲۵ ج ۲، فی من سب اصحاب النبی ﷺ. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

۲...... (جمع الفوائد ص ۱۹۰ ج ۳، من فضائل الصحابة المشتركة الخ.

۳...... وفی الحدیث المرفوع یکون فی آخر الزمان قوم یسمون الرافضة یرفضون الاسلام فاقتلوهم فانهم مشرکون وفی روایة ینتحلون حبنا اهل البیت ولیسوا کذالک یسبون ابابکر وعمر (مرقاة ص ۵۲۲ ج ۵، باب مناقب الصحابة، مطبع بمبئی.

۴...... تطهیر الجنان واللسان عن الحظور والتفوه بثلب سیدنا معاویة بن ابی سفیان، طبع مکتبه الحقیقه استانبول ترکیا، یشتمل علی سبعین صفحة.

۵ التوبة عن الکفر حیث یقبل قطعاً عرفناه باجماع الصحابة والسلف فانهم یرغبون الی اللّٰه تعالیٰ فی قبول توبتهم عن الذنوب والمعاصی کمافی قبول صلاتهم وسائر اعمالهم ویقطعون بقبول توبة الکافر (شرح فقه اکبر، ص ۱۹۰/ بحث التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی.

۶...... (سورۂ طه الآیة ۸۲) **ترجمہ**:- میں ایسے لوگوں کے لئے بڑا بخشنے والا ہوں جو (کفر ومعصیت سے) توبہ کرلیں۔

یزید ابن معاویہؓ کو کافر یا ملعون کہنے والے کا حکم

سوال:- یزید بن معاویہ کو کافر یا ملعون کہنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یزید کے متعلق امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ سکوت اور توقف کرنا چاہئے نہ اس کو کافر کہا جائے نہ اس پر لعنت کی جائے، بلکہ اس کے امر کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کردینا چاہئے [۱] جن علماء کو تحقیق سے ثابت ہے کہ یزید بن معاویہ میں کفریہ افعال موجود ہیں وہ لعن یزید اور تکفیر کو جائز قرار دیتے ہیں پس حنفی کو اس بارے میں توقف کرنا چاہئے، اور تکفیر منع ہے، تاہم اگر لعنت اور تکفیر کریگا تب بھی دائرۂ اسلام سے خارف نہ ہوگا، کیوں کہ امام احمد [۲] بن حنبل اور علامہ کیاہراسی شافعیؒ سے تکفیر منقول ہے [۳] لیکن امام غزالی [۴] اور دوسرے علماء شافعیہ اکثر احناف

---

[۱]...... در لعن یزید توقف از انجهت است که روایات متعارضه ومتخالفه از ان به پلید در مقدمه شهادت امام علیه السلام وارد شده از بعضے روایات رضا استبشار واهانت اهل بیت وخاندان رسولﷺ مفهوم میگردد وکسانیکه این روایات در نظر آنهامر جح واقع شده حکم بلعن او نمودند الخ (فتاوی عزیزی ص:۱۰۲، ۱۰۳/۱، مطبوعه رحیمیه دیوبند)

ترجمه:-لعن یزید میں توقف اس وجہ سے ہیکہ حضرت امام علیہ السلام کی شہادت کے بارے میں اس پلید کی طرف سے روایات متعارض ومتخالف واقع ہوئی ہیں بعض روایات سے رضا وخوشنودی اور اہل بیت وخاندان رسول اللہﷺ کی اہانت مفہوم ہوتی ہے۔جن حضرات کی نظر میں یہ روایات ارجح واقع ہوئی ہیں انہوں نے اسپر لعنت کا حکم فرمایا ہے۔

[۲]...... قال الامام احمد بتکفیره (شرح فقه اکبر ص۸۸ مطبوعه مجتبائی، واختلف فی اکفار یزید)

[۳]...... واما الذین لعنوه من العلماء کابی الفرج ابن الجوزی والکیاهراس وغیرهما فلما صدر عنه من الافعال التی تبیح لعنته (فتاوی ابن تیمیه ص۴/۴۸۵، افترق الناس فی یزید، (مطبوعه سعودیه

[۴]...... فقد قال حجة الاسلام فی الاحیاء فان قیل هل یجوز لعن یزید (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نے تصریح کی ہے کہ اس کی تکفیر اور اس پر لعنت کرنا منع ہے پس سکوت چاہئے، واجب کسی نے نہیں کہا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/رجب ۵۷ھ

قانونِ شریعت کو نہ ماننے والے کا حکم

سوال:- جو شخص قانونِ خدا اور رسول کو نہ مانے بلکہ ضد وانکار کرے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا شخص گنہگار ہے اس کو اپنی ضد چھوڑ کر حکمِ شرعی پر عمل لازم ہے[1]

فقط واللہ سبحانہٗ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) [۴]...... لکونه قاتل الحسين أو امراًبه قلنا هذا ممالم يثبت اصلاً فلا يجوز أن يقال أنه قتله أو امربه فضلا عن لعنه (شرح فقه اكبر ص ۸۷ مطبوعه مجتبائی دهلی، اختلفوا فی اللعن علی الیزید) احیاء العلوم، ج۳/ص ۱۰۸/ كتاب آفات اللسان الآفة الثامنة اللعن مطبوعه عثمانیه مصر، نبراس ، ص ۳۳۱/اللعن علی یزید خلاف التحقیق، مطبوعه امدادیه ملتان.

[۱]...... اذا قال الرجل لغيره حكم الشرع فی هٰذه الحادثة كذا فقال ذالک الغير من برسم كارميكنم نه بشرع يكفر عند بعض المشائخ (عالمگیری ص ۲۷۲ ج ۲، فصل فی احكام المرتدين. المحيط البرهانی ص: ۴۲۲/۷، نوع آخر فی العلم والعلماء، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل)

رسم ورواج کی وجہ سے حکم شریعت کو نہ ماننا

سوال:- جو شخص دنیا کی رسم ورواج کو اللہ اور رسول کے قانون پر ترجیح دے اور دین کی بات کو نہ مانے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اللہ ورسول کے حکم کے مقابلہ میں دنیا کے رسم ورواج کو ترجیح دینا دین اسلام سے حد درجہ بُعد اور طریقۂ جاہلیت ہے[۱] فقط واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور،

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ

صحیح: عبد اللطیف

شرع کے پابند نہیں قانون کے پابند ہیں کہنے کا حکم

سوال:- قانونی عدالت میں جو لوگ بیان دیتے ہیں کہ وہ شریعتِ محمدی کے

---

[۱]...... وسئل الحاكم عبدالرحمن رحمه الله تعالىٰ عمن قال من بر سم كاركنم بحكم نه هل هو كفر قال ان كان مراده فساد الخلق وترك الشرع واتباع الرسم لاردالحكم لايكفر (المحيط البرهانى ص: ۷/۴۰۲، نوع آخر فى المتفرقات من جنس المسائل المتقدمة، مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل، عالمگيرى كوئٹه ص: ۲/۲۵۸، الباب التاسع فى احكام المرتدين، لايؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به ...... من السنة الزهراء والملة النقية البيضاء ...... فلا يميل الا بحكم الدين ولا يهوى الا بامرالشرع فهو المؤمن الفريد الكامل الوحيد الذى يقبل منه التوحيد ومن اعرض عنه متبعا لما هواه مبتغيا لمرضاه فهو الكافر الخاسر فى دنياه وعقباه (مرقاة شرح مشكوة ص: ۱/۲۴۴، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، مطبوعه امداديه ملتان)

پابند نہیں بلکہ رواج عام زمین دارہ کے پابند ہیں ان کے اس انکار شریعت کیلئے حکم شرعی کیا ہے حالاں کہ عدالت پنجاب میں شریعت محمدی ﷺ کے مطابق بھی جائیداد کے مقدمات کے فیصلے کرتی ہے، جواب کیلئے لفافہ ارسال ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر ایسا کہنے سے حکم شریعت کی تردید اوراہانت مقصود ہے تو یہ کفر ہے اگر اظہار حال مقصود ہے کہ آج کل کوتاہی عمل کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ ہم سب نے حکم شریعت کی پابندی ترک کردی ہے اوراس کی جگہ قانون کی پابندی اختیار کرلی ہے تو یہ کفر نہیں نیز ایسا کہنا بہت سے معاملات اور مقدمات کے اعتبار سے مطابق واقعہ ہے کیوں کہ اکثر مقدمات خلاف شرع فیصل ہوتے ہیں اگرچہ شاذ ونادر کوئی مقدمہ شرع کے موافق بھی فیصل ہوتا ہے، تاہم ایسا کہنا بھی صورۃً انکار شرع ہے اس سے اجتناب ضروری اور لازم ہے۔

سئل الحاكم عبدالرحمن عمن قال (برسم كار كنم بحكم نه بشرع) هل هو كفر قال ان كان مراده فسادالخلق وترك الشرع واتباع الرسم لا رد الحكم لا يكفر كذا في المحيط اھ عالمگیری[1] ص ۱۵۹ ج۳/.

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/۲/۵۷ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۴/صفر ۵۷ھ

---

[1]...... (عالمگیری ۲۵۸، ج۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطبوعہ کوئٹہ، ما یتعلق بذات اللّٰہ تعالیٰ، المحیط البرہانی ص: ۲۰۲/۷، نوع آخر فی المتفرقات من جنس المسائل المتقدمۃ، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل)

حکم عدالت کو حکم شرع پر ترجیح دینا

سوال:- ہندہ نے ثالث مقرر کر کے زید کے پاس بھیجا اور زید کو بہت کچھ سمجھایا لیکن زید پر کچھ اثر نہ ہوا ثالث نے شرع کے مطابق زید سے فیصلہ کرنے کو کہا اور نان ونفقہ طلب کیا زید نے جواب دیا شرعی فیصلہ اس حالت میں ہوتا ہے جب کہ شرع پر عمل کیا جائے اس حالت میں نان ونفقہ ومہر دیا جا سکتا ہے، اب نئی تہذیب میں نفقہ ومہر کہاں؟

ثالث نے زید سے کہا کیا تم اللہ اور رسول اور قرآن پر ایمان رکھتے ہو؟ کہا کہ ضرور، لیکن جب مجھ کو آرام نہیں ملا لہٰذا میں نفقہ ومہر نہیں دوں گا، اس لئے کہ مجھ پر واجب نہیں ہوتا، بکر نے جو کہ زید کے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں، کہا یہاں کیسا شرعی حکم سرکاری عدالت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، جائیں چاہے جو کچھ کریں ہم کچھ نہیں دیں گے اب وہ وقت نہیں ہے کہ شرع پر عمل کیا جائے اور شرعی گرفت ہم پر نافذ ہو آپ مہر معاف کر دیں شرعی حکم پر عمل ہو جائے گا، ورنہ ہم کسی طرح سے نان نفقہ ومہر دینے پر تیار نہ ہوں گے جاؤ عدالت کھلی ہوئی ہے جتنا زور لگایا جاوے لگاؤ اور ہم سے جو کچھ ہوگا ہم کریں گے، جب کہ ہندہ مہر میں کچھ کمی نہیں کرتی ہے کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ باوجود ہندہ کے خلع پر راضی نہ ہونے کے مہر میں کمی ہو سکتی ہے یا زید جس طرح فیصلہ کرے وہ شرعی حکم کے مطابق ہوگا، ایسی صورت میں جو لوگ زید کے طرف دار ہوں گے ان پر کیا حکم عائد ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو کلمات زید نے کہے ہیں نہایت سخت ہیں اور جو کلمات بکر نے کہے ہیں اور بھی خطرناک ہیں، ایسا کہنے سے ایمان جاتا رہتا ہے لہٰذا زید اور بکر ہر دو کو تجدید ایمان اور تجدید

E:\F.M. Fainal\Jild-2\Ahkame-e-Shara wa Shaair-e-Deen

نکاح احتیاطاً لازم ہے [۱]

''اذا قال الرجل لغیره حکم الشرع فی هذه الحادثة کذافقال ذالک الغیر من برسم کارمیکنم نه بشرع یکفر عند بعض المشائخ الخ عالمگیری [۲] ص ۲۷۲ ج ۲''

شرعاً بغیر زوجہ کی رضامندی کے مہر ساقط نہیں ہوسکتا اور نہ کمی ہوسکتی ہے اگر وہ معاف کردیگی تو معاف ہوجائیگا، تمام معاف کردے یا بعض [۳]، بہرحال شوہر کو جبر کا حق نہیں صورتِ مسئولہ میں اگر نباہ دشوار ہوگیا اور زوجین ایک دوسرے سے رضامند نہیں، تو بہتر یہ ہے کہ خلع کرلیں یعنی شوہر اپنے حقوق زوجیت کو ساقط کردے اور بیوی اپنے حقوق کو ساقط کرکے مہر معاف کردے [۴]، عدالت میں جانے اور مقدمہ بازی سے فریقین کا روپیہ ضائع ہوتا

۱...... ماکان فی کونه کفرا اختلاف یؤمر قائله بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذلک احتیاطاً، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، شامی زکریا ص: ۶/۳۶۷، باب المرتد، قبیل مطلب من شتم دین مسلم، المحیط البرهانی ص: ۷/۳۹۹، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل)

۲...... عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۷۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بالعلم والعلماء، المحیط البرهانی ص: ۷/۲۲۴، نوع آخر فی العلم والعلماء، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

۳...... ولا جناح علیکم فیما تراضیتم به من بعد الفریضة ای ما تراضیتم به من حط بعض الصداق او تاخیره او هبة جمیعه (احکام القرآن للجصاص ص ۱۵۵ ج ۲) سورة نساء الآیة ۲۴ دارالکتاب العربی بیروت لبنان، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۴/۲۴۸، باب المهر، مطلب فی حط المهر والابراء منه، عالمگیری کوئٹه ص: ۱/۳۱۳، الفصل السابع فی الزیادة فی المهر والحط عنه الخ)

۴...... اذا تشاق الزوجان وخافا ان لا یقیما حدود الله فلا بأس بان تفتدی نفسها منه بمال یخلعها به فاذا فعلا ذلک وقعت تطلیقة بائنة ولزمها المال (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہے اور پھر بھی اکثر خاطر خواہ فیصلہ نہیں ہوتا بسا اوقات فیصلہ خلاف ہوتا ہے جن پر عمل کرنا بھی ناجائز ہوتا ہے اور بھی بہت سے مفاسد ہیں جو اہل تجربہ پر مخفی نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

''شریعت کا برادری کے معاملات سے کوئی تعلق نہیں'' کہنے والوں کا حکم

سوال:- یہ کہ جو لوگ علانیہ یہ کہتے ہیں کہ ''شریعت کا برادری کے معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے'' یا کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ''ہم اس معاملہ میں دین کو نہیں مانتے'' ایسے لوگوں کیلئے کیا حکم ہے؟ برائے کرم بحوالۂ کتب جواب سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا کہنا نہایت خطرناک ہے اس سے ایمان اور نکاح کا سلامت رہنا دشوار ہے فوراً اس سے توبہ کریں اور احتیاطاً تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح بھی کر لیں آئندہ کبھی ایسا لفظ نہ کہیں۔

اذا قال الرجل لغیره حکم الشرع فی هٰذه الحادثة کذا فقال ذٰلک الغیر من برسم کارمی کنم نه بشرع یکفر عند بعض المشائخ.................

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) (عالمگیری کوئٹہ ص: ۱/۴۸۸، الفصل الاول فی شرائط الخلع، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص: ۵/۸۷، باب الخلع، هدایه ص: ۲/۳۸۴، باب الخلع، مطبوعه مجتبائی دهلی)

(عالمگیری[1] ص ۱۸۹ ج ۲، ما کان فی کونہ کفراً اختلاف فان قائلہ یؤمر بتجدید النکاح و بالتوبۃ والرجوع عن ذٰلک بطریق الاحتیاط اھ عالمگیری[2] ص ۸۹۹ ج ۲. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۵/۱۲ھ
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

نبوت اور وحی کا مذاق بنانا

سوال:- ایک شخص نے جب دوسرے شخص کو نماز کیلئے بلایا اور سمجھایا تو اس نے یہ کہا کہ حضور ﷺ کے پاس تو وحی آتی تھی اگر میرے پاس بھی آنے لگے تو چھ ماہ کیلئے تبلیغ کیلئے چلا جاؤں پھر بعد کو اللہ سے معذرت بھی چاہی بتایئے اس شخص پر کیا لازم ہے؟

۲- پھر تیسرے شخص نے کہا وحی مجھ پر آتی ہے تو اسلام کا دشمن ہے اس شخص پر کیا لازم ہے؟ کیا کفر عائد ہوا اور نکاح بھی ٹوٹ گیا ہے؟ شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وحی اور نبوت کا مذاق بنانا اور ایسے کلمات کہنا بہت غلط طریقہ ہے،[3] ایسی باتوں سے

---

[1]...... عالمگیری ص ۲۷۲ ج ۲، ما یتعلق بالعلم والعلماء، الباب التاسع فی احکام المرتدین، المحیط البرہانی ص: ۷/۴۲۲، نوع آخر فی العلم والعلماء، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل، بزازیۃ علی الھندیۃ ص: ۶/۳۳۸، الثامن فی الاستخفاف بالعلم.

[2]...... عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲، قبیل الباب العاشر فی البغاۃ، شامی زکریا ص: ۶/۳۶۷، باب المرتد، قبیل مطلب من شتم دین مسلم، المحیط البرہانی ص: ۷/۳۹۹، النوع الاول فی اجراء کلمۃ الکفر، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل.

[3]...... والکافر بسب نبی الی قولہ ویجب الحاق الاستھزاء و الاستخفاف بہ لتعلق حقہ ایضاً (الدرالمختار علی الشامی زکریا ص ۳۷۰ ج ۶، کتاب الجہاد، باب المرتد)

نادم ہوکر توبہ کریں آئندہ کبھی بھی ایسا مذاق نہ کریں، توبہ کی تکمیل کیلئے احتیاطاً کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان بھی کرلیں[۱] اور بہتر یہ ہے کہ وہ دو گواہوں کے سامنے اپنے نکاح کا دوبارہ ایجاب وقبول بھی کرلیں تاکہ آئندہ پھر کبھی ایسی نوبت نہ آئے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۲/۷/۱۴۰۰ھ

جو شخص زکوٰۃ کو فرض نہ مانے

سوال:- زید نماز تو پڑھتا ہے لیکن زکوٰۃ کی فرضیت کا قائل نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ دینے کو حماقت تصور کرتا ہے اور بکر فرضیت کو مانتا ہے لیکن نصاب کے مطابق بیسواں پچیسواں حصہ بھی ادا نہیں کرتا مسلمانوں کو ایسے افراد کے بارے میں کیا رائے رکھنی چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اسلام کی بنیاد جن چیزوں پر قرار دی گئی ہے ان میں زکوٰۃ بھی ہے اسکی فرضیت نص قطعی سے ثابت ہے اس کا انکار نص قطعی کا انکار کرنا ہے جس سے ایمان کا سلامت رہنا دشوار ہے[۲] فرضیت کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس کو پوا رنہ کرنا یہ معصیت کبیرہ ہے جیسے نماز کا

---

[۱]...... ماکان فی کونہ کفراً اختلاف فان قائلہ یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبۃ والرجوع عن ذالک بطریق الاحتیاط (عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲، قبیل الباب العاشر فی البغاۃ، مطبوعہ کوئٹہ پاکستان)

[۲]...... ھی فریضۃ عادلۃ لا یسع ترکھا و یکفر جاحدھا (مجمع الانھر ص ۲۸۴ ج ۱، کتاب الزکوٰۃ دار الکتب العلمیہ، بیروت، عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۶۹، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منھا مایتعلق بالصلاۃ الخ، البحر الرائق کوئٹہ ص: ۲/۲۰۲، کتاب الزکوۃ.)

قائل ہوتے ہوئے بھی اسکوادانہ کرنا سخت گناہ ہے[۱] جتنی زکوٰۃ فرض ہے اگر وقت پر ادانہیں کی گئی تو اس کوادا کیا جائے ورنہ اس کا وبال دنیامیں بھی ہوگا اور آخرت میں بھی ہوگا[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفر لہ دارالعلوم دیوبند ۶/۵/۱۴۰۰ھ

منکرزکوٰۃ کی تقریب میں شرکت

سوال:- (الف) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حدیث شریف کی روشنی میں چند حقوق ہیں مثلاً جنازہ کی شرکت بیمار کی عیادت کیا ایک مسلمان زید وبکر کومسلمان سمجھ کر یہ حقوق ادا کرسکتا ہے؟

(ب) زیدوبکر اپنے بیٹے بیٹیوں کی شادی دوسری رسمی تقریبات بہت طویل اور کروفر سے کرتے ہیں اور مسلمانوں سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ شامل ہوکر ان کی کروفر کو بڑھائیں ایسی صورت میں کیا ان کی امید رکھنا اور ایسی دعوتوں میں شریک ہونا ضروری اور واجب ہے؟

۱...... ویکفر جاحدها وتاركها عمداً مجانة ای تکاسلا فاسق، (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار کراچی ص۳۵۲ ج۱، اول کتاب الصلوة، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص:۱۰۳/۱، کتاب الصلوة، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت، طحطاوی علی مراقی الفلاح مصری ص: ۱۳۹، کتاب الصلاة)

۲...... قال العلماء الذنب الذی تکون منه التوبة لا یخلو اما ان یکون حقا لله او للآدميين فان کان حقا لله کترک الصلاة فان التوبة لا تصح منه حتی ینضم الی الندم قضاء مافات منها وهکذا ان کان ترک صوم او تفریطا فی الزکوة الخ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص:۱۸۴/۹، تحت آية:۸، مطبوعه دارالفکر بیروت، المفهم شرح مسلم ص ۱۷/۷، کتاب الرقاق، باب وجوب التوبة، مطبوعه دارابن کثیر بیروت)

الجواب حامداًومصلیاً!

(الف) زید اپنے جہل کی وجہ سے زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرتا ہے تاہم وقت ضرورت اس کی عیادت بھی کی جائے،[1] اور اس کو نصیحت بھی کی جائے زکوٰۃ کی اہمیت بتلائی جائے۔کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے۔

(ب) اگر دعوت میں شرکت سے کلمہ حق کہنے کا موقع ہے اور اصلاح کی توقع ہو تو شرکت کر لینا ٹھیک ہے۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۶/۵/۱۴۰۰ھ

مرتکب منکرات کی تقریب میں شرکت

سوال:-(ج) زید اور بکر کے قریبی عزیز (عمرو) عالم دین ہونے کی حیثیت سے یاددہانی بھی کرتا رہتا ہے مگر عمرو کی بات سنی ان سنی کردی جاتی ہے اسلئے ناراضگی کے طور پر

---

[1]...... وجاز عيادة الفاسق على الاصح لانه مسلم والعيادة من حقوق المسلمين (الدرالمختار على هامش الشامي زكريا ص۵۵۷ ج۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع. مجمع الانهر ص:۴/۲۲۴، كتاب الكراهية، فصل في المتفرقات، سكب الانهر على مجمع الانهر ص:۲/۲۲۴، كتاب الكراهية، فصل في المتفرقات، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، عالمگيرى كوئٹه ص:۵/۳۴۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر فى اهل الذمة الخ)

[2]...... وان علم المقتدى به بذالک قبل الدخول وهو محترم يعلم انه لو دخل يتركون ذالک فعليه ان يدخل والا لم يدخل (عالمگيرى ص۳۴۳ ج۵، كتاب الكرهية، الباب الثانى عشرفى الهدايا والضيافات، كوئٹه پاكستان، الدرالمختار مع الشامى كراچى ص:۶/۳۴۸، كتاب الكراهية، قبيل فصل فى اللبس، المحيط البرهانى ص:۸/۷۷، كتاب الكراهية، الفصل الثامن عشر فى الغناء واللهو، مطبوعه مجلس علمى ڈابهيل)

ان کی دعوتوں میں وہ کبھی شامل نہیں ہوتے تو کیا عمرو کو حق ہے کہ وہ ایسا نہ کریں یا عمرو گنہ گار ہوتا ہے؟

(د) زید وبکر کے دوسرے عزیز جو زکوٰۃ کے قائل ہیں انکا طرز عمل زید وبکر کے ساتھ کیا ہونا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

(ج) اگر شرکت سے اصلاح کی توقع ہو تو شرکت کرنا چاہئے اگر عدم شرکت اور ناراضگی کے اظہار سے اصلاح کی توقع ہو تو شریک نہ ہونا اور ناراضگی کا اظہار کرنا ٹھیک ہے[1]

(د) وہی جو اوپر بیان ہوا۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۵/۱۴۰۰ھ

دینی مسائل کا مذاق اڑانا

سوال:- ایک شخص علمائے اکابر کے بتلائے ہوئے مسائل کا مذاق بنائے اور علمائے کرام کو فحش کلامی اور برا بھلا کہتا ہو، حتی کہ گدھا اُلّو اور جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دیتا ہو۔

---

[1]...... وان علم المقتدی بہ بذالک قبل الدخول وھو محترم یعلم انہ لو دخل یترکون ذالک فعلیہ ان یدخل والا لم یدخل (عالم گیری ص ۳۴۳ ج ۵، کتاب الکراھیۃ، الباب الثانی عشر فی الھدایا والضیافات، کوئٹہ پاکستان، الدرالمختار مع الشامی کراچی ص: ۶/۳۴۸، کتاب الکراھیۃ، قبیل فصل فی اللبس، المحیط البرھانی ص: ۸/۷۷، کتاب الکراھیۃ، الفصل الثامن عشر فی الغناء واللھو، مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل)

الجواب حامداً ومصلّیاً!

جو شخص مسائل حقہ کا مذاق اڑائے اس کا ایمان خطرہ میں ہے[1]، گالی اور فحش کلامی علمائے حق کی شان میں تباہ کن ہے[2]، اس کو باز آنا اور توبہ کرنا اور معافی مانگنا ضروری ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

خلاف شرع کلمات سے رجوع کرنا

سوال:- (۱) زید اور بکر کی بیوی کے مابین کسی بات پہ جھگڑا ہوا طول کلامی بڑھتی گئی زید کی اہلیہ نے بکر کی بیوی پر ایک جرم عائد کیا ہے زید اور اہلیہ زید کے قول کے مطابق بکر کی بیوی کہتی ہے کہ میں قرآن وحدیث کو نہیں مانتی عورت کا کہنا ہے کہ میں نے یہ کہا کہ ایسی قسم کو نہیں مانتی ہوں مجھ کو دو گواہ چاہئے۔ میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ قرآن وحدیث کو نہیں مانتی

۱...... رجل عرض عليه فتوى الائمة فرده وقال چه بارنامه آورده فقد قيل يكفر لانه رد حكم الشرع وكذا لو لم يقل هكذا ولكن القى الفتوى على الارض وقال اين چه شرع است فهذا كفر، المحيط البرهاني ص: ۷/۴۲۱، نوع آخر في العلم والعلماء، مطبوعه المجلس العلمي ڈابھیل، عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۷۲، الباب التاسع في احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالعلم والعلماء، مجمع الانهر ص: ۲/۵۱۰، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

۲...... يخاف عليه الكفر اذاشتم عالماً او فقيهاً من غير سبب (عالمگیری ص ۲۷۰ ج ۲، الباب التاسع في احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالعلم والعلماء، مكتبه ماجديه كوئٹه پاكستان، المحيط البرهاني ص: ۷/۴۲۰، نوع آخر في العلم والعلماء، مطبوعه المجلس العلمي ڈابھیل، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۹، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

اہلیہ بکر کے ان کلمات کو اپنی برادرانہ پنچائت میں پیش کیا پنچائت نے اس مسئلہ کو قلم بند کر کے اس تحریر پر چار گواہ کے دستخط لیکر ایک مفتی صاحب سے فتویٰ طلب کیا واضح رہے کہ مذکورہ چاروں گواہان جھگڑے کے وقت موجود نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے اپنے کانوں سے اہلیہ بکر کے نازیبا کلمات سنے ہیں۔

مفتی صاحب نے اہلیہ بکر کے متعلق یہ فتویٰ صادر فرمایا ہے کہ وہ تجدید کلمہ اور تجدید نکاح کرے دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے گواہوں کی شہادت جو بروقت واقعات کے موجود نہ ہوں اور جنہوں نے اپنے کانوں سے نہ کچھ سنا ہو اور نہ آنکھوں سے دیکھا ہو ان کی گواہی شریعت کی نظر میں قابل قبول ہے نیز یہ کہ ایسے گواہوں کے متعلق شریعت کیا حکم دیتی ہے؟

(۲) زید کی اہلیہ نے بکر پر جو جرم عائد کیا ہے اس جرم سے اہلیہ بکر نفی کرتی ہے اس کا کہنا ہے کہ میں نے ایسے نازیبا کلمات نہیں کہے ہیں حلف لینے کیلئے تیار ہوں دوسری جانب زید اپنے دعوی کے ثبوت میں حلف لینے کیلئے تیار ہے اور مزید اپنی بیوی کو بھی گواہی میں پیش کر رہا ہے ایسی صورت میں مسئلہ کا حل کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

(۱) جس معاملہ میں چشم دید گواہوں کی ضرورت ہو وہاں ایسی گواہی پر کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ وہ گواہی قابل قبول نہیں [۱]

(۲) بات کو طول نہ دیا جائے اہلیہ بکر ان کلمات کو خلاف شرع سمجھ کر ان سے اپنی برأت کرتی ہے تو اس کی بات تسلیم کر لی جائے زید کو چاہئے کہ وہ درگذر کرے اپنی بات

[۱]...... منه ای شرط اداء الشهادة ان یکون التحمل بمعاینة المشهود به بنفسه لا بغیره (عالمگیری ص ۴۵۰ ج۳، اول کتاب الشهادات، مکتبه ماجدیه کوئٹه پاکستان

پر ضد نہ کرے گویا کہ اہلیہ بکر رجوع کر رہی ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

جو شخص شرع محمدی کو نہ مانے

سوال:- جو شخص پورا خط رکھتا ہو اور نماز پنجگانہ با جماعت ادا کرتا ہو وہ تین مرتبہ اقرار کرے کہ میں شرع محمدی کو نہیں مانتا اس کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وہ شرعی احکام کی پابندی کرتا ہے۔ پنجگانہ نماز جمعہ ادا کرتا ہے پھر اسکا کیا مطلب ہے کہ شرعی محمدی کو نہیں مانتا یہ کلمہ تو بہت سخت ہے[2]، ایمان کے خلاف ہے مگر جب تک کچھ تفصیل معلوم نہ ہو اس پر کیا حکم لگایا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دار العلوم دیوبند ۲۶/۱/۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دار العلوم دیوبند

---

[1]...... شهدوا علی مسلم بالردة وهو منكر لا يتعرض له لا لتكذيب الشهود العدول بل لان انكاره توبة ورجوع (الدر المختار علی هامش الشامی نعمانيه ص ۲۹۹ ج۳، باب المرتد، مطلب جملة من لا يقتل اذا ارتد، البحر الرائق كوئٹه ص: ۱۲۶/۵، باب احكام المرتدين، فتح القدير ص: ۹۸/۶، قبيل باب البغاة، مطبوعه دار الفكر بيروت.

[2]...... وقال بامن شريعت وايں حيلها سود ندارد او قال پيش نرود او قال مرادبوس هست شريعت چه كنم فهذا كله كفر، (عالمگيری كوئٹه ص: ۲۷۲/۲، الباب التاسع فی احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالعلم والعلماء، المحيط البرهانی ص: ۴۲۱/۷، نوع آخر فی العلم والعلماء الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھيل، بزازيه علی الهندية كوئٹه ص: ۳۳۸/۶، الثامن فی الاستخفاف بالعلم)

میں شریعت کونہیں مانتا

سوال:- ایک شخص کسی نکاح کے معاملہ میں پہلے خود کہتا ہے کہ جو شریعت فیصلہ کرے گی میں ماننے کیلئے تیار ہوں لیکن جب اس کی اس بات پر اعتماد کرنے کیلئے کہا گیا کہ قرآن کریم پر ہاتھ رکھ کر کہو کہ جو شرعی فیصلہ ہوگا میں مان لوں گا لیکن اس نے ہاتھ رکھنے سے انکار کر دیا کسی نے کہا کہ جب تو قرآن پر ہاتھ نہیں رکھتا تو شریعت کا انکار ہی بنتا ہے اس نے جواب دیا کہ میں شریعت کونہیں مانتا اس کی اس بات پر تین گواہ بھی گواہی دینے پر تیار ہیں ایسے شخص کے متعلق کیا کہا جائے یہ شخص مسلمان باقی ہے اور زوجین کا نکاح باقی ہے یا بوجہ ارتداد نکاح ٹوٹ جائیگا؟ اس آدمی کی عمر تقریباً ۷۰ رسال ہے اسکی عورت کی عمر ۶۹ سال ہے

الجواب حامداً ومصلّیاً!

جب وہ شریعت کا حکم ماننے کا وعدہ کر چکا تھا، تو پھر قرآن شریف پر ہاتھ رکھنے کیلئے اصرار کرنا غلط اور بے محل تھا جن لوگوں نے اصرار کیا ابتداء غلطی ان لوگوں کی ہے پھر اسکے بعد یہ کہنا کہ جب تو قرآن پر ہاتھ نہیں رکھتا تو شریعت کا انکار لازم آتا ہے یہ زیادتی ہے تو گویا ان لوگوں نے از خود ہی اس کو شریعت کا منکر قرار دے دیا اور اس سے پہلے کہ اس کی زبان سے کوئی غلط لفظ نکلے اس کو اسلام سے خارج اور مرتد تصور کر لیا بلکہ اس پر الزام لگا دیا وہ اسی کے جواب میں اس نے وہ لفظ کہا جس پر اب فتویٰ طلب کیا جا رہا ہے ان لوگوں کو اپنے متعلق بھی فتویٰ طلب کرنا چاہئے کہ کسی مسلمان کو خارج از اسلام کہنا شرعاً کیسا ہے،[1]

[1]...... من دعا رجلا بالكفر او قال عدو الله وليس كذالك الاحار عليه متفق عليه (مشكوٰة المصابيح ص ۴۱۱ ج ۲، باب حفظ اللسان، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، مسلم شريف ص: ۱/۵۷، كتاب الايمان، باب بيان حال ايمان من قال لاخيه المسلم يا كافر، مطبوعه رشيديه دهلی)

اور ایسے لوگ مسلمان باقی رہے یا نہیں؟ اور انکا نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا؟ غرض ان لوگوں نے بھی سخت غلطی کی کہ اس کو ایسے الفاظ کہے جن سے متأثر ہوکر اس نے بھی سخت لفظ کہا اور اس نے جو لفظ کہا وہ بھی شریعت کے نزدیک بہت سخت ہے[1]، دونوں کو توبہ لازم ہے اپنی اپنی غلطی پر نادم ہوکر سچے دل سے توبہ کریں کلمہ پڑھیں احتیاطاً تجدید نکاح بھی کرلیں[2]، اور کوئی کسی کو نہ مرتد کہے نہ اسلام سے خارج کہے[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۸۹/۳/۲۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۸۹/۳/۲۹ھ

---

[1]...... واذا قال الرجل لغيره حكم الشرع فى هذه الحدثة كذا فقال ذلک الغير من برسم كار مى كنم نه بشرع يكفر عند بعض المشائخ رحمهم الله تعالىٰ، (عالمگيرى كوئٹه ص: ۲/۲۷۲، الباب التاسع فى احكام المرتدين، بزازية على الهندية كوئٹه ص: ۶/۳۳۸، الشامن فى الاستخفاف بالعلم، المحيط البرهانى ص: ۷/۴۲۲، نوع آخر فى العلم والعلماء، مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل)

[2]...... ماكان فى كونه كفراً اختلاف فان قائله يؤمر بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذالک بطريق الاحتياط (عالمگيرى ص۲۸۳ ج۲، قبيل الباب العاشر فى البغاة، مكتبه ماجديه كوئٹه پاكستان، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت. المحيط البرهانى ص: ۷/۳۹۹، النوع الاول فى اجراء كلمة الكفر، مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل گجرات)

[3]...... عن ابى ذر رضى الله عنه انه سمع النبى صلى الله عليه وسلم يقول لا يرمى رجل رجُلاً بالفسوق ولا يرميه بالكفر الاارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذالک (مشكوٰة ص ۴۱۱، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم، مطبوعه ياسرنديم ديوبند، بخارى شريف ص۸۹۳ ج۱، كتاب الادب، باب ماينهى عن السباب، مكتبه اشرفيه ديوبند)

غیر عالم باپ کا عالم بیٹوں کو گالیاں دینا

سوال:- زید حاجی ہے اور اس کے دولڑکے عالم دین ہیں ایک دن لڑائی میں زید نے اپنے عالم لڑکوں کو خوب گالیاں دیں اور کہا اے کافر عالم تم قرآن وحدیث کا مطلب کیا سمجھو گے تم تو کتا ہو تمہارے عالم ہونے کے لئے کیا ثبوت ہے ایک حرامی چمار اگر علم حدیث پڑھے تو کیا وہ عالم دین ہو جائیگا ہر گز نہیں ارے شیطانوں ہم تو حاجی ہیں اسلئے ہم نائب رسول ہیں اور ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ نے وعدہ کیا ہے کہ جو مکہ معظّمہ پہونچ گیا وہ جنت میں جائیگا اگر کوئی بھی حرامی چمار مکہ معظّمہ پہونچ گیا تو ضرور وہ حاجی ہو جائیگا اور اس کے بعد یہ جملہ بھی کہا کہ عالم ہی سب سے پہلے جہنم میں جائے گا اور حاجی سب سے پہلے جنت میں جائے گا اس صورت میں زید کو تجدید ایمان ونکاح ضروری ہے یا نہیں اور زید کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

زید کا ایسا کہنا اگر علم دین کی توہین وتحقیر کیلئے ہے تو یہ کفر ہے کوئی ذلیل قسم کا کافر اگر اسلام قبول کر کے علم دین حاصل کر لے اور علم وعمل اس کا صحیح ہو جائے تو وہ یقیناً عالمِ دین اور مستحق جنت ہے۔ یہ صحیح ہے کہ حج سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن اگر حج کے بعد گناہ کرے تو وہ گزشتہ حج کی وجہ سے معاف نہیں ہوتے[1] ان گناہوں کی وجہ سے وہ حاجی جہنم کا مستحق بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو دوزخ میں ڈال کر سزا دی جاسکتی ہے اور توبہ کے ذریعہ سے

---

[1]...... من حج فلم يرفث ولم يفسق غفرله ما تقدم من ذنبه (ترمذی ص۱۶۷ ج۱، اول ابواب الحج، مکتبه بلال ديوبند، مشكوة شريف ص: ۲۲۱، كتاب المناسك الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، بخاری شريف ص: ۲۰۶/۱، كتاب المناسک، باب فضل الحج المبرور، مطبوعه رشيديه دهلی، مسلم شريف ص: ۴۳۶/۱، باب فضل الحج والعمرة، مطبوعه رشيديه دهلی)

یا حق تعالیٰ کے معاف فرما دینے کی وجہ سے دوزخ سے بری بھی ہوسکتا ہے اگر کوئی غیر مسلم مکہ شریف پہونچ جائے تو وہ جنت کا مستحق نہیں ہوگا بلکہ وہ ہمیشہ کیلئے جہنم ہی میں رہے گا۔

جیسے ابوجہل وابولہب مکہ معظّمہ میں رہتے تھے اور حج بھی کرتے تھے مگر وہ مستحق جنت نہیں ہوئے جو عالم بدعمل ہو وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیگا ان میں وہ عالم بھی ہے، جس میں اخلاص نہیں تھا ریا کاری تھی[1] یہ بھی ممکن ہے کہ زید کے بیٹوں کا عمل زید کی نظر میں خلاف شرع ہو جس کی وجہ سے وہ ان کو اس طرح برا کہتا ہے اور گالیاں دیتا ہے اور اس کا مقصود علم دین کی توہین وتحقیر نہ ہو جیسا کہ سوال سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ قرآن وحدیث کو برا نہیں کہتا بلکہ ان کو برا کہتا ہے کہ تم قرآن و حدیث کا مطلب کیا سمجھوگے تم تو کتا ہو تمہارے عالم ہونے کیلئے کیا ثبوت ہے مطلب صاف ہے کہ تم کو کتا شیطان اس لئے کہا جاتا ہے کہ تم عالم دین نہیں ہو قرآن وحدیث کو نہیں سمجھتے ہو ورنہ تم کو ایسا نہ کہا جاتا بلکہ تمہارا احترام کیا جاتا، عالم دین حقیقت میں وہ ہے جو اس علم پر عمل بھی کرتا ہو اگر کوئی صاحب علم حدیث پڑھے اور اس پر عمل نہ کرے تو وہ واقعۃً عالم دین کہلانے کا مستحق نہیں تاہم زید کو ایسے سخت الفاظ کا استعمال کرنا درست نہیں خاص کر کافر کہنا اور اپنے ہی لئے نائب رسول کا منصب تجویز کرنا اس کی انتہائی ناواقفیت اور جہالت کی دلیل ہے اس کو توبہ لازم ہے،

---

[1]...... ورجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القرآن فاتی به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيهاقال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فيک القرآن قال كذبت ولكنک تعلمت العلم ليقال انک عالم وقرأت القرآن، ليقال هو قاری فقد قيل ثم امر به فسحب علی وجهه حتی القی فی النار، مشكوة شريف ص: ۳۳، كتاب العلم، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، نسائی شريف ص: ۴۷، ۴۸/ ۲، كتاب الجهاد، من قاتل ليقال فلان جرئی، مطبوعه بلال ديوبند، مسند احمد ص ۳۲۲/ ۲، قبيل مسند حديث ابی مثةؓ، مطبوعه دارالفكر بيروت، مسلم شريف ص: ۱۴۰/ ۲، كتاب الامارة، من قاتل للرياء والسمعة الخ، مطبوعه رشيديه دهلی)

مگراس کی تکفیر سے بھی احتیاط لازم ہے[1]

ویخاف علیه الکفر اذا شتم عالماً او فقیها من غیر سبب ویخاف علیه الکفر اذا قال لفقیه ای دانشمندک او قال ای علویک لا یکفر ان لم یکن قصده الاستخفاف بالدین (فتاویٰ[2] عالمگیری ص ۱۴۲ ج ۲)

تاہم احتیاطاً اس کو تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی کرلینا چاہئے[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۸۶/۵/۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۸۶/۵/۹ھ

علم اور علماء سے متعلق ایک ڈرامہ

سوال: - ہمارے محلّہ میں کچھ مسلمانوں نے ڈرامہ کرایا۔ تماشہ بین کی حیثیت سے

---

[1]...... الکفر شیء عظیم فلا اجعل المومن کافرا متی وجدت روية انه لایکفر وفی الخلاصة وغیرها اذا کان فی المسئلة وجوه توجب التکفیر ووجه واحد یمنعه فعلی المفتی ان یمیل الی الوجه الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم، شامی زکریا ص: ۶/۳۵۸، باب المرتد، مطلب مایشک انه ودة الخ، البحر الرائق کوئٹه ص: ۱۲۴، ۱۲۶/۵، باب احکام المرتدین.

[2]...... (عالمگیری کوئٹه ص ۲۷۰، ۲۷۱ ج ۲، منها ما یتعلق بالعلم والعلماء، الباب التاسع فی احکام المرتدین، البحر الرائق کوئٹه ص: ۱۲۳/۵، باب احکام المرتدین)

[3]...... ماکان فی کونه کفراً اختلاف فان قائله یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذالک بطریق الاحتیاط (عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲، قبیل الباب العاشر فی البغاة، مطبوعه ماجدیه کوئٹه پاکستان، المحیط البرهانی ص: ۷/۳۹۹، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

مسلمان مرد وعورت بوڑھے بچے شریک ہوئے ڈرامہ میں سب سے پہلے یہ دکھایا گیا کہ بڑے نواب کے نام سے ایک بچہ کرسی پر بیٹھا تھا تھوڑی دیر میں ایک بچہ عالمانہ وضع قطع بنا کر آیا وہ لڑکا خصی کی دم کی ڈاڑھی لگائے ہوئے تھا۔ عالم نما بچہ کی آمد پر بڑے نواب نے کرسی چھوڑی اور عالم صاحب کو یہ کہہ کر بٹھا دیا کہ میں چھوٹے نواب کو پڑھنے کے لئے بھیج رہا ہوں تھوڑی دیر میں چھوٹے نواب بحیثیت متعلم مولوی صاحب کے پاس آئے انہوں نے چھوٹے نواب (شاگرد) کو پڑھنے کے لئے کہا نواب نے کہا کہ آج پڑھنے کا خیال نہیں ہے استاذ نے پڑھنے پر آمادہ کیا لیکن شاگرد نے نہ پڑھنے کا بہانہ بنایا۔ شاگرد نے استاد کو پان وغیرہ پیش کیا اور ناشتہ کے لئے کباب اپنے نوکر کی معرفت منگایا۔ نوکر نے کباب یہ کہہ کر دیا کہ یہ کباب کتے کا جھوٹا ہے۔ شاگرد کو یہ سنکر افسوس ہوا کہ استاذ کے شایان شان ناشتہ سے خاطر نہ کر سکا شاگرد افسوس کرتے ہوئے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد نوکر بھی کباب عالم کے سامنے ہی چھوڑ کر چلا گیا عالم نے ادھر ادھر دیکھا جب اپنے آپ کو تنہا پایا تو اس کتے کے جھوٹے کباب کو کھانا شروع کیا اور جو بچا جیب میں رکھ کر جانے لگا اتنے میں نوکر آیا اور عالم صاحب کی جیب دیکھ کر پوچھا جیب میں کیا رکھ لیا۔ کتاب ہے یا وہی کتے کا جھوٹا کباب ہے۔ اسی پر ڈرامہ ختم ہوا۔

مطلق ڈرامہ کی خبر محلّہ کے چند علماء کو ہوئی اپنے ساتھ چند نمازیوں کو لیکر اس بری حرکت سے روکنے کیلئے گئے۔ یہ لوگ عین اس وقت پہونچے جب کہ ڈرامہ ہو رہا تھا علماء اور نمازی حضرات نے دین کا واسطہ دے کر روکنے کی درخواست کی۔ کسی نے بجلی بجھا دی، اس پر ایک عالم نے نعرہ لگایا۔ مجمع میں انتشار پیدا ہو گیا اسی انتشار میں ریکارڈ کی تھالی اور دوسرا سامان ضائع ہو گیا۔ ان بچوں کا امداد و اعانت کرنے والے اور جن لوگوں نے ڈرامہ کے لئے سامان دیا تھا، یہ سمجھ کر کہ اپنے علماء کی بدولت سامان ضائع ہوا، انمیں سے ایک عالم کے

پاس ضائع شدہ سامان لہولعب کا تاوان مانگنے آئے عالم صاحب نے اس معاملہ کو پنچایت کے فیصلہ پر معلق کر دیا، کہ اگر محلّہ کی پنچایت فیصلہ کریگی تو مجھے تاوان دینے میں انکار نہ ہوگا۔

اس عالم کو چیلنج کیا کہ ہم لوگ سامان کی قیمت وصول کر کے رہیں گے۔اس کے بعد بچوں نے کالی جھنڈی اور بکرے کی دُم کی ڈاڑھی لگا کر محلّہ میں گشت کیا اس عالم کو رسوا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ان کے گھر میں آگ لگانے کی دھمکی دی، اس کے مکان کا محاصرہ کرلیا ان بڑے چھوٹوں نے جب عالم صاحب سے تاوان کا غیر معمولی مطالبہ کیا تو عالم نے کہا کہ صرف مجھ سے مطالبہ کیوں کرتے ہو میرے ساتھ تو اور نمازی بھی تھے، اس صورت حال کے بعد دیکھنے والے اور امداد واعانت کرنے والوں میں دو طرح کے لوگ ہو گئے۔ کچھ لوگوں نے اہانت علماء اور ڈاڑھی کی بے حرمتی کا ڈرامہ دیکھ کر نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا اور کچھ لوگوں نے اسکے بعد بھی ان غلط کاموں کی حمایت و پشت پناہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

محلّہ کے علماء حضرات کو جب توہین علماء اور ڈاڑھی کی بے حرمتی کا حال معلوم ہوا تو معاملہ کی نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے تقریباً ستائیس علماء پر مشتمل ایک میٹنگ مسئلہ پر غور کرنے بیٹھی طے یہ ہوا کہ کسی ذمہ دار دارالافتاء سے جواب منگایا جائے مزید علماء نے اس بات کا بھی احساس کیا کہ معاملہ نازک ہے ہوسکتا ہے کہ کفر کا فتویٰ آجائے اس لئے ان تمام دلچسپی لینے والے حضرات کو پوری جماعت علماء کی طرف سے یہ حکم سنادیا جائے کہ جواب آنے تک وہ لوگ اپنی اپنی بیویوں سے علاحدہ ہو جائیں۔حسب پروگرام یہ حکم جمعہ کے بعد پڑھ کر سنایا گیا۔ یہ حکم سن کر ندامت تو کیا ہوتی ان میں بعض حضرات محلّہ کے ''مدرسہ اصلاح المسلمین''، کے مہتمم کے پاس قربانی کی دی ہوئی کھال کی رقم یہ کہہ کر مانگنے آئے کہ ہم لوگ کافر ہو ہی چکے اس لئے ہماری دی ہوئی کھال کی رقم واپس کر دی جائے۔ان میں سے بعض آدمی یہ پوچھنے لگے کہ ہم لوگ کافر ہو ہی چکے ہیں، اسکے بعد بھی ہم لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں؟

بتایئے کیا ان باتوں سے رضا بالکفر مفہوم نہیں ہوتا اور اس سے پہلے واقعات پر توہین دین کا پہلو مفہوم نہیں ہوتا، ڈرامہ اور اس کے بعد کے حالات آپ کے سامنے ہیں، دیکھنے والے اور سامان وغیرہ سے امداد واعانت کرنے والوں میں حقیقت حال ظاہر ہونے کے بعد کچھ لوگ حامی اور کچھ لوگ متنفر ہوئے، آپ سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہر فریق کے بارے میں شریعت کیا حکم لگاتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

کسی عالم کا بے عمل ہونا یقیناً بڑا جرم اور قابلِ مذمت ہے مگر اس کی وجہ سے مطلقاً سب علماء کی اہانت واستخفاف ہرگز مذہبِ اسلام میں برداشت نہیں اور ایسی صورت ڈرامہ وغیرہ کے ذریعہ اختیار کرنا جس سے علم دین اور علماء کی تحقیر واہانت ہوتی ہوا تنا خطرناک ہے کہ اس سے ایمان سلامت رہنا دشوار ہو جائے گا۔

ایسی دلیری کرنا جس سے معلوم ہو کہ کفر پر راضی ہے یہ تو اپنے ایمان کی ناقدری بلکہ ایمان سے بیزاری کی کھلی دلیل ہو جائے گا۔ اس سے ہر مسلمان کو پناہ مانگنا لازم ہے۔ شرعی فتوی کا احترام سب کو ضروری ہے۔ اگر کم علمی کی وجہ سے یا نفس وشیطان کے بہکانے سے کوئی ایسی حرکت صادر ہو جائے جس سے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا حکم عائد ہوتا ہو تو ایسی حرکت پر نادم ہو کر تجدید ایمان وتجدید نکاح کے لئے پوری طرح آمادہ رہنا چاہئے کہ یہی سلامتی، ہدایت اور نجات کا راستہ ہے۔ اور اس کے خلاف چلنے میں تباہی، ضلالت اور ہلاکت ہے''۔

''ویخاف علیه الکفر اذا شتم عالماً او فقیهاً من غیر سببٍ ویکفر بقوله لعالم ذکر الحمار فی است علمک مریداً به علم الدین وبجلوسهٖ علی مکان مرتفع والتشبه بالمذکرین ومعه جماعة یسئلون منه المسائل ویضحکون منه

ثم یضربون بالمحراق وکذایکفر الجمیع لاستخفافھم بالشرع وکذا لو لم یجلس علی مکان مرتفع ولکن یستھزئ بالمذکرین ویتمشی والقوم یضحکون وبالقاء الفتویٰ علی الارض حین اتی بھا خصمه......وبقوله کفرت حین تکلم بکلمة زعم القوم انھا کفر ولیست بکفر فقیل له کفرت وطلقت زوجتک له (البحر الرائق[1] ص ۱۲۳ ج۵)"

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ جولوگ بھی اس ڈرامہ میں شریک ہوئے اوراس سے راضی رہے۔سب کو احتیاطاً تجدید ایمان اورتجدید نکاح کر لینا چاہئے[2] مگر علماء کولازم ہے کہ پہلے عوام کے قلب ودماغ میں دین اورعلم دین کوقائم فرمائیں۔عذاب آخرت اوراس کی تصدیق سے دلوں کو پر کریں،حضرت نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کریں جب ہر چیز کا درجہ ان کے اندر پیدا ہوجائے اس وقت فتویٰ کا بھی ان پر اثر ہوگا ورنہ وہ دیدہ دلیری سے آزاد ہوکر دین سے ہی دست بردار ہوجائیں گے۔اشتعال انگیز اقدامات سے بھی علماء کواجتناب لازم ہے۔ضائع شدہ سامان کا ضمان اس سے لیا جاسکتا ہے،جس نے ضائع کیا ہوجس نے ضائع نہیں کیا اس سے لینا درست نہیں اور یہ کہنا کہ فلاں شخص کی وجہ

---

[1]...... البحر الرائق ص ۱۲۳ ج۵، باب احکام المرتدین. مطبوعه ماجدیه کوئٹه، عالمگیری کوئٹه ص: ۲۷۰، ۲/۲۷۲، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منھا ما یتعلق بالعلم والعلماء، المحیط البرھانی ص: ۴۲۰، ۷/۴۲۱، نوع آخر فی العلم والعلماء، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

[2]...... ماکان فی کونه کفرا اختلاف فان قائله یومر بتجدید النکاح والتوبة والرجوع عن ذلک بطریق الاحتیاط، (عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۸۳، قبیل الباب العاشر فی البغاة، المحیط البرھانی ص: ۷/۳۹۹، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، مجمع الانھر ص: ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

سے ضائع ہوا ہے، لہٰذا اسی سے ضمان لیا جائے یہ غلط اور خلاف قاعدہ ہے۔ لان الضمان علی المباشر دون المتسبب"[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۲۳/ ۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۱۲/۲۶/ ۸۷ھ

قرآن کریم کو جلا دینا

سوال:- ایک مسلمان شرابی، جواری، زنا کار ہے اس کا غلط عورت سے تعلق ہے جس سے وہ حرام کاری کرتا ہے اس کی بیوی نے منع کرنے کے لئے قرآن شریف کا واسطہ دیا تو اس نے (معاذ اللہ) قرآن شریف جلا دیا شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس شخص کا حال نہایت خطرناک ہے ایمان پر سلامت رہنا نہایت دشوار ہے، اللہ تعالیٰ ہدایت دے اصلاح فرمادے قرآن پاک کا جلانا اگر اہانت کیلئے ہو تو کفر ہے۔[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۶/۵/ ۱۴۰۰ھ

---

[1]...... الاشباہ والنظائر ص ۲۳۷ القاعدۃ التاسعۃ عشر اذا اجتمع المباشر والمتسبب، مکتبہ دارالعلوم دیوبند، قواعد الفقہ ص: ۵۶، الرسالۃ الثالثۃ، القواعد الفقھیۃ، مطبوعہ اشرفی دیوبند، القواعد الفقھیۃ المحمودۃ ص ۲۱۱، الفصل الاول، القواعد الکلیۃ، مطبوعہ مظاھر العلوم سیلم)

[2]...... استخف بالقرآن اوبالمسجد اوبنحوہ ممایعظم فی الشرع الی قولہ اوسخر بآیۃ منہ کفر (مجمع الانھر ص ۵۰۷ ج ۲، کتاب السیر، والجھاد، ثم ان الفاظ الکفرانواع، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، کتاب الشفاء ص: ۲/۲۵۰، فصل فی حکم من استخف بالقرآن، مطبوعہ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت، شرح فقہ اکبر ص: ۲۰۵، فصل فی القراءۃ والصلوۃ، مطبوعہ مجتبائی دھلی.

متولی کا مؤذن کو نمک حرام کہنا

سوال: - ایک شخص جامع مسجد میں مؤذن ہے اس کا کھانا اہل محلّہ اور متولی صاحب مسجد کے گھر پر ہے، متولی مؤذن صاحب سے کسی غلط بات کی تائید کرانا چاہتے تھے مگر جب انہوں نے انکار کیا تو مؤذن صاحب کو نمک حرام کہدیا تو اس پر مؤذن ان کے یہاں کھانا نہیں کھاتا تو ان کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو مؤذن مسجد کی خدمت اور فرائض میں کوتاہی نہیں کرتا متولی صاحب کو اس کو نمک حرام کہنا محض اس وجہ سے کہ اس نے ان کی غلط بات کی تائید کرنے سے انکار کردیا تھا، بہت غلط اور ناجائز ہے[1]، اگر مؤذن نے ان کے مکان کا کھانا لینا ترک کردیا تو اچھا کیا اس میں وہ حق بجانب ہے تاکہ آئندہ غلط بات کی تائید کرانے کا اندیشہ اور نمک حرام سننے کا خطرہ باقی نہ رہے، ہاں اگر متولی صاحب ان لوگوں کے سامنے معافی مانگ لیں اور واقعۃً ندامت کے ساتھ عہد کریں کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا تو انکا کھانا قبول کرلینا چاہئے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... المن من الکبائر تبت ذلک فی صحیح مسلم وغیرہ وانہ احد الثلاثۃ الذین لایکلمھم اللہ یوم القیامۃ ولا ینتظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص ۲۸۰/۲، الجزء الثالث، سورۃ البقرۃ آیت: ۲۶۲، مطبوعہ دارالفکر بیروت، مسلم شریف ص ۷۱/۱، باب بیان غلط تحریم اسبال الازار والحسن بالعطیۃ، کتاب الایمان، مطبوعہ سعد بکڈپو دیوبند)

[2]...... التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (مشکوۃ شریف ص: ۲۰۶، باب التوبۃ والاستغفار، الفصل الثالث، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ابن ماجہ شریف ص ۳۱۳، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

مسجد کے متعلق سخت لفظ

سوال: -زید نے بکر سے کہا کہ آپ مسجد بنانے کا چندہ نہیں جمع کرتے، صرف بک بک کرتے ہیں، اس پر بکر نے غصہ میں آکر کہا کہ مسجد کو جہنّم میں جانے دو، ہم چندہ نہیں جمع کریں گے اور نہ اسمیں مدد کریں گے، بکر پر شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

بکر نے بہت سخت جملہ کہا،[۱] اس کو توبہ واستغفار اور ندامت ضروری ہے، تجدید ایمان بھی کرے۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

مسجد کا مذاق اڑانا

سوال: -ایک مسلمان مسجد کو برے الفاظ کہتا ہے اور ہندوؤں میں بیٹھ کر مذاق اڑاتا ہے۔ پارٹی باز آدمی ہے اور اپنے گھر کے کنبے وغیرہ کو اپنے ساتھ رکھتا ہے اور مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آتا۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً!

مسجد کی توہین کرنا، اسکو گالی دینا، اسکا مذاق اڑانا بہت خطرناک ہے، اس سے ایمان

۱...... من استخف بالقرآن او بالمسجد............ کفر (شرح فقه اکبر ملخصاً ص ۲۰۵/ مکتبه مجتبائی دهلی، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الکفر انواع. مطبوعه دراکتب العلمیة بیروت، تاتارخانیه کراچی ص: ۵/۵۲۹، کتاب الفاظ الکفر، فصل فی المتفرقات)

۲...... ماکان فی کونه کفرا اختلاف فان قائله یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذلک بطریق الاحتیاط، عالمگیری کوئته ص ۲/۲۸۳، قبیل الباب العاشر فی البغاة، المحیط البرهانی ص ۷/۳۹۹، النوع الاول فی اجراء کلمة الکفر، مطبوعه مجلس علمی ڈابهیل، مجمع الانهر ص ۲/۵۰۱، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

سلامت نہیں رہتا۔[۱] ایسے شخص کوتوبہ لازم ہے، آئندہ ہرگز اس قسم کا کوئی لفظ نہ کہے جس سے مسجد کی توہین ہوتی ہو، وہ شخص بے علم ہے اسکو نرمی سے سمجھایا جائے، سختی کا معاملہ کرنے سے ایسا نہ ہو کہ زیادہ بگڑ جائے، سزا دینے کی قوت نہیں اسلئے نرمی سے ہی سمجھایا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۶/۱۸/ ۹۱ھ

غلامی کو ناپسند کرنا

سوال:- اگر کوئی شخص اسلام کے دستور غلامی کو ناپسند کرتا ہو اور اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہو تو وہ مسلمان باقی رہ جائے گا یا کافر ہو جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ ناپسندیدگی اصل حقیقت کے نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ہے، جیسا کہ دیگر اقوام آج کل ناپسند کرتی ہیں اور وہ حقیقت سے واقف نہیں، اب بجائے اسکے کہ ایسے شخص کیلئے کوئی سخت حکم حاصل کریں آپ اس کو حقیقت سمجھائیں تا کہ وہ دیگر اقوام کا اتباع چھوڑ کر اسلام کا اتباع کرے۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... من استخف بالقرآن او بالمسجد .... کفر (شرح فقه اکبر ملخصاً ص ۲۰۵ ج مکتبه مجتبائی دهلی، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۷، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

[۲]...... لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره خلاف ولو روایة ضعیفة (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ص ۲۲۹-۲۳۰ ج۴، مطبوعه کراچی، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب الاسلام یکون بالفعل کالصلاة بجماعة، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۵، باب احکام المرتدین)

سنتِ مسواک کا منکر

سوال: -سنت سواک کا منکر کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

السواک سنة واعتقاد سنيته فرض وتحصيل علمه سنة وجحوده كفر وجهله حرمان وتركه عتاب اوعقاب اكفار الملحدين[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند

---

[1]...... (اكفار الملحدين ص ٦، بيان كثرة المتواترات في الاحكام، مطبوعه المجلس العلمي سملك ڈابهيل، مجمع الانهر ص: ٢/٥٠٧، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

ترجمہ:- مسواک کرنا سنت ہے اور اس کے سنت ہونے کا اعتقاد فرض ہے اور اس کا علم حاصل کرنا سنت ہے اور اس کا انکار کفر ہے اور اس سے ناواقفیت محرومی ہے اور اس کا ترک کرنا باعث عتاب وعقاب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل ہفتم

موجبات کفر کے متفرق مسائل

آنتیں "قل ھو اللہ" پڑھتی ہیں

سوال:- اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھوک کی حالت میں کہہ دیتے ہیں کہ آنتیں قل ہواللہ پڑھ رہی ہیں شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خالی پیٹ آنتوں کی آواز قل قل ہوتی ہے اس کو تعبیر کرتے ہیں کہ آیتیں قُلْ ھُوَاللہ پڑھ رہی ہیں [1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ...... چونکہ اسطرح کے الفاظ سے نہ توہین مقصود ہوتی ہے اور نہ اسکی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ جو موجب کفر ہو
.لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن اوکان فی کفره خلاف ولو روایة ضعیفة (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ص ۲۲۹ - ۲۳۰ ج۴، باب المرتد، مطبوعه کراچی، مجمع الانهر ص ۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحرالرائق ص ۵/۱۲۵، باب احکام المرتدین، مطبوعه الماجدیه کوئٹه)

لاعلمی کی وجہ سے آیت قرآن کا انکار کرنا

سوال:-عمر غیر معتبر آدمی ہے خالد عمر پر کوئی اعتبار نہیں کرتا عمر نے قرآن کی تلاوت کی، خالد نے خیال کیا کہ یہ صرف برتری ظاہر کرنے کے لئے کہہ رہا ہے اور کہا کہ یہ قرآن پاک کی آیت نہیں ہے، کیوں کہ عمر پر اعتبار ہی نہیں تھا حالانکہ وہ قرآن پاک کی آیت تھی خالد نے استغفار کرلیا ہے، تو کیا خالد کو تجدید ایمان کی ضرورت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر وہ خود آیت کو پہچان نہیں سکا تو عمر کو غیر معتبر سمجھ کر اس نے انکار کردیا تو اس سے اسکا ایمان ختم نہیں ہوا احتیاطاً تجدید[۱] ایمان کا تو ویسے بھی حکم ہے، وہ کرتے رہنا چاہئے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۴/۱/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

ہندو کو کافر کہنا

سوال:-(۱) ہندو کو کافر کہنے کا حق ہے یا نہیں؟

(۲) ایک مسلمان اگر اسلام سے منکر ہوجائے تو اس کو کافر کہنے کا حق ہے یا نہیں؟

---

[۱]...... فی حدیث ابی هريرة جَدِّدُوْا اِيْمَانَكُمْ (مسند احمد ص ۳۵۹ ج ۲، مسند ابوهريرة رضی الله عنه، دارالفكر بيروت، كنز العمال ص ۲۱۶/ ۱، الكتاب الثانی، الباب الاول فی الذكر وفضيلته، رقم الحديث ص ۱۶۸ ، مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت)

ترجمہ:-اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو۔

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) ہندوکوکافر کہنے سے اگراذیت ہوتی ہوتو بلاوجہ اس کواذیت نہ پہنچائے، کیا اندھے کوہمیشہ اندھا کہہ کرپکاراجاتا ہے[۲]

(۲) جومسلمان اسلام چھوڑکرکفراختیارکرے (العیاذ باللہ) تووہ مرتد ہے[۳]، خنزیر سے بھی بدتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ

کسی کافرکومرنے کے بعد براکہنا

سوال:- جماعت اسلامی والے کہتے ہیں کہ کافر کے مرنے کے بعد بھی اس کو برانہ کہنا چاہئے، ممکن ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوااورلوگوں کوخبر نہ ہو؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بلاوجہ کسی مسلم غیرمسلم زندہ مردہ کو براکہنا براہے، حتیٰ کہ بلاضرورت شیطان پرلعنت کرنا بھی بےمحل ہے، جتنی دیر کسی کو براکہنے میں وقت خرچ ہوا تنی دیراللہ کے ذکر میں مشغول

۲...... والمنهی عنه هو التلقیب بما يتداخل المدعو به كراهة لكونه تقصيرا به وذما له وشينا (روح المعانی ص۱۵۴/۲۶، مصطفائی دیوبند، تحت قوله تعالیٰ ولا تنابزوا بالالقاب الآیه سوره حجرات آیت: ۱۱، ان كل مايكرهه الانسان اذا نودى به فلا يجوز لاجل الاذية، تفسير القرطبی ص۸/۲۹۸، الجزء السادس عشر، سورۀ حجرات آیت: ۱۱، دارالفکر بیروت)

۳...... المرتد عرفا هوالراجع عن دين الاسلام (عالمگیری کوئٹہ ص۲۵۳ ج۲، الباب التاسع فی احكام المرتدين، الدرالمختار على الشامی زکریا ص: ۶/۳۵۴، باب المرتد، مجمع الانهر ص۲/۴۸۷، باب المرتد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

رہنا بڑے اجر کا ذریعہ ہے، امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اس کی بحث کی ہے، بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مستقلاً تنقید ہی کو اپنا مقصد بنا لیتے ہیں وہ بھی تخریبی تنقید، نہ وہ زندوں کو بخشتے ہیں نہ مردوں کو نہ عوام کو بخشتے ہیں نہ اہل علم و اہلِ تقویٰ کو، حتی کہ ائمہ مجتہدین فقہاء، محدثین، عُرفاء بلکہ صحابہ کرام پر تخریبی تنقید کرتے ہیں اور یہ ان کی زندگی کا شاہکار کہلاتا ہے اس طریق سے بہت دور رہنے کی ضرورت ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۵/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند

صحاح ستّہ پر اعتماد نہ کرنا

سوال: - ایک شخص یہ کہتا ہے کہ مراد آباد میں جامعہ قاسمیہ کی صحاحِ ستّہ کی کتابیں سراسر غلط ہیں انہوں نے کچھ حدیثیں اپنی طرف سے بنا کر لکھوا دی ہیں اور ان کتابوں میں توحید بھی ہے، تو توحید کو بھی غلط قرار دیتا ہے، کیوں کہ لفظ سراسر میں سب کچھ آ گیا، لیکن وہ شخص کلمہ گو ہے مگر بدعتی خیال کا ہے اس کا اعتبار حدیث کی کتابوں پر نہیں ہے تو وہ شخص کافر ہوا یا مشرک یا مرتد؟ جواب باصواب دے کر جزاءِ دارین حاصل کریں۔ بینوا و توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس شخص سے دریافت کیا جاوے کہ وہ کچھ حدیثیں جو کہ اپنی طرف سے بنا کر لکھوا دی ہیں وہ کیا ہیں اور کس نے بنا کر لکھوائی ہیں، جامعہ قاسمیہ کی صحاحِ ستّہ کہاں ہیں کیا وہ صرف جامعہ قاسمیہ میں ہیں یا دوسری جگہ بھی موجود ہیں؟ شخص مذکور کا مقولہ مذکورہ بدعت

---

[1] ...... ولا خطر فی السکوت عن لعن ابلیس مثلاً فضلاً عن غیرہ الی ماقال فالاشتغال بذکر اللہ اولیٰ فان لم یکن ففی السکوت سلامة الخ، (احیاء العلوم ص: ۱۰۸/۳، کتاب آفات اللسان الآفة الثامنة اللعن، مطبوعه عثمانیه مصر)

وجہالت کا نتیجہ ہے، جس طرح لفظ سراسر سے سائل کے ذہن میں اسکے کفر، شرک اور ارتداد کا شبہ پیدا ہوتا ہے تو سائل کو لفظ صحاح اور لفظ کچھ پر بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ان کو صحاح تسلیم کرتا ہے اور کچھ کو اپنی طرف سے بتاتا ہے، ساتھ ہی ساتھ سائل اس کا بھی مدعی ہے کہ وہ کلمہ گو ہے لہٰذا اس کی تکفیر سے اجتناب اور اس کی اصلاح کی سعی حتی الوسع لازم ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد

عبداللطیف غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۲۹/۱۰/۶۲ھ

تم الجزء الثانی بحمد اللہ واحسانہ تعالیٰ ویلیہ الجزء الثالث

اوله کتاب العقائد انشاء اللہ تعالیٰ وصلی اللہ

تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا ومولانا

وحبیبنا محمد واٰله واصحابه

اجمعین الی

یوم الدین

محمد فاروق غفرله

جامعه محمودیه نوگزه پیر علی پور هاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) الهند

---

[1] ...... لا یکفر احد من اهل القبلة الا فیما فیه نفی الصانع............او شرک او انکار للنبوة او ما علم مجیئه بالضرورة.........واما ماعداه فالقائل به مبتدع لا کافر (شرح فقه اکبر ص ۱۹۹) ملخصاً مکتبه مجتبائی دهلی.